پاس دودھ لینے کو چھوڑا جاوے - تو اُسوقت بیشک یہ بات بہت ضروری دیکھنے کو ہے - کہ گھوڑی بچے کو مارتی تو نہین ہے - اور اسبات کی خبر لینا چاہیئے کہ وہ بچے کو اپنے پاس آنے دیتی ہے یا نہین - اور اگر اُسکو پاس نہین آنے دیا ہے تو پھر بچے کو وہان نہ چھوڑنا چاہیئے - نہین تو وہ اُس کو مارڈالیگی - نہایت عمدہ بات یہ ہوگی جو بچہ اُسکے برابر کے تھان مین باندھا جاوے - کیونکہ پھر وہ اُس کو پہچان لیویگی اور ضرورت کے وقت دودھ بھی پلا دیویگی - اور گھوڑی کو اُس وقت مین وہان ہی پکڑ رکھنا چاہیئے اگر یہ پورا ہو گیا تو پھر گھوڑی اُس کو نہ ماریگی بلکہ پاس آنے دیگی اور بچے کو پیار کریگی -

نئے وٹیری نیری اسسٹنٹون کے لئے چند ضروری ہدایات

مرسلہ سید مہتاب شاہ گیلانی

مجھکو گذشتہ سالہا سال کے تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے - کہ اِس ملک کے وٹیری نیری اسٹوڈنٹ جب کالج سے پاس ہوکر ملازم ہوتے ہین - تو وہ ابتدا مین ناتجربہ کاری کے باعث اپنے فرائض کی انجام دہی مین بہت سی بڑی بڑی غلطیان کرتے ہین - اور اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کے لئے قیمتی ادویات اور اوزارون کا استعمال کرتے ہین -

مثلاً جب اُنہین دوائیون اور اوزارون کا انڈنٹ بنانا ہوتا ہے - تو وہ اُسمین ایسی قیمتی دوائیان اور اوزار لکھتے ہین - کہ جنکی وٹیری نیری پراکٹیس مین کچھ ضرورت ہی نہین ہوتی - اور جنکے بغیر جانورون کے معالج کا بخوبی کام

چل سکتا ہے۔ وہ سادہ ادویات اور اوزارون کے استعمال سے جو اِن لوگونکا اصلی مدعا ہونا چاہیئے نفرت کرتے ہین۔ اور قیمتی اشیاء کے استعمال کو اپنی علمی لیاقت کے اظہار کا باعث سمجھتے ہین۔ اور اِس طرح خود اپنے منصبی فرائض مین دقتین پیش لاتے ہین۔ نتیجہ اِسکا یہ ہوتا ہو۔ کہ اُن کے ماسٹر اُنہین بیکار اور غیر مفید گروہ سمجھنے لگتے ہین۔ اور اِس طرح یہ لوگ ایسی حالت مین نہ صرف اپنے لئے بلکہ کالج کے لئے جہان وہ تعلیم حاصل کرتے ہین۔ باعث شرم اور سخت مضر ثابت ہوتے ہین۔ میرے خیال مین یہ سب باتین ان لوگونکے محض ناتجربکاری کے باعث وقوع مین آتی ہین۔ اور جہانتک میرا علم اور تجربہ ہے۔ مین اِس امر کو وثوق سے ظاہر کرسکتا ہون۔ کہ اِن لوگون کو ہمیشہ کالج مین سادہ ادویات اور اوزارون کے استعمال کہ جو دیہات مین ہر جگہ مہیا ہوسکین ہدایت کیجاتی ہے۔ اور اِن کے دلون پر یہہ بات نقش کیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو ہمیشہ آسان اور سہل بنانیکا چارہ کرین۔ اور کبھی اپنے ماسٹرون کو دقتین پیش لائین

ہمارا ملک اگرچہ شایستگی مین مثل یورپ کے ملکون کے اعلےٰ درجہ نہین رکھتا۔ مگر تاہم ایشیا کے دیگر ممالک سے کسی طرح کم نہین۔ اور قدرتی فوائد جو اِس ملک کو حاصل ہین۔ وہ کسی اور ملک کو دنیا بھر مین نصیب نہین ہین۔ حیوانی طب کے واسطے اِس ملک کے اندر اِسقدر دیسی دوائین مل سکتی ہین۔ کہ جو ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کافی ہین۔ اور دیہات مین ہر جگہ بقالون سے تھوڑے سے دام پر مہیا ہوسکتی ہین۔

پس جب ہمکو دیسی دوائین اپنے ملک کے ہر ایک حصہ مین کوڑیون کے دام مل سکتی ہین۔ تو ہمکو یوروپ کی قیمتی دوائیون کی کیا احتیاج ہے۔ اِس ملک مین مویشی اور دیگر گھریلو جانور چونکہ اور ممالک کی نسبت ارزان ہین۔ اور

تھوڑے دام سے مل سکتی ہین - اِسلیئے اِس ملک کے معالج حیوانات کا یہہ فرض ہونا چاہیئے - کہ وہ جہان تک ممکن ہو مریض جانورون کے علاج مین ایسی سادہ اشیاء کا استعمال کرین - کہ جو بہت سستی ہون اور ہر ایک جگہ مہیا ہو سکین - غیر ملک کی دوائین اوّل تو ہر جگہ میتسر نہین ہو سکتین - اور دوسرے اسقدر قیمتی ہوتی ہین کہ چند نسخون کے دام مریض جانور کی قیمت سے بڑھ جاتے ہین - یہ حال دیکھکر جانورون کے مالک بے دل ہو جاتے ہین - اور علاج کرانیکی نسبت جانور کو قدرت کے سپرد کر دینے کو ترجیح دیتے ہین - اور معالجون کی کچھ وقعت آیندہ اُن کے دلون مین نہین رہتی -

حیوانات کی جراحی مین اکثر ایسے موٹے موٹے اوزارون کی ضرورت پڑتی ہے - جو اِس ملک کے لوہار عموماً بنا سکتے ہین - اور اگر یہ سادہ قسم کے اوزار یورپ کی ساخت ہون تو بھی اِن پر چندان دام نہین لگتے - مگر ویٹیری نیری اسسٹنٹ جب دوائی خانہ کے انچارج کیئے جاتے ہین - اور اُنہین اوزارون کے انڈنٹ کیلیئے کہا جاتا ہے تو وہ ایسے اوزار انڈنٹ مین درج کر دیتے ہین - جو محض ڈاکٹری انسانی مین کار آمد ہوتے ہین - اور جنکے بغیر جرّاحی حیوانات کا کام بخوبی چل سکتا ہے - اِن باتون سے محکمہ سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ کی شہرت کو بڑا نقصان پہنچتا ہے - اور لوگ اِسکے ناتجربہ کار ممبرون یعنی نیئے ویٹیری نیری اسسٹنٹون سے شاکی ہو کر محکمہ کو بے سود بتلانے لگتے ہین - نتیجہ جس کا یہ ہوتا ہے - کہ لوگ ویٹیری نیری اسسٹنٹون سے متنفر ہو جاتے ہین - اِن سے اپنے جانورونکا علاج معالجہ نہین کراتے - ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنا کام کھو بیٹھتے ہین - موقوف ہو جاتے ہین - اور سرکار دولتمدار و اعلےٰ حکام محکمہ کا اصلی مدعا جو تعلیم علمِ حیوانات کی اِس ملک مین ترقی اور رواج دینے اور کالجون کے قایم کرنے سے تھا - پورا

نہیں ہوتا۔ اور اس محکمہ کے اعلےٰ افسرون کی کوششون اور جانفشانیون کا ثمرہ زایل ہوجاتا ہے۔

آجکل جبکہ تمام حکّام محکمہ دل وجان سے اس امر کی کوشش کر رہے ہین۔ کہ ملک کے مختلف حصّون مین حیوانات کے لئے دوائی خانے مقرر ہون۔ اور ویٹیرینری اسسٹنٹ اُن دوائی خانون کے انچارج ہوکر اپنا کام کرین۔ اور بے زبان جانورون کا علاج کرین۔ اور اس طرح مخلوق کو فائدہ پہنچائین اور خود مستفید ہون تو ویٹیرینری اسسٹنٹون کو بھی چاہئے۔ کہ وہ بھی نہایت سرگرمی اور خوش اسلوبی سے اپنے منصبی فرایض کو انجام دین۔ اور لوگون پر اپنا مستفید ہونا ثابت کردین۔ تاکہ لوگ اس محکمہ کی قدر کرین۔ اور اس کو ہر طرح سے مدد دین۔ اس محکمہ کا ابھی آغاز ہے۔ اور اسکی آیندہ بہتری زیادہ تر اسکی سپارڈی ٹنٹ ممبرون پر منحصر ہے۔ یعنی جسقدر ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنا کام عمدگی سے کرینگے۔ اور لوگون کو فائدہ پہنچائینگے۔ اُسی قدر محکمہ سرسبز ہوگا۔ اور اُسکی شہرت ہوگی۔

بجائے اسکے اگر ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنے کام کو کوشش سے ادا نہین کرینگے۔ اور اپنے ماسٹرون کو دقتین پیش لائینگے۔ تو یقیناً محکمہ کو نقصان پہونچیگا۔ اور خصوصاً اس فرقہ کے لوگون کو بہت ضرر ہوگا۔

مجھکو ایک امر واقعہ معلوم ہے جو کہ مین اس موقعہ پر درج کرتا ہون۔ اِس محکمہ کے ایک مربّی اور مہربان افسر کی زبانی معلوم ہوا کہ اُنہون نے بہت کوشش کر کے ایک حاکم ضلع کو اس امر پر آمادہ کیا۔ کہ وہ اُس جگہ حیوانات کے لئے ہاسپٹل کھولین۔ جب حکام اس بات پر راضی ہوگئے۔ تو اُنہون نے اپنے ضلع کے ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے ہاسپٹل کے لئے جراحی کے ضروری اوزارون کا انڈنٹ مانگا۔ ویٹیری نیری اسسٹنٹ صاحب نے ایک لمبا چوڑا انڈنٹ بناکر پیش کیا۔

جسمین اکثر اوزار محض انسانی جراحی کے تھے - اور مطلق جراحی حیوانات مین کارآمد نہ تھے - اِن اوزارون کی قیمت ایک ہزار روپیہ کے قریب پھیلائی گئی - اور حکام موصوف اس انڈنٹ کو دیکھکر ایسے ڈرے کہ اُنہون نے تجویز ہاسپٹل ملتوی کردی - اور ہمارے مربی کو لکھا کہ جب دوائی خانہ کی ابتدا مین اسقدر قیمتی اوزارون کی ضرورت ہے - تو خدا جانے آیندہ کسقدر اخراجات کا ہمین متحمل ہونا پڑیگا - لہذا اس تجویز سے ہم معافی چاہتے ہین - اور دوائی خانے کی ہمین ضرورت نہین -

اب یہ پڑھکر ایک تھوڑی سی تھوڑی عقل کا آدمی بھی اندازہ کرسکتا ہے - کہ ایک بے اصول شخص نے فقط چند الفاظ مین کسقدر نقصان محکمہ اور ملک کا کردیا - دوائی خانہ کی تجویز جس سے آیندہ ہزارون آدمی مستفید اور ہزارون جانور امراض شدید سے رہائی پاتے - ملتوی ہوگئی - اور وٹیری نیری اسسٹنٹ اور معالجہ حیوانات بے سود ثابت ہوئے - اور یہ سب کچھ اسواسطے ہوا کہ وٹیری نیری اسسٹنٹ نے ناستی سے کام لینے اور سادہ سادہ کارآمد کم قیمتی ضروری اوزار بتلانے کو باعثِ شرم سمجھکر غیر مفید بیش بہا اوزارون کا نام لکھا اور اپنے علم کا بے محل اظہار کیا - یہ سچ ہے کہ کالج کے دوائی خانہ مین اُنہین بہت سے اوزار دیکھنے کا موقعہ ملتا ہے - اور یہ کہ اُنہین اِن چیزون سے واقفیت بھی کرائی جاتی ہے - لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہین کہ جہان جاوین اِن سب اشیاء کو مہیا کرین - اور جہان یہ مہیا نہون اپنا معمولی کام چلانا بھی محال اور محض ناممکن -

کالج مین دو سال کے اندر طلبار کو تعلیم حیوانات کی حتی الامکان تکمیل کرائی جاتی ہے - اور اگرچہ اُن کو ہر طرح کی ادویات اور اوزارون سے واقفیت کرائی جاتی ہے - مگر ساتھ ہی زیادہ تر سادہ طریق علاج پر زور دیا جاتا ہے اور ہمیشہ لکچرون اور امتحانون مین اِس امر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے - کہ وہ دیہات مین کسطرح

علاج کرینگے۔ اور انگریزی دوائیون کی دیسی بدل اُن کو اچھی طرح بتلائے جاتے ہین اور اُنکا استعمال سکھلایا جاتا ہے۔ پھر معلوم نہین کہ وہ اضلاع مین جاکر سادہ طریق علاج اور دیسی ادویات کو کیون بھول جاتے ہین۔ حکام ضلع جنکو ہر وقت رعایا سے کام پڑتا ہے۔ رعایا کے حالات اُن کے رسم و رواج تنگدستی سے کم و بیش پورے واقف ہوتے ہین۔ اور ہرگز اس امر کو پسند نہین کرتے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ دیہات مین اپنی عیب پوشی کے لئے انگریزی نایاب دوائیون کا دیہاتیون کے سامنے ذکر کرین۔ اور اُن کو حیران کرین۔

اِس ملک کے باشندون اور سرکار کی آمدنی کا بڑا صیغہ زراعت ہے اور چونکہ فن زراعت کا دار و مدار سارا مال مویشی پر ہے۔ اِس لئے مال مویشی کی ترقی نسل اور بھبودی کے لئے محکمہ سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ قایم کیا گیا ہے۔ اور اِسکا اصلی مدعا یہ ہے کہ اِسکے سبارڈی نیٹ ممبر یعنی ویٹیری نیری اسسٹنٹ لوگ ملک کے مختلف حصّون مین دورہ کرکے زراعت پیشہ لوگون کو دوستانہ طریق پر اُنکے مال مویشی کی ترقی اور بھبودی کی نسبت نصیحت کرین۔ اِن کے مریض جانورون کا علاج کرین۔ اُن کو مُہلک امراض مویشی سے آگاہ کرین۔ مویشی کے مہلک امراض کے اِنسداد کے طریق بتلاوین۔ اور جب ایسا موقعہ آن پڑے کہ کہین مرض متعدی پھیلا ہوا ہو۔ تو اُس کے اِنسداد کا بندوبست کرین۔ مُلک مین مویشیون کی نسل کی ترقی کے وسایل سوچین۔ اور گھریلی جانورون کے رجسٹر رکھین۔ یہ سب کچھ ایسے حسنا طریق سے عمل مین لاوین۔ کہ لوگ اُنکو اپنا دوست سمجھین۔ اور اُنکی موجودگی غنیمت جانین اور اُن کے نصایح پر دل و جان سے عمل کرین۔ اگر ویٹیری نیری اسسٹنٹ اپنے فرایض کو اِس طرح عمل مین لاتے ہین۔ اور اُن تعلقات دیہاتیون کے اور زراعت پیشہ لوگون سے دوستانہ ہین۔ تو اُنکو سمجھنا چاہئے کہ وہ اپنا فرض ادا کر رہے ہین

اور اگر نہین تو انہین فوراً اپنی ریفارم کرنی چاہیے - اور اپنے فن کے اصل مدعا کو سمجھنا چاہیے - وٹیری نیری اسسٹنٹ کا اصلی اور پہلا مدعا بے زبان جانورونکی بہتری مین کام کرنے کا اور اس طرح باشندگان ملک کو فائدہ پہونچانے کا ہے - اور جب وہ اس امر کے پورا کرنیمین دل وجان سے کوشش کرتا ہے - تو یقیناً اُس کو اجر بھی مل جاتا ہے - افسران محکمہ اور ضلع ہمیشہ وٹیری نیری اسسٹنٹ کے کام سے واقف ہوتے ہین - اور سچ کہین چھپا بھی نہین رہتا - جب کوئی شخص کوشش سے اپنے فرائض کو ادا کرتا ہے - اور اُس کا عادی ہوجاتا ہے تو اُسکے افسر اُس پر مہربان ہوجاتے ہین - اور اُس کو صلہ دلانے کی کوشش کرتے ہین - یہی وجہ ہے کہ وٹیری نیری اسسٹنٹون کو بعض اضلاع مین کم اور بعض مین زیادہ تنخواہ ملتی ہے - یہ سچ ہے کہ بعض اشخاص باوجود اسکے کہ اچھا کام کرتے ہین تاہم کم تنخواہ پاتے ہین - لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ محکمہ کا ابھی آغاز ہے - اور افسران کو ابھی کام دیکھنے کا پورا پورا موقعہ نہین ملا - یا یہ کہ محکمہ کے قواعد اور ضوابط ابھی عمل مین نہین لائے گئے -

بہرحال وٹیری نیری اسسٹنٹون کو میری رائے مین اس سے ہرگز بیدل نہ ہونا چاہیے - اور اُنکو ثابت قدمی سے اپنے کام سرانجام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے [ہمت مردان مدد خدا] ہمارا فرض کام کرنا ہے - اور اُسکی قدر کرنا ہمارے افسرون اور ملک کا کام ہے - مجھکو یقین ہے کہ اگر کام اچھا ہوگا تو قدردانی ضرور ہوگی اور وقت آجائے گا - کہ جب وٹیری نیری اسسٹنٹون کو لوگ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھین گے - چونکہ مین نے اکثر اس قسم کی شکایات سُنی ہین - کہ وٹیری نیری اسسٹنٹس لاپرواہی سے بیش بہا ادویات کا استعمال کرتے ہین اور جراحی کے بڑے بڑے قیمتی اوزارون کے انڈنٹ بھیجتے ہین - لہذا مین چند

الفاظ اِسکے متعلق کہنا ضروری سمجھتا ہون -

ہمارے ملک مین بہت سی دیسی دوائین مل سکتی ہین - جو طب حیوانات مین کارآمد ہین - اور یورپین دواؤن کے عمدہ بدل ہین - یہ دوائین شہرون قصبون اور نیز دیہات مین بھی میسّر آسکتی ہین - اور کم قیمت ہوتی ہین - اِن سے عوام لوگون کو واقفیت ہوتی ہے - اور جب مریض جانورون کے علاج مین اُن کا استعمال کیا جاتا ہے - تو اُن کو ایک طرح کی تسلّی ہوتی ہے - اور وہ سمجھتے ہین کہ علاج باقاعدہ ہو رہا ہے - اب بچنا نہ بچنا خدا کے اختیار مین ہے - یورپین دواؤنکو اکثر دیہاتی لوگ نہین سمجھتے - یہ دوا میسّر بھی نہین ہو سکتی - اور اگر مل بھی جاوے اور استعمال بھی کی جاوے - اور برضائے الٰہی بعد ازان مریض مرجاوے تو اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگون کو پھر بھی علاج کی نسبت یہ وہم رہتا ہے - کہ باقاعدے ہوا ہے یا نہین - اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ اُسکو زہر خیال کر لیتے ہین - اور آپس مین کہتے ہین کہ ڈاکٹر نے کوئی ایسی دوا پلادی ہے کہ جانور پھر اُٹھا ہی نہین - یا یہ کہ میان انگریزی زہریلی دوائین جانورون کے کب موافق آتی ہین - ہمنے پہلے ہی سمجھا تھا کہ جانور مرجاویگا -

لہذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دیہات مین جہان تک ہو سکے - دیسی دواؤن سے کام لینا چاہئے - اور اگر کوئی ایسی دوا ہے کہ جسکے دیسی اور انگریزی دو نام ہین - جیسا کہ مُصبّر یا ایلوز یا ایلوا تو اُسکے استعمال مین گاؤن مین وٹیرنیری اسسٹنٹ کو چاہئے کہ ہمیشہ مُصبّر کہے یا ایلوا کہے - ایلوز کا نام جاہلون کے سامنے مطلق نہ لے - اِس سے ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہوتا ہے - کہ لوگ آیندہ مرض اور اُسکے علاج سے کسیقدر خود بھی واقف ہو جاتے ہین - امراض کے نام بھی جب وہ پوچھین تو دیسی بتلانے چاہئین -

دیسی دوائین جنکی مطب مویشیان مین ضرورت پڑتی اور جو ہر جگہہ بہم پہونچ سکتی ہین حسب تفصیل ذیل یہ ہین:-

دیسی شراب - بہنگ - چرس - دہتورہ - ہینگ - افیون - السی کا تیل
تل کا تیل - ارنڈی کا تیل - سرسون کا تیل - ارنڈی کا بیج - جمال گوٹہ - پوست
خشخاش - سرسون - رائی - تل - السی - بہی دانہ - ایسفغول - گوند کتیرا -
ریشہ خطمی - شیرہ - گڑ - شکر - مصری - شہد - گہی - مکھن - دودہ - انڈا -
تلی کی کھلی - السی کی کھلی - سرسون کی کھلی - مرچ سرخ - مرچ سیاہ - فلفل دراز
- کباب چینی - ریوند چینی - اجوائن - سولف - سونٹھ - ادرک - زیرہ -
دھنیا - پیاز - لہسن - ہرل - الائچی - چھالیہ - ہلدی - ملیٹھی - تمباکو
- گندہ بیروزہ - سرکہ - گوکہرو - مدار کی جڑ کی چھال - کیکر کی چھال - نیم کا
بیج - نیم کی لکڑی - نیم کے پتے - گلو - مائین - مازو - کرنجوا - چرائیتہ -
آم کی گھٹلی - بنفشہ - شناء - تربد - سورنجان - رال - میٹھا تیلیا - اتیس
تخم ریحان - انار کی چھال - لوبان - انار کی جڑ کی چھال - چہار تخم - تیلنی مکھی -
کچلا - خنظل یا کوڑتمہ یا ڈھنڈے - دارچینی - بیل پھل - مر - گوگل - کافور -
عصارہ ریوند - مٹی کا تیل - کمرکس - نشاستہ - جو - کوئلا - صابون -
نوشادر - ہیرا کسیس - نیلا تھوتھا - طوطیا - قلمی شورہ - دارچکنا - سوہاگہ -
گندہک - ملتانی یا گاجنی مٹی - کھریا مٹی - پھٹکری - گیرو - جوا کھار -
کھانیکا نمک - کالا نمک - چونہ - کالا دانہ - ماکھ -

چند ضروری انگریزی ادویات

جو ہر ایک ویٹیری نیری ڈسپنسری مین موجود ہونی چاہئین حسب ذیل ہین

کاربالک ایسڈ - سلفیورک ایسڈ - نیٹرک ایسڈ - ہیڈر وکلورک ایسڈ - نیریٹ اف سلور - سلفیٹ اف زنک - پرمیگی نٹ اف نپاس - بائی کاربونٹ اف ٹپاس - آیوڈین - کاربونٹ اف امونیا - ایوڈ ایڈ اف ٹپاشیم - بورکیس - سٹاک ہالم ٹار - تیچ - اپسم سالٹ - سلفٹ اف آیرن -

ضروری سامان اور اوزار جو ویٹیری نیری ڈسپنسری مین ہونا چاہیئے

گھوڑے کے قابو کرنے اور گرانیکا اسباب مثلاً - رسّی - نواڑ - حلقہ گرانیکی - مزمہ - زنجیر معہ رسی - مزمہ کا پیچ اور چابی - مضبوط لگام اور نکتے - پُوزمال - توبرے - اندھیری - کمل - ٹاٹ کے توبرے - تولش کی بالٹیان - ڈیکاشن پاٹ - انفیوژن پاٹ - مرہم بنانیکا ساپس - کہرل معہ بٹّہ - سلیٹ - اسپیچولا - دوائین رکھنے کے لئے مختلف قد کی چند فالتو بوتلین - باریک اور موٹا اسن - روئی - پٹیون کے لئے معمولی موٹا کپڑا - چند عدد گرم پٹیان - برش و خرخرہ - بال کاٹنے کی قینچی - ڈبیا - گلیسپاٹ - پیشاب نکالنے کے لئے کیتھیٹر یعنی قناطیر - ڈرافٹ بوتل - نال - انیما -

چاہیئے کہ ہر ایک بوتل پر لیبِل یا چٹھی لگی ہو - اور اسپر دوائی کا نام لکھا ہوا ہو - اگر دوا پائیزن یعنی زہریلی ہو تو چٹھی پر موٹے قلم سے زہر لکھا ہوا ہونا چاہیئے - اور زہریلی دواؤن کو ایک علیحدہ الماری مین رکھنا چاہیئے - اور اسکی کنجی ہمیشہ اپنے پاس احتیاط کے ساتھ رکھنی چاہیئے - اور زہریلی

دواؤن کے استعمال کرنے مین خوراک کالحاظ اور احتیاط لازم ہے - ایسا نہ ہو کہ زیادہ دیجاوے - اور جانور کو زہر ہو جاوے -

چند ضروری اوزار جراحی جو ہر ایک ہسپتال مویشی مین ہونے چاہئین

جراحی کی قینچی - ٹیڑھی قینچی - زخم صاف کرنیکی قینچی - کامن فارسپس - معمولی قینچی - اسکیل پل کیس جس مین چند اسکال پل ہون - فصد لینے کے اوزار - شارپ بسٹری - پروب پائنٹڈ بسٹری - چند عدد سوچر نیڈل - اختہ کرنیکے اوزار - چپٹا داغ - نوکیلا داغ - نعلبندی کے ضروری اوزار - بون فارسپس - بون کٹر - ایکوائن ٹروکار - گیگ - پروبینگ - ہڈی کاٹنے کی عمدہ آری - سیند کریکٹ کے اوزار - دانت ریتنی کے اوزار - ٹوتھ فارسپس - بالنگ آئرن - زخمون پر دوا چھڑکنے کی سوراخدار ڈبیا -

جب افسرون سے نئے دوائی خانہ کے لئے انڈنٹ بنانے کا ایما ہو - تو ان ضروری اوزارون مین سے اوّل چند بہت ہی ضروری اوزار لکھنے چاہئین - جن اوزارون کے بغیر کام چل سکے - اُن کو دوسرے موقعہ پر چھوڑ دینا چاہئے - اِس طرح رفتہ رفتہ سب چیزین خریدی جا سکتی ہین - اور افسرون کو دقت اس سببسے پیش نہین آئیگی - بجائے اسکے اگر کُل اشیا ریکبارگی لکھدینگے - تو اُن کی قیمت بڑہ جاویگی - اور شاید دوائی خانہ کی بنیاد ڈالنے سے بھی افسر انکار کر دین گے - ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنے فن کی ترقی اور بہبودی مین ہر طرح کوشش کرے اور لوگون پر اپنا مفید ہونا ثابت کرے - اِس سے فن طبابت حیوانات کو شہرت ہو گی اور لوگ معالج حیوانات کی قدر کرین گے - ہر ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو چاہئے - کہ وہ ملک کے باشندون سے دوستی

اور اتحاد پیدا کرے اور اُن کے جانوروں کی بھبودی کے متعلق دل و جان سے کوشش کرے - اور کبھی غرور اور تحکّم سے کام نہ لے - کوئی شخص فن طبابت مین کامیاب نہین ہوسکتا - جب تک کہ وہ بُردباری - حلم اور خلق سے کام نہ لے - یہ فن ہی ایسا ہے کہ بغیر ان باتون کے چل نہین سکتا - پس ہمین ان باتون کو اپنا دستور العمل بنانا چاہیئے - ایکدفعہ پھر مین اس امر کا اظہار کرتا ہون کہ ہمارا محکمہ اس غرض سے نہین بنایا گیا ہے کہ ہم لوگون کو حقیر سمجھین اور اُن پر حکم کرین جسکا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ لوگ ہم سے متنفر ہون - بلکہ اس محکمہ کی اصلی غرض اور مدعا ملک کے گھریلو جانورون کی ترقی اور بھبودی ہے - جس سے ملک کی دولت بڑھے اور لوگ مترفع حال ہون - اور سرکاری آمدنی مین زیادتی ہو -

لاہور ویٹیری نیری کالج کے پاس شدہ طلباء کو انعامات و اسناد کے تقسیم کرنے کا جلسہ

بروز شنبہ مطابق ۱۷ - ماہ اپریل ۱۸۹۰ء کو منعقد ہوا

جسکے میر مجلس حضور والاشان جناب **نواب لفٹننٹ گورنر بہادر** احاطہ پنجاب تھے - اور حاضرین جلسہ بھی مثل میجر ایجرٹن صاحب بہادر پرائیویٹ سکرٹری کپتان انیسلی صاحب ایڈیکان - مسٹر ایل - ڈبلیو - ڈین صاحب بہادر چیف سکرٹری مسٹر - ایم - ایف - ڈوائیر صاحب بہادر ڈائرکٹر محکمہ زراعت پنجاب - مسٹر ایم ڈبلیو - فیٹن صاحب سکرٹری - مسٹر - بی - جی - ویلس صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ انجنیر پنجاب ویٹنری کپتان سپیز صاحب بہادر پرنسپل ویٹیری نیری کالج لاہور - وویٹنری لفٹننٹ ایچ - اے - سلیون صاحب بہادر پروفیسر وغیرہ وغیرہ معہ جملہ روساء شہر کے تھے -

ترجمہ اسپیچ جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیری نیری کالج لاہور

مترجمہ خان بہادر سیّد امیر شاہ اسسٹنٹ سرجن

حضور والا - شرفاء و حاضرین

آج حضور نے یہان قدم رنجہ فرماکر جو اعزاز ہمین بخشا ہے - اِسکے لئے جملہ معلّمین و متعلّمین کالج ہذا کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرنا میرا سب سے پہلا فرض ہے - اور مین یقیناً امید کرتا ہون کہ حضور بھی اِس کالج مین ویسی ہی دلچسپی ظاہر فرماوینگے - جو سابق حاکم صوبہ - جناب سر ڈینس فٹنر پٹیرک صاحب بالقابہ نے مبذول کی تھی -

اس درسگاہ کو جاری ہوے اب پندرہ برس ہو چکے ہین - اور اس عرصہ مین ۱۴۱ ویٹیری نیری اسسٹنٹ یہان سے پاس ہو کر نکل چکے ہین - لفٹنٹ کرنیل کٹلول صاحب اس کالج کے پہلے پرنسپل تھے - اور ویٹیری نیری کپتان نن صاحب انکے جانشین ہوے - یہ دونو صاحب نہایت ہی قابل افسر تھے - اور ہمہ تن اس کالج کی ترقی مین سرگرم تھے - فی الحقیقت یہ ان کی ہی لگاتار کوششون کا نتیجہ ہے - کہ کالج کو موجودہ کامیابی حاصل ہوئی - گو مجھے پرنسپل بنے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے - مگر میرا ذاتی تعلق کالج کے ساتھ ۱۸۸۸ء سے ہے - جبکہ مین اپنی خوش نصیبی سے کرنیل کٹلول صاحب جیسے افسر کے ماتحت پروفیسر مقرر ہوا - جن کی بیطاری قابلیت کا مین نہایت ہی مداح ہون - اور سچ تو یہ ہے - کہ کالج کی کامیابی کا بڑا حصہ صاحب موصوف ہی کی سعی کا ثمرہ ہے - جو طلبا اُنکے وقت مین تعلیم پاکر نکلے تھے وہ اب بھی ضلاع مین عمدہ ترین آسامیون پر مامور ہین - البتہ مکان کی جو حالت مجھے یاد ہے

شکریہ ادا کرتا ہون۔ جو اِن لکچرون کا ترجمہ کرنے کے کام پر تعینات کئے گئے تھے
جو حال مین **علم الادویہ۔ جراحی** اور **لنگ** پر لکھے جارہے ہین۔ ہم انہین
چھپوا رہے ہین۔ اور ساتھ ہی ساتھ طلبا مین مفت تقسیم کر رہے ہین۔ اُردو مین
ایک **ویٹیری نیری جنرل** بھی ہمنے شائع کرنا شروع کیا ہی۔ جو ویٹیری اسٹنٹون کے
لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ اِسکے متعلق بھی کالج کے مدرسون اور ہیڈ کلرک کی
امداد ترجمہ و تصحیح پروف وغیرہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ گو ان تحریرون سے
مجھ پر بہت خرچ پڑتا ہے۔ لیکن وہ اِسقدر ضروری ہے۔ کہ انکی اشاعت اور تیاری
مین اب توقف نہین ہوسکتا۔ مین خوشی سے یہ بھی ظاہر کرتا ہون کہ اخبار سے
اب آمد ہونے لگی ہے۔ اور امید ہے کہ سال آئندہ مین ہم اِسکی قیمت کم کر سکین گے۔
مذکورہ بالا تعلیمی کتب کے علاوہ ڈاکٹر سید امیر شاہ صاحب نے کتاب ولیم میڈیسن و
سرجری کا بھی ترجمہ کر دیا ہے۔ جو انگلستان مین ایک مسلمہ کتاب سمجھی جاتی ہے۔
ایک اور معاملے کے تذکرے کو میرا جی چاہتا ہے۔ وہ یہ ہے:۔ کہ سید مہتاب شاہ
گیلانی جو یہان ایک مدرس ہین۔ گورنمنٹ نے اعزازی خطاب عطا فرمایا ہے۔
یہ سب سے پہلا خطاب ہے جو کسی ویٹیری نیری ڈگری یافتہ کو ملا ہے۔ اور اس سے باقی
پاس شدگان اور معلمین کالج ہذا کو بہت مسرت اور اطمینان ہوتا ہے۔ اور یقین ہے کہ
کہ اس سے انکو اور نمایان خدمات کرنیکی ترغیب ہوگی۔ نیز خاص خوشی اِس امر کی
ہے کہ پہلا خطاب یافتہ شخص اِسی کالج کا ہونہار طالب علم اور اِسی کا مدرس ہے۔
میرے تقرری کیوقت سے جو بڑی مدد مجھے کالج اور سٹاف نے دی ہے۔ اِسکا اعتراف
کرکے شکریہ ادا کرتا ہون۔ ویٹیرینیری لفٹننٹ سلیون صاحب نے شفاخانہ کے
بہت سے کام سے مجھے سبکدوش کیا ہے۔ اور مین انکی قابلیت اور سرگرمی کی نسبت
نہایت عمدہ رائے رکھتا ہون۔ باقی مدرس میرے پرانے دوست ہین۔ جنکو مین

گذشتہ نو سال سے جانتا ہون ۔ اور بلا استثناء سبنے قابل قدر کارگذاری دکھائی ہے ۔ مین بالخصوص ڈاکٹر امیر شاہ خان بہادر کا ذکر کرتا ہون جنہونے میٹریا میڈیکا پر لکچر دینے کا ذمہ لیا ہے ۔ گو کہ یہ اُنکے فرایض مین داخل نہین ہی ۔ اور سید سردار شاہ گیلانی بھی قابل ذکر ہی ۔ جسکے متعلق دوائی خانہ کا زائد کام ہی ۔ جسکے عوض اسے کچھ نہین ملتا

اب مین حضور والا سے التماس کرتا ہون ۔ کہ انعام اور اسناد اور ڈپلومے دست مبارک سے کامیاب مستحقین کو عطا فرمادین ۔

لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر کی اسپیچ کا ترجمہ

جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر نے انعامات و سندات تقسیم کرنیکے بعد جو اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمایا حسب ذیل ہی ۔

سب سے پیشتر مجھکو اس اپیل کا جواب دینا ہے جو کہ ویٹیرنری کالج کے پرنسپل نے میرے سامنے پیش کیا ہے ۔ یعنی یہ کہ مین بھی اس درس گاہ مین اُسی قدر دلچسپی ظاہر کردن ۔ جسقدر کہ سابق لفٹننٹ گورنر بہادر ظاہر فرماتے تھے مین اس امر کے قبول کرنیکی تین وجوہات سے کمال خوشی ظاہر کرتا ہون ۔ اور پہلا سبب تو ایک عام سی بات ہے ۔ اُن اوصاف کو جنسے کہ لوگون مین ۔ بیمار ۔ محتاج اور غریب لوگون کی طرف دلچسپی ظاہر کرنیکا اور انکی تکالیف رفع کرنیکی کوشش کی رغبت پیدا ہو ہم خاص نام سے نامزد کرتے ہین ۔ اور غریب آدمیون جنکے دلون مین حیوانات پر بھی رحم ہے اُنکو بھی دوسرے درجے پر خیال کرنا چاہیے ۔ مین افسوس کرتا ہون کہ موجودہ زمانے کے ایسے حالات ہین کہ جس سے بہت سی بنایا اس درس گاہ کی کافی قدردان نہین معلوم ہوتی ۔ جہانتک مین خیال کرتا ہون یہہ حالات سوائے ناواقفیت کے اور کچھ نہین ہو سکتے ۔ ادر مجھکو بالکل شبہ نہین کہ آخرش

یہ سب چند روز مین رفع ہو جاوینگی - مگر مین اس سے زیادہ اور کوئی معقول اور توجہ دلانے والا طریقہ نہین سوچ سکتا جیسا کہ اس ملک پنجاب اور ہندوستان کے چند دیگر ممالک مین جانورون کی تکالیف کے رفع کرنیکا موجود ہے - دوسرا سبب اس اپیل کو منظور کرنیکا کفایت شعاری ہے - اس ملک کی بھبوی زیادہ تر اُن اسباب پر منحصر ہے جو زراعت مین مددگار ہون یعنی گھوڑے اور مویشیون پر اسلئے یہ نہایت لازمی امر ہے کہ جہانتک ممکن ہوسکے اس نہایت ضروری حرفہ کے مددگاران کے محفوظ رکھنے مین حتی الوسع کوئی دقیقہ فروگذاشت نکیا جائے - سویم بحیثیت لفٹنٹ گورنر پنجاب یہ میرا فرض بھی ہے کہ تمھاری کارگذاری مین دلچسپی ظاہر کرون - کیونکہ اس درس گاہ سے جو پیشہ حاصل ہوتا ہے - معزز اور مفید ہے - جس سے رعایا کو بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے - اس سے ایک دروازہ روزگار ہوشیار پیشہ زراعت کے لوگون کے لئے کھلتا ہے - اور اُنکو ایک بہت عمدہ سبق اشیا ہاتھ مین آجاتا ہے - جس سے وہ اچھا دیانت کا کام اپنے ہی ملک مین کرسکتے ہین دوسری دلیل اس کالج مین دلچسپی ظاہر کرنیکی یہ ہے کہ آپ کو ایک بڑی ضرورت ہے اور وہ ضرورت شفاخانہ واسطے امراض متعدی حیوانات کے ہے - اس شفاخانہ کی ضرورت ایک عیان یا نمایان امر اُس رپورٹ کا ہے - جو پرنسپل نے سال حال کی کارگذاری کی بابت ہمارے سامنے پیش کی ہے - مین صرف یہ کہہ سکتا ہون - کہ مین اس شفاخانیکی ضرورت کو تہ دل سے مانتا ہون - اور نیز ہمیشہ اس آرزو کی مدد دینے مین جو کہ پرنسپل صاحب نے ظاہر کی ہے بہت خوش ہونگا - صرف اسمین یہ قید ہوگی کہ جو لفٹنٹ گورنر صاحب کا فرض ہے - کہ لگادین یعنی بلحاظ روپیہ کے - یہ ضروری امر قابل ذکر ہے کہ اب ہم رنڈر پسٹ کے ٹیکے کا حال سن رہے ہین - اور ہمکو بیشک ایسی تدابیر کے کمال کو جانچنے کا ذریعہ

محیّا کرنا چاہیئے۔ اور اس صوبہ مین اسکے اجرا کو ترقی دینی چاہیئے اگر یہ کامیاب ثابت
ہو۔ کالج ہذا کے کاروبار کی بابت مین خوشی سے کہہ سکتا ہون۔ کہ اس کا ہر دلعزیز ہونا
روز بروز ترقی پر ہے۔ ایکسو چھبیس ۱۲۶ طلبا داخلے کے لئے پیش ہوئے جبکہ صرف
بیس ۲۰ آسامیان معہ وظیفہ خوارون کے تھی۔ سنو سے زیادہ طالبعلم واپس کئے گئے۔
اور یہ ہر ایک کے خیال مین آسکتا ہے کہ آیندہ وقت پر اس درس گاہ کے کاروبار کا
بڑھانا مناسب سمجھا ئیگا۔ تاکہ زیادہ تعداد طلباء کی اس نہایت مفید شاخ علم
مین تعلیم اور تربیت پا سکے۔ مین یہ دیکھکر خوش ہوتا ہون کہ کامیاب طلباء کی
تعداد جنہون نے ویٹیری نیری آسسٹنٹ کا امتحان دیا ہے۔ نسبتاً اچھی ہے اور
بڑی نسبت ستر فیصدی کی اِسمین پائی جاتی ہے۔ اُن طلباء مین سے جو سند
کے لئے پیش ہوئے۔ سال اوّل اور دویم کے طلباء کی تعلیم علیحدہ کرنیکا فائدہ مین
خوب اچھی طرح سے دیکھتا ہون۔ اور طریقہ تعلیم موجودہ پرنسپل صاحب نے جاری
کیا ہے۔ اور اُنہون نے تین سال کی تعلیم بھی جاری کی ہے۔ جس کا نتیجہ مین امید
کرتا ہون اعلےٰ سند عطا کرنے اور ویٹیری نیری اسسٹنٹ اعلےٰ جماعت کے پیدا
کرنیکا ہوگا۔ یہ ایک مسلمہ ضرورت کو رفع کرینگے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اُن
ویٹیری نیری اسسٹنٹون کی نگرانی کی بڑی ضرورت ہے۔ جو یہان سے کامیاب
ہوکر اضلاع مین ملازمت کے لئے بھیجے جاتے ہین۔ ۸۰ ویٹیری نیری اسسٹنٹ
جو اُنتیس ۲۹ اضلاع مین ملازمت کر رہے ہین۔ اُن مین سے اکثر بے قید اور بلا نگرانی
ہین۔ حال کے اہلکارون کے لئے ناممکن ہے کہ کسی قسم کا چندہ یا نگرانی اُن پر
کر سکین۔ کیونکہ انکے فرایض مقامات صدر پر بہت زیادہ ہوتے ہین۔ اِس معاملہ
مین یہ ضرورت ہے کہ ایک محکمہ مکمل طور پر بن جاوے۔ تاکہ مناسب نگرانی اور
اِنتظام سے کمال حاصل ہو جاوے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے کہ جسپر اگر ضرورت

پڑی تو مین بڑی خوشی سے متوجہ ہونگا - ویٹیری نیری کپتان نن صاحب بہادر سابق پرنسپل کالج ہذا ایک بے بہا اور لاثانی لیاقت کے انسان تھے جو ہم سے علیحدہ ہو گئے - مجھے اُنکی سخت مشقت اور اپنے کام پر عاشق ہونے کا حال عرصہ تخمیناً بیس سال سے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اُنھون نے اِس درسگاہ کے واسطے بہت کچھ کیا ہے - مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے موجودہ پرنسپل صاحب ایک ایسے اُستاد کامل ہین - جو اُس کام کو پختگی تک پہونچائینگے - مین اِس سال اپنے دیرینہ اور باقدر دوست خان بہادر ڈاکٹر رحیم خان کا کار سرکاری سے سبکدوش ہونا دیکھتا ہون - اور مین یہ ہی موقعہ اُن کو اُنکی تمام کارگذاری اور امداد کا شکریہ ادا کرنیکا پاتا ہون - جو اُنھون نے اِس درسگاہ مین دی ہے - مین خوش ہون کہ ایک اعزازی خطاب اہلکاران درس گاہ مین سے ایک کو عطا ہوا ہے - اور مین کہہ سکتا ہون کہ سرکار ہمیشہ اِس محکمہ کی کارگذاری بادیانت کی قدردانی کرنے مین ہمیشہ مثل دیگر محکمہ جات کے طیار رہیگی - مین کامیاب طلباء کو اُنکی لیاقت کی مبارکباد دیتا ہون - اور اِس سے بہتر اور کچھ کہنا نہین چاہتا کہ اُس نصیحت کو پھر ادا کرون - جو کہ سر ڈینس فٹز پیٹرک صاحب نے سالگذشتہ مین طلباء کو کی تھی - اور اُنکو یہ بھی یاد دلاؤن کہ اُنکو علم آہی نہین گیا - بلکہ کچھ سیکھا ہے اور بہت کچھ سیکھنا ابھی باقی ہے - اور اُنکو اپنے مطب سے کوشش کرکے یہ امر ثابت کرنا چاہیئے - جو کہ اُصول مین اُنھون نے سیکھا ہے - اور اپنے کام مین کمال حاصل کرنا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اُنھون نے کالج کی عزت کو بھی قایم رکھا ہی - اور نہ صرف اِس پیشہ مین قابلیت حاصل کرنے سے بلکہ اعلےٰ ملک اخلاق مین بھی کالج ہذا سے باہر جانے پر اُن کو اپنے چال چلن سے یہ دکھلانا ہی - کہ اُنکو اِس درسگاہ کے قواعد سے فائدہ پہونچا ہے - اور وہ اِسکی نیکنامی کو قایم رکھنے کے واسطے طیار ہین

فہرست طلباء جنہوں نے انعام حاصل کئے

شمار	تفصیل انعام	نام مضمون	نام انعام پانیوالے کا	پتہ
۱	انعام درجہ اوّل	ویٹیری میڈیسن و سرجری	عبداللہ	گجرانوالہ
۲	انعام درجہ دویم	"	کرم الٰہی	سیالکوٹ
۳	انعام درجہ سویم	"	سوار مصطفےٰ خان	سوار
۴	انعام درجہ اوّل	بون پتھالوجی	ولی محمد	امبالہ
۵	انعام درجہ دویم	"	عبداللہ	گجرانوالہ
۶	انعام درجہ سویم	"	عبداللہ خان	۱۷ بنگال کیولری
۷	انعام درجہ اوّل	مٹریا میڈیکا و کمسٹری	تولارام	راولپنڈی
۸	انعام درجہ دویم	"	علی محمد	جالندھر
۹	انعام درجہ سویم	"	محمد عبداللہ	گجرات
۱۰	انعام درجہ اول	اناٹمی	تولارام	راولپنڈی
۱۱	انعام درجہ دویم	"	عبداللہ	گجرانوالہ
۱۲	انعام درجہ سویم	"	گنڈا سنگھ	۱۲ پنجاب کیولری
۱۳	منجانب پرنسپل صاحب بہادر گولڈ میڈل	جنرل پرافی سینسی	عبداللہ	گجرانوالہ
۱۴	کیٹل ویل میموریل میڈل	میڈیسن	عبداللہ	"
۱۵	"	سرجری	عبداللہ	"

ہندوستان کے مویشیون کے وہ حالات

جو

فن جراحی کے متعلق ہین

مترجمہ ڈاکٹر امیر شاہ خان بہادر اسسٹنٹ سرجن لاہور ویٹیری نیری کالج

مقالہ اوّل

جسمین وہ امراض اور حوادث مذکور ہونگے جو مویشیون کے سینگون سے
تعلق رکھتے ہین

ملک ہند مین جن بیلون سے کام لیا جاتا ہے اُن مین زیادہ تر ایسے پائے جاتے ہین جنکے سینگ عمدہ طور پر صورت پذیر ہوتے ہین۔ اُنکی صورت شکل اور اُن کے حجم اور رُخ سے اُن کی نسل کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ اور نیز یہ بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنی خدمات متعلقہ مین کیسے نکلین گے۔ بیلون کی خرید کے وقت خریدار کی توجہ سینگون کی طرف زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ جب سینگ بالکل باہر کیطرف جھکے ہوئے ہوتے ہین۔ تو اُنکے ٹھوکر ٹوٹ جانیکا زیادہ اندیشہ ہوتا ہی اور جب سینگ زیادہ تر پیچھے جھکے ہوئے ہوتے ہین۔ تو اِس طرح پر بعض حالات مین گردن پر جوئے کے ہارج ہوتے ہین۔ سینگون کی بے قاعدگی۔ اُنکا چھوٹا ہونا یا مساوی طور پر پیدا نہ ہونا جانور کی قیمت گھٹا دیتا ہے۔ سینگون کی سطح پر جو چھلے پیدا ہوتے ہین اُن سے جانور کی عمر کا اندازہ کرنا محض بے فائدہ ہے۔ کیونکہ رگڑ کے باعث سے سینگ گھسکر چکنے ہو جاتے ہین۔ اور اکثر اوقات اِن پر رنگ بھی چڑھایا جاتا ہے۔ اور میلون مشاہدنکے

موقعون پر اِن کی نوکون پر سوراخ نکالکر اُس مین گاتیان اور لچھے پروکر انکو سنگارا جاتا ہے۔ اور سینگون کی باقی سطح کو سنہری روپہلی بنایا جاتا ہے۔ پھر یہ امر بھی کچھ کم دیکھنے مین نہین آتا کہ اِن جانورون کے سینگ اور کھرون پر چونا تھوپا جاتا ہے اِس غرض سے کہ اُن کی چھوت نہ لگ سکے۔ اور یہ امر کسی قدر مفید بھی ہے کیونکہ اِس سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ جانور کسی چھوت والے اصطبل مین رہ چکا ہے۔ گویا یہ ایک قسم کی تنبیہ ہے جس سے دوسرے جانور چھوت لگنے سے بچ سکتے ہین۔

ڈھیلے یا لٹکے ہوئے سینگ۔ کام کاج والے مویشیون مین تو کم پائے جاتے ہین۔ لیکن شیر دار گائیون مین اور علے الخصوص جو زیادہ دودھ دیتی ہین زیادہ پائے جاتے ہین۔ شیر دار گائیون مین وقتاً فوقتاً بے سینگ پائی جاتی ہین۔ اُن کے سینگ یا تو بالکل ہی غائب ہوجاتے ہین۔ یا بجائے اُن کے چھوٹے چھوٹے بے قاعدہ واٹ کی صورت کے اوبھار اوبھار پیدا ہوتے ہین۔ اور یہ اوبھار یا تو مضبوطی کے ساتھ سر سے پیوست ہوتے ہین یا سینگ کے مقام پر ڈھیلے اور لٹکے ہوئے پائے جاتے ہین۔ ڈھیلے سینگون سے اگرچہ گائین زیادہ دودھ دینے والی معلوم ہوتی ہین۔ لیکن مویشیون مین کام مین لانیکی صورت مین ایسے سینگون والے جانورون سے احتراز ضروری ہے۔ کام کاج کے مویشیونکے تو اکثر اچھی صورت کے سینگ ظاہر ہوتے ہین۔ مگر بعض اوقات اگلی جڑون مین اِس قسم کا ڈی جی نی ریشن پیدا ہوجاتا ہے۔ کہ وہ سینگ سر کے ساتھ محض اردگرد کے چمڑے اور ایک رباطات بندھا رہتا ہے۔ اور یہ رباط صرف وہان کی پیری آسٹیم کے ڈی جی نی ریشن کے باعث سے متغیر ہوکر ظاہر ہوتا ہے۔ اِس تبدیلی سے رفتہ رفتہ ٹمپرل فاسہ وسیع ہوجاتا ہے۔ خواہ یہ تبدیلی کسی نسل مین ہو خواہ کسی ایک جانور مین۔ اور اسی طرح یہ سینگ کی جڑ کھوکھلی ہوکر قدرتی طور پر اُس سینگ کا امپوٹیشن ہوجاتا ہے۔ اور اخیر پر یہ سینگ

فرانٹل ہڈی سے بالکل علیحدہ ہوجاتا ہے ۔جب سینگ زیادہ ہلتے ہون خواہ یہ ہاتھ کے ذریعہ سے ہلانے سے ہلتے ہون اور خواہ دوڑنے کے وقت ہلتے ہوئے معلوم ہون تو ایسی صورت مین جانور کے مریض ہونے پر شبہ نہین ہونا چاہئے ۔ بلکہ یون خیال کرنا چاہئے ۔کہ ایسی صورت مین جانور کو کام مین لا سکتے ہین یا نہین ۔ یا وہ بدنما معلوم ہوگا یا وہ اچھی طرح پر کام کے لائق نہ ہوگا ۔ایسی صورت مین بیل ہانکنے والون کے کچھ اعتراض بھی پیش کرتے ہین ۔جنکی بنیاد غالبًا زیادہ تر اُن کے تجربہ سے تعلق رکھتی ہے ۔ اور وہ کہتے ہین کہ ایسے سینگون والے جانور مادہ مزاج ہوتے ہین ۔ یا آنکہ وہ کام مین اچھی طرح پر لگنے والے نہین ہوتے یا اُنکا خون صاف نہین ہوتا ۔ شیردار گائیون مین یہ ایک حسن مانگا نشان ہے ۔ اور منڈی گائین بہ نسبت سینگون والی گائیون کے زیادہ قیمت پاتی ہین ۔کیونکہ اس قسم کی گائین نرم مزاج ہوتی ہین چارہ اچھی طرح پر کھاتی ہین ۔ اور وہ عمدہ اور زیادہ دودھ دینے والی نسل کی بھی معلوم ہوتی ہین ۔ ہمارے پاس اس قسم کی کوئی شہادت موجود نہین ہے ۔جس سے یہ پایا جاوے کہ یہ لٹکے ہوئے سینگ کسی بیماری کی وجہ سے پیدا ہوتے ہین ۔ بلکہ سینگون کی جڑون مین ایک خلاف صحت ڈی جی نی شن واقع ہوتا ہے ۔ اور یہ ایک ایسی حالت ہے جسپر ابھی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے ۔ ہندوستانیون کا تو یہ خیال ہے کہ سینگون کی جڑ مین ایک قسم کا کیڑا پیدا ہوجاتا ہے اور اس سے سینگ کی جڑ مین ڈی جی نی شن واقع ہوتا ہے ۔میرے گمان مین اہل فرانس لکھتے ہین کہ ایسے سینگ کی جڑ پر ٹریفائین کرنا چاہئے ۔ یا اُسکو بالکل علیحدہ کرنا چاہئے تاکہ ایسٹرائی کے حملات کا اندیشہ باقی نہ رہے ایسی صورتون مین مجھکو تو پوسٹ مارٹم کرنیکا موقعہ نہین ملا ۔لیکن اس امر کے معلوم کرنیکا شوق ہے کہ آیا کسی بیماری کی وجہ سے ہڈی نرم ہوجاتی ہے یا پری آسٹائی ٹس ہوکر یہ تبدیلی واقع ہوتی ہے ۔ اور اس خیال کی زیادہ تر اس وجہ سے تائید

بھی ہوتی ہے۔ کہ ایسی صورتون مین علے العموم جلد مین اور سینگ کی جڑ مین کرانک انفلامیشن اور الیسریشن ہو جاتا ہے۔ یہ امر بمشکل تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ بڑے بڑے سینگون کا اصلی وزن بھی اُن کی جڑون کے سکوڑ دینے کے واسطے کافی ہو سکتا ہے۔ گو بوجھ کے اثر سے ایسا ہونا ممکن بھی ہی۔ لیکن مشاہدے سے ایسا پایا جاتا ہے کہ جسقدر سینگ بڑا ہوگا اُسی قدر اُسکی جڑ بھی مضبوط ہوگی۔ اِنمین ایک محدود گردن صرف ایسی حالت مین معلوم ہوگی۔ جب سینگ چھوٹے یا متوسط مقدار کے ہونگے۔ اور یہ حادثہ یا خرابی صرف لمبے سینگون والے جانورون مین ہی واقع ہوتی ہی۔ اور یہ صورت کسی ایسے جانور مین معلوم نہین ہوئی جس مین جلد نہ کہ سینگ اسکی جڑ کو اسکی گلی سے چند انچہ اوپر تک ڈھانپ دیتی ہے۔ اِس عضو کا اُکھڑنا بتدریج واقع ہوتا ہی۔ اور جو نیا سینگ پیدا ہوتا ہے وہ اپنے قاعدے پر پھیلکر انڈیا ربڑ کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑے عرصہ مین اُس مین ایک جھکاؤ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ جڑ سے ایک انچہ اوپر واقع ہوتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے اور جو آگے چل کر حل ہوگا کہ آیا یہ کسی ضرب کا نتیجہ ہے جس سے کہ سینگ کی جڑ مین فرکچر واقع ہو گیا ہے۔ یہ مقام کسی قدر دُکھتا رہتا ہے۔ لیکن جو مریض معالجے کے واسطے لائے جاتے ہین اُن مین اِس قسم کی کوئی شہادت نہین پائی جاتی۔ اور سینگ کی اصلی طاقت سے ایسا پایا جاتا ہے کہ کسی خفیف سے حادثے سے اِس مین فرکچر کا وقوع مین آنا ناممکن ہے۔ اِس حالت کے اصلی سبب کو عدم موجودگی پر نظر کرنے سے اِسکے علاج کے واسطے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہین کر سکتے۔ سوال یہ ہے کہ آیا اِسکو فرکچر سمجھکر اِسکے علاج کے واسطے کچھ وقت صرف کرنا چاہیئے۔ اور اِس گرنے والے سینگ کو سر یا دوسرے سینگ کے ذریعے سے سہارا دینا چاہیئے۔ سینگ کے قاعدے پر یا اُس سے نیچے اِسکا امپوٹیشن کرنا۔ ایک ایسا اپریشن ہی جسمین جانور کی صحت یابی کے واسطے

ایک عرصہ چاہئے۔ اسکی کیفیت کے معلوم کرنیکے واسطے ٹریفائین بھی کر سکتے ہین۔ مگر بلحاظ علاج کے یہ ایک امر مشتبہ ہے۔ اور سینگ کے قاعدے کو ارد گرد سے جلا دینا اِس غرض سے کہ اِس مین بڑی اکیوٹ انفلامیشن ہوکر ایک صحتور صورت پیدا ہو اور یہ مضبوط ہو جاوے اور بھی مشتبہ ہے مالک کو چاہئے کہ جب تک جانور کام کر سکتا ہے اُس سے کام لے لیکن خیال رہے کہ اُس سے جانور کو تکلیف نہ ہو۔ اور وٹیری نیری معالج کو لازم ہے کہ جسقدر جلد موقعہ ملے ایسے مریضون کو اُنکی کیفیت او حقیقت کے دریافت کرنیکی غرض سے جلد امتحان کرے۔ بلحاظ اُس خیال کے جو بیل پالنے والون مین پایا جاتا ہے کہ سینگ کی جڑ مین کیڑا ہوتا ہے۔ اُسکی وجہ غالبًا یہ معلوم ہوتی ہے (جسمین صورت واقعی کا بیان کرنا مشکل ہے) کہ اوّل تو بیلونکے سینگون کی گُلّیون کے جوفون مین گاہے گاہے ایسٹرائی پائے گئے ہین جیسے بھیڑون مین اکثر دیکھنے مین آئے ہین۔ یا دُوم جو صورت بھیڑون مین پائی جاتی ہے۔ اُسکا مویشیون مین پائے جانے سے مغالطہ ہو جاتا ہے۔ پھر سوم یہ کہ سینگ کی جڑ کے زخمون مین کیڑون کا نظر آنا علے الخصوص جن بیمارون مین غفلت یا بے احتیاطی ہو جاوے بجائے مرض کے نتیجے کے سبب خیال کیا جاتا ہے۔ چہارم مرض کے موادونکا ایسے مقامات پر کیڑون سے مغالطہ ہو سکتا ہے۔ اب اِن باتون کا سچا فیصلہ اُسوقت ہو سکتا ہے کہ جب بذریعہ مشاہدہ کے حاصل کیا جاوے۔

ابھی یہ امر پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا کہ اِن مقامات پر آیا نباتی پیراسائیٹ سرائت کر سکتے ہین یا نہین۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ اکیٹنومائی کوسس کا مقام ہو۔ یہ باتین مائی کرس کوپ کے ذریعہ سے باحتیاط امتحان کرنے سے ایسے مریضون کے مرض مین اچھی طرح سے طے ہو سکتی ہین کہ جو ہندوستان مین "سینگون کے مرض" کے نام سے موسوم ہین۔ مویشیون کے معالجے مین یہ مرض بہت ہٹیلا ہوتا ہے۔ اور یہ علی العموم کذرے

نام سے مشہور ہے۔ گو اس کا مہلک ہونا اچھی طرح سے معلوم نہین ہے۔ اِن امراض
مین لمفیٹک گلنڈز صرف اُسی قدر متاثر ہو سکتے ہین۔ کہ جسقدر اِن مین پیپ پیدا ہو کر
ہڈیون کو ماؤف کر دیتی ہے۔ گو مریض ایسی صورتون مین دِق ہو کر کمزور ہو جاتا ہے
لیکن دور کے مقامات مین نہ تو ڈس کویشیا کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ اور نہ
کوئی کنسر کے مرض دکھلائی دیتی ہے۔ یہ خلاف صحت بافتین سخت اور گانٹھون کی
طرح کی معلوم ہوتی ہین اور اِن مین چھوٹے چھوٹے نقاط پیپ کی صورت مین نظر
آتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ یہ اکٹی نومائی کوسس ہون۔ سینگ کی گلتی کی جڑ سے ہڈی
کا مادہ علیحدہ ہونے لگتا ہے۔ اور جو سوراخ سائنسون مین کھلتے ہین وہ می سی ریشن کرنے
سے صرف متورم معلوم ہوتے ہین۔ نہ تو وہ بڑھے ہوئے ہوتے ہین اور نہ اُن مین کوئی اور
نقص ظاہر ہوتا ہے۔ اِس نئے بنے ہوئے سخت ٹشو مین ہڈی کے چند ٹکڑے علے العموم
چھتر جاتے ہین۔ اور اِن سے ایک ایسی خوفناک ماؤف بافت اور السریشن پیدا ہوتا ہے
جس سے سینگ پھر قایم ہو جاتا ہے۔ یہ بافت ٹکڑون مین منقسم ہوتی ہے۔ اور اِن ٹکڑون
مین جو نشیب ہوتے ہین اُن مین بدبودار پیپ بھر جاتی ہے۔ اور اِن مین بعض فرانٹل
سینس کے جوفون کی طرف کھلتے ہین۔ جیسا کہ آگے چلکر معلوم ہوگا۔ اِسی طرح کی ایک اور
حالت ہوتی ہے جس سے بعض اوقات آنکھ اور خانہ چشم ماؤف ہو جاتے ہین۔ اور
اِس حالت کو عام طور پر کنسر سے موسوم کرتے ہین۔ لیکن ایسی صورتون کا مہلک ہونا
پایۂ ثبوت کو نہین پہونچا۔ اِسمین کچھ شک نہین کہ سینگون کے ہیلیلے فر کچر کوئی مہلک صورت
پیدا کر سکتے ہین۔ اور یہ صورت کسی طبعی میلان یا پیراسائیٹ کے حملون کی وجہ سے کسی
معمولی ضرب و زخم کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن گمان غالب ہے کہ بعض ٹوٹے ہوئے
سینگون کے معمولی سرجیکل حالت کے نتائج مین ایسے حالات پیدا ہوتے ہین۔ اِس
مضمون کے لکھنے کے وقت مجھکو بعض ایسے مریض یاد آگئے ہین جنکے سینگ اِن کے

قاعدے کے مقام پر بالکل ٹوٹ گئے تھے اور اِن مین تمام کرچین پائی جاتی تھین۔ اُنہین سے اُن بے شمار سینگ کی گلی کے ٹکڑون کے نکالنے مین کوئی بھی مشکل پیدا نہین ہوئی۔ لیکن یہ مشکلات اُس وقت پیدا ہوتی ہین۔ کہ جب سائینسون کے سینگون کے مادہ کی دیوارین ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہین۔ اور اُنکی پرورش کسیقدر اُس میوکس ممبرین سے حاصل ہوتی ہے۔ جو اِنہین بطور استر کے لگی رہتی ہے۔ اور بعد ضرب لگنے کے اُن ٹوٹے ہوئے ٹکڑون کو سہارا دیتی ہے۔ لیکن آخرالامر اِن مین نکروسس ہوجاتا ہے جب یہ ٹکڑے خارج ہونے لگتے ہین۔ اُسوقت اِن سائینسون کی میوکس ممبرین مقام ضرب پر بہت موٹی ہوجاتی ہے۔ اور جو شگاف بذریعہ فرکچر کے پیدا ہوتا ہے۔ وہ عملی طور پر اسطرح پر بند ہوجاتا ہے اور وہ نازک سینگ بہ تدریج اُس خفیف اور شاید غیر مکمل چھلے سے جس سے سینگ کا مادہ پیدا ہوتا ہے پھیلنے لگتا ہے۔ ان باریک مردہ ٹکڑون مین سے ہر ایک خراش کے پیدا کرنے کے واسطے ایک مرکز بن جاتا ہے۔ اور یہ مرکز چھوٹے چھوٹے سائینسون کی تہ مین واقع ہوکر اِن سے بدبودار مواد خارج ہوتا رہتا ہے اِن کے علاوہ جن جانورون مین اچھی طرح سے احتیاط نہین کی جاتی اُنکے زخمون مین کیڑون کے حملات شروع ہوجاتے ہین (اور بعض حالتون اور موسمون مین تو باوجود کمال احتیاط کے بھی اِن کیڑون کے حملات سے بچ نہین سکتے۔) اور ایسا ہی خراشدار ادویات سے بھی جو دیسی لوگ استعمال مین لاتے ہین تکالیف پیدا ہوجاتی ہین۔ اور سینگون کے امراض کے بہت سے ایسے مریض بھی ہین جو بغیر کسی خاص یا بیرا سائٹ کے اثر کے خیال کئے جاتے ہین۔ تاہم اِس آخری سبب کے امکان کو ہم کسی طرح بھی نظر انداز نہین کر سکتے۔ ہان یہ ضرور ہے کہ بعض مریضون کی تعداد مین ہمکو کسی معین ثبوت کی ضرورت پڑتی ہے۔ سادہ اور غیر خراش دار علاج سے سینگون کے مرض کی حالت اور بھی خراب ہوجاتی ہے۔ اور گرم دواؤن کے استعمال سے بھی

یہی صورت واقع ہوتی ہے۔ البتہ پوری پوری صفائی۔ اور جو ٹکڑے اُبھرتے آوین اُن کے خارج کرتے رہنے سے اِس مرض مین رکاوٹ ہوسکتی ہے۔ اِس مرض سے شفایاب ہوتا ہوا مین نے کوئی مریض نہین دیکھا۔ البتہ عملی علاج کا ایک یہی اچھا طریق معلوم ہوتا ہے کہ اُس ماؤف مادّے کو اچھی طرح پر بذریعہ دستکاری کے نکالدین۔ اِس طریق سے سائنس کے جوفون کے کھُل جانے کا اندیشہ ہے۔ اور نیز اُن کے آستر کی جھلّی مین بھی انفلامیشن ہوجاتا ہے۔ لیکن اِس طریق مین صحت اور التیام کے حاصل کرنے کے واسطے بہت عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اور اخیر پرانجام بھی یقینی نہین ہوتا۔ چونکہ فیصدی چند مریض بچ سکتے ہین۔ اِس لحاظ سے یہ عمل بذریعہ کلورا فارم کے آزمانا چاہیئے۔

سینگ کا فریکچر ایک ایسی خرابی ہے جسکے واسطے پوری پوری اور باحتیاط توجہ کرنی پڑتی ہے کیونکہ یہ اکثر واقع ہوتا رہتا ہے۔ اِسمین درد ہوتا رہتا ہے۔ اور جانور کی قیمت مین بھی فرق آجاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اِسکے نتائج بھی مہلک ہوتے ہین۔ یہ خرابی تقریبًا کمپاؤنڈ ہوتی ہے۔ اور اکثر بطور کامی نیوٹنڈ کے واقع ہوتی رہتی ہے چند ایسے مریض جن مین سمپل فریکچر واقع ہوتا ہے۔ اِس طرح پر واقع ہوتے ہین کہ جب سینگ کا انجام مضبوط کیا جاوے اور پھر جبکہ جانور اپنے آپ کو چھوڑانے لگے تو اُس کو مروڑ دیا جاوے۔ فریکچر کے مقام پر سینگ کی رسیان بن جاتی ہین۔ اور تراوش پانیوالا مادہ بھی بہت کچھ بچ جاتا ہے۔ لیکن اگر فریکچر کو بذریعہ اسپلنٹ کے بٹھایا جاوے۔ اور اُسکو صفائی اور مضبوطی کے ساتھ باندھا جاوے۔ تو ایسے حوادثات مین سینگ مین بہت کم خرابی ظاہر ہوتی ہے۔ وقتًا فوقتًا گرین سٹک کمپاؤنڈ فریکچر بھی دیکھا گیا ہے۔ سینگ کا ایک ٹکڑا۔ اور محس ٹشو کم ضرر پاتا ہے یا خفیف طور پر بچ جاتا ہے اور ساتھ والا ہڈی کا ٹکڑا گو باہر کی طرف خم کھا جاتا ہے۔ مگر ٹوٹتا نہیین۔ حالانکہ

اِس عضو کا باقیماندہ حصّہ بالکل شکستہ ہو جاتا ہے قاعدہ کی بات ہے۔ کہ ایسی صورتون مین سینگ کے بچانے کی کوشش بے سود ہوتی ہے۔ اور تجربہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ علیحدہ ہوئے ہوئے حصّے کا امپوٹیشن کرنیکے بعد معمولی مکمل فرکچر کے طور پر اُسکا علاج کرین۔ یہ آخری ترکیب مختلف طور پر بلحاظ اِسکے موقع اور وضع کے کرنی پڑتی ہے۔ سینگ کے انجام کی طرف پورا فرکچر ہو سکتا ہے۔ اور اس مین نہ تو اِسکی محسس ساخت مین کوئی ضرر پہونچتا ہے۔ اور نہ ہی اِسکی گلی مین کوئی نقصان واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزین اِس عضو کے صرف ایک معین طوالت تک پھیلتی ہین۔ ایسی صورتون مین گو ہموریج بکثرت واقع ہوتا ہے۔ جیسا کہ اُن صورتون مین بھی جن مین سینگ کی گلی اور اُس کے محسس حصون مین بھی ضرر پہونچتا ہے۔ لیکن اِن کی مرمت جلد شروع ہو جاتی ہے۔ اور اِس مقام کی بدوضعی بہت ہی کم باقی رہجاتی ہی آپ دیکھتے ہین کہ جب بیلون کے سینگون کو اِس قسم کے صدمات پہونچتے ہین تو اُن پر پیتل کی ٹوپیان چڑھائی جاتی ہین۔ اور مختلف طرح کے پھندلون سے اُنکو سجایا جاتا ہے۔ اور اُن کی قیمت مین بھی کوئی فرق نہین آتا۔ سینگ کی طوالت کے بڑے حصے مین جب فرکچر واقع ہوتا ہے۔ تو یہ سخت حوادث مین متصور نہین ہوتا۔ خواہ اِن کا نتیجہ کیسا ہی خراب نکلے۔ اِن سے خون زیادہ بہتا ہے۔ اور جانور کی صورت مدامی طور پر بدنما ہو جاتی ہے۔ جو فرکچر قاعدے کے مقام پر یا اِسکے متصل واقع ہوتی ہین وہ اپنی اصلیت مین سخت ہوتی ہین۔ کیونکہ اُن کی مرمت بہت ہی آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔ اور اِس سے سینگون کے مرض منتج ہوتی ہے اور اِس سے سائینسون کے استر کی جھلی مین انفلامیشن ہو کر بُرے سے بُرے نتائج بھی پیدا ہو سکتے ہین۔

جب سینگ پیدا کرنے والے مادّے کے نیچے یا قاعدے کے کنارے بالکل ٹوٹکر

کسی اور جگہ پر چلا جاتا ہے۔ تو اُس مقام پر کسی نئے سینگ کے پیدا ہونے مین بہت دیر لگجاتی ہے۔ اور اُس ٹھونٹھ پر نئے سینگ کے پیدا ہونے مین بہت سی رکاوٹین پیدا ہوجاتی ہین۔ سینگ کے فرکچر اکثر ٹرنسورس یعنی آڑے طور پر واقع ہوتی ہین۔ لیکن بعض صورتون مین یہ ترچھے بھی ہوتے ہین۔ اور پھر مرمت کے وقت اُس ٹھونٹھ مین کم و بیش خم پیدا ہوجاتا ہے۔

ایسے فرکچرون کے اسباب یہ ہین۔ لڑنا۔ بھڑنا۔ گرنا۔ کسی گاڑی کے پہیون مین یا اسکے پیچھے کی طرف سینگون کا پھنس جانا۔ یا کسی جنگلے کی بلیون کے درمیان یا کسی درخت کی شاخون مین پھنس جانے سے بھی ایسا وقوع مین آسکتا ہے۔ ایسے بوڑھے جانورون مین اس امر کے واقع ہونے کا زیادہ ترمیلان رہتا ہے۔ جن مین نہ صرف اُن کی ہڈی ہی نازک ہوتی ہے۔ بلکہ اُن کے سائینس بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہین۔

ایسی خرابیون مین ان مجسس ساختون کا زیادہ عروقی ہونا حسب دستور عمدہ اور قابل اطمینان مرمت کا باعث ہوتا ہے۔ لیکن بعض نتائج مین عجیب کیفیت ظاہر ہوتی ہے جس سے کوئی خلاف صحت مادہ بڑہنا شروع ہوتا ہے۔ موجودہ حادثے مین جو کیفیتین پائی جاتی ہین وہ یہ ہین:-

اوّل ہڈیون کا فرکچر۔ دوم کیراٹوجی نس ساختون مین لی سی ریشن کا واقع ہونا۔ سوم سینگون مین فرکچر کا واقع ہونا۔ چہارم فرانٹل سائنسون کی آستر کی جھلیون مین کھلنے کے بعد سرد ہوا کا لگنا۔ پنجم سائنس کے جوفون مین اشیاء غیر جنس کا داخل ہونا۔ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ معمولی بیمارون مین ہڈیان مرمت کے واسطے کم حصہ لیتی ہین۔ سوا اُس صورت کے کہ جب یہ کوئی ایسا مصنوعی شگاف بند کردیتی ہین جو کسی سائنس مین واقع ہوجاتا ہے۔ اور یہ سوراخ بظاہر بالکل بند نہ ہوگا تاوقتیکہ اُس سے کسی ایسی قسم کا ایری ٹیشن پیدا نہ ہو جس سے داخلی اور خارجی ممبرین مین ہڈی کے کنارے

کے آگے دور تک تحریک پیدا نہ ہو۔ جب سینگ کو بذریعہ آری کے تراشا جاتا ہے۔ اور اینٹی سپٹک طور پر اُسکا ڈریس کیا جاتا ہے تو جلد شفا حاصل ہوتی ہے۔ لیکن بالکل قابل اطمینان نہین ہوتی۔ ہڈی کے اِرد گرد کٹے ہوئے کنارے سے محسس ساخت بڑہنے لگتی ہے۔ اور یہ کنارے باہم ملکر اُن کے درمیان ہمیشہ کے واسطے ایک شگاف باقی رہ جاتا ہے۔ اور اِس مقام پر ایک ٹوپی سی پہنائے جانے سے اُس مین کوئی غیر جنس شے گھس نہین سکتی۔ اسکی نظیر ایک توپ خانے کی بیل مین اچھی طرح پر پائی گئی تھی۔ جو کہ امروت محل کی نسل سے تھا۔ اور کئی سال ہوئے ہین کہ مین نے اُسکا علاج سکندرآباد مین کیا تھا۔ شفایابی کے بعد اِس جانور کے سینگون پر چمڑے کی ٹوپی پہنائی گئی تھی۔ اور اِس ٹوپی کو علیحدہ کرنے کے وقت تنفس کے ہوا کے حرکات اوپر نیچے ہوتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ بلحاظ معالجے کے اگر اِس جانور کو صرف نیچر پر چھوڑ دیا جاتا۔ یا انٹی سپٹک طور پر ٹھیک ٹھیک اِس کا ڈریس نہ کیا جاتا تو اِس کو عمدہ طور پر صحت حاصل ہو جاتی۔ کیونکہ اِس صورت مین سینگ کا ٹوٹا ہوا حصہ درختون یا دوسری کھڑی چیزون سے رگڑنے سے خراش حاصل کرتا۔ اور اِس طرح پر ایک کافی خراش مین تحریک ہو کر وہ شگاف بتدریج ہو جاتا۔ اور ایک ٹھونٹھ طیار ہو جاتا۔ میرے اِس مریض مین اِس قسم کا کوئی چیپ موجود نہین تھا جو ہڈی کے کنارے سے بڑھا ہوا ہوتا اور جسکو کھلی ہوئی ہڈی پر یا تو بذریعہ دستکاری کے یا قدرتی طور پر لے آتے غالبا یہ بات بھی ہے کہ قدرتی فرکچر مین نرم ٹشو کے ناہموار حصے جن مین ہڈی یا سینگ کے ٹشو کا سہارا نہین رہتا وہ بغیر اُسکے کہ اچھی طرح پر کچلے جاوین۔ آئندہ کے واسطے مرمت کے عمل مین کارآمد ہونیکے واسطے مانع ہوتے ہین۔

جن صورتون کا اثر مرمت پر پڑتا ہے اُن مین سے ایک یہ بھی ہے۔ جس مین مغز اور حقیقی انڈو آسٹیم موجود نہین ہوتا۔ یہ دونون چیزین زیادہ تر کارآمد اور عروقی

ہوتی ہین۔ اور بہت سے امپوٹیشنون کے بعد نئے ٹشو کے پیدا کرنے مین ایک بڑا حصّہ لیتی ہین۔ گھوڑی یا بیل کے جسم مین جو ضرر سینگ کے فرکچر سے زیادہ مشابہ ہوتا ہے وہ پانون کا کچل جانا ہے۔ ہر ایک صورت مین سینگ کی خارجی ساخت بہ نسبت ہڈی کی داخلی ساخت کے زیادہ ترالاسٹیک ہوتی ہے۔ اور یہ دباؤ کو زیادہ تر قبول کرتی ہے۔ اور جبتک محسس ساخت کے ساتھ اِس کا تعلق اور استحکام قائم رہتا ہے یہ اندرونی حصّون کو سہارا دینے کے واسطے کافی اور مفید ہوسکتی ہے۔ اِس سے نہ تو ہڈی اِدھر اُدھر کھسک سکتی ہے۔ اور نہ ہی اِسکے ٹکڑے کہین سے نکال سکتے ہین۔ ہر ایک صورت مین بعض ضربات مین اِس سینگ کے مادّے سے نقصان متصور ہے۔ اور اِس طرح پر سڑے ہوئے موادون کے خارج ہونے اور ہڈی کے ٹکڑون کے قدرتی اخراج مین ہرج واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اپنی پرورش کے علاج سے دور ہوجاتے ہین اور مردار ہوکر بطور غیر جنس کے عمل کرتے ہین۔ اور پھر جن صورتون مین کہ یہ اندر گھسے رہتے ہین یا علیحدہ ہوجاتے ہین۔ اُن مین سینگ کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ مرمت کے حاصل ہونیکا سخت مانع ہوجاتا ہے۔ یہ امر ہمکو معلوم ہے کہ کہ مویشیون کے کچلے ہوئے پاؤن مین عمل صحت کس طرح جاری ہوتا ہے اور پھر کسقدر سرعت کے ساتھ۔ لیکن اخیر پر اسمین سے ایک ابھار پیدا ہوتا ہے جسپر سینگ کی تہ بالکل نہین چڑھ سکتی۔ سینگ کے فرکچر مین یہ امر کچھ کم واقع نہین ہوتا۔ اور اِس ٹھونٹھ کے مرکز مین ایک چھوٹا سا سوراخ رہ جاتا ہے۔ مین ایسے مریضون کو کام پر بھیجدیا کرتا ہون۔ اور دیکھتا ہون کہ کچھ عرصے کے بعد خود نیچر اُس مشکل کو آسان کرلیتی ہے جو سرجیکل معالجہ اختیار کرنیکی صورت مین بھی ایک امر مزین ہوجاتا مین نے اُن علامات کی عدم موجودگی کا ذکر کردیا ہے جو ٹوٹے ہوئے سینگ کے کنارون پر بلحاظ اُس مقام کی مرمت کے تغیر پاتے رہتے مین۔ یہ ایک ایسا سوال ہے

جس کا مین فیصلہ کرنا چاہتا ہون اور جسکی تکمیل احتیاط کے ساتھ پوسٹ مارٹم کرنے سے ہوسکتی ہے ۔اور یہ کہ آیا جن مریضون مین فرکچر کے بعد سینگ کا سر کھو یا نہین جاتا بلکہ اُسکا سینگ والا حصہ ایک قدرتی چونگے کے موافق سپلنٹ کا کام دیتا ہے ۔اُن مین یونین دراصل بذریعہ کیلس کے انجام پاتا ہے ۔یا وہان پر سادہ طور پر فالس جائنٹ بن جاتا ہی ۔واضح ہو کہ جسم کے دیگر حصّون کے محاذ صورتونمین جن مین ہڈی کے ٹکڑے اگر اپنے مقام سے سرکتے بھی ہین تو ایک بہت ہی محدود حالت مین سرکتے ہین اور اس مین نیچر مسئلہ اتصال کو غیر مفید قرار دیتی ہے ۔اور ان ٹکڑون کے درمیان اُس وسیع کاروائی کے نہ موجود ہونے کے باعث سے وہان کیلس بھی خارج نہین ہوتا ۔اس صورت کو مین نے نیوی کیولر اور پیڈل بون مین مشاہدہ کیا ہے پیتلا کے فرکچر مین جسمین دونون ٹکڑے بذریعہ دھات کے سبوچرون کے اچھی طرح پر ملائے گئے ہین نوع انسان کے سرجنون نے بھی تشریح کردی ہے ۔اور ہڈی کے جن دو ٹکڑون کو باہم متصل نہین رکھ سکتے اُن مین کیلس کا نہ موجود ہونا بھی ایک مطلب کی بات ہے ۔اس سے پایا جاتا ہے کہ نیچر کی رفتار مین ایسی صورتون مین ضرور کوئی حرج واقع ہوتا ہے یا وہ خود الیتام کے واسطے کوشش نہین کرتی ۔

سینگ کے فرکچر مین نئے سینگ کا ہر ایک حصہ کرالوجی بس سے ٹشو سے جسکو یہ واقع ہوتا ہی پیدا ہوتا ہے ۔اس صورت مین سینگ گھوڑے کی پاؤن کی تلی کے مشابہ ہوتا ہے ۔اوّل تو اس لحاظ سے کہ سینگ کے مادے کے بڑے بڑے حصے جبکہ اسکی مجسس ساخت ابھی بالکل ہی خراب نہین ہوتی بہت جلد اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جاتے ہین ۔اور دوم بلحاظ اُس دیر کے بعد حاصل ہونیوالی مرمت کے جن مین اُن ساختون کا کوئی حصہ نکال لیا جاتا ہے ۔اس پچھلی صورت کا سینگ کی جڑ کے فرکچر کے ذیل مین بیان ہو چکا ہے ۔اس مین یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اگر سینگ کی ہڈی

گلی نکالدی جاوے تو گلی کے گرداگرد کی جلد سے تازہ گرانوجی نس ٹشو پیدا ہو سکتا ہے یا نہین۔ مین کہتا ہون کہ نہین۔ اور میرا یقین ہے کہ سینگ پیدا کرنیکا حقیقی مادہ صرف گرانوجی نس ٹشو سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ گو اشد ضرورت کے وقت نیچر کوئی کمزور قائم مقام حقیقی جلد کی صورت مین پیدا کر سکتی ہے۔ جس سے وہ شگاف بھر سکتا ہے۔ اور یہ اسقدر بڑھ سکتا ہے کہ اسکی اپنی تسلیم گو سینگ کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اسمین حقیقی سینگ کے ریشے موجود نہین ہوتے۔ سینگ کو اسکے قاعدے کے نیچے سے نکالنے کی صورت کا ایک ضروری سوال ہے۔ اسمین چمڑے کے فیپ بن نہین سکتے۔ ایسی صورت مین یا تو سکن گرافٹنگ کرنا پڑیگا یا پلاسٹک اپریشن جسکے واسطے چمڑا فرانٹل سکن سے لانا پڑیگا۔ پیشتر اسکے کہ اس عمل کو بوداین سرجری مین ایک عمل مسلم تسلیم کیا جاوے اسکو بطور تجربہ ایک عرصہ تک عمل مین لانیکی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ ایسے مریض اکثر معالجہ کے واسطے آتے رہتے ہین۔ اسلئے یہ عمل بطور ممکن فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ معمولی طور پر جب گرانوجی نس ٹشو نکال لیا جاتا ہے تو اس کا قائم مقام یا تو اسی قسم کے ٹشو سے پیدا ہوتا ہے جو کنارون پر رہ جاتا ہے۔ یا اس مقام پر ایک داغ بن جاتا ہے جو سینگ مین مدامی طور پر عیب کی طرح قائم رہتا ہے۔ اور یہ آخری صورت اکثر واقع ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ داغ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ لیکن حسب دستور سینگ کے بڑھنے مین اعتدال قائم نہین رہتا۔ کیونکہ کئی ایک اقسام کے حوادثات لاحق ہوکر عمل التیام مین نقص واقع ہوتا ہے۔ سائینسون کی آستر کی جھلی کے کھل جانے سے اسمین سرد ہوا لگتی رہتی ہے۔ اور مختلف قسم کے غیر اشیا گھسکر اس جھلی مین تغیرات پیدا کر دیتے ہین۔ جس سے اسکی صورت ایک معمولی میوکس ممبرین کی سی ہو جاتی ہے جیسے نیزل ممبرین۔ یہ تبدیلی بہ تدریج واقع ہوتی ہے۔ یا سخت فرانٹل کٹار کے بعد لاحق ہوتی ہے۔ جب بہ تدریج پیدا ہوتی ہے تب اسکے ساتھ کورائی زا بھی شامل

ہوتا ہے۔ لیکن بنظر ظاہر بیلون مین اُنکے سائنسون سے آزادی کے ساتھ رطوبت جاری ہوکر ناک کے جوف مین بہتی رہتی ہی۔ اور یہ بہ نسبت گھوڑی کے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ مین نے ایسی کوئی نظیر نہین دیکھی جن مین مواد سائینسونمین رہکر متعفن ہوچکا ہو۔ بلکہ جب مین خود ایک بڑی مقدار خون اور پیپ کی فرانٹل سینس مین داخل ہوتی مشاہدہ کرچکا ہون۔ بیلون مین ایسی قسم کی کورائی زا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکی علامات زیادہ تر تیز نہین ہوتی ہین۔ لیکن اسمین کچھ شبہ نہین کہ درد سر اور فرانٹل بے چینی کے باعث سے بیمار سخت تکلیف مین رہتا ہے۔

کسی بیطار کو چند مریضونمین یہ بھی معلوم ہوگا کہ جانور کو بعض مقامات کے عضلات مین جاڑا معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ جاڑا زیادہ سے زیادہ ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ والنٹری عضلات مین غیر معمولی کٹرل پڑنے شروع ہوجاتے ہین۔ اِسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اسمین دماغ کی جھلیان شامل ہوجاتی ہین۔ اور دماغی کارٹکس کے حرکت دینے والے مقامات پر علے التواتر حملے شروع ہوجاتے ہین بطور علاج کے یہ ضروری ہے کہ جہانتک ممکن ہو سائینس مین اشیاء غیر جنس۔ ہڈی کے ٹکڑے خون کا کلاٹ۔ ایری ٹنٹ ڈریسنگ داخل نہ ہونے دین۔ لیکن عملی صورت مین یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ کوئی نہ کوئی شی ضرور داخل ہوجائیگی۔ اور یہ بھی قرین مصلحت نہین ہے کہ ان مقامات مین ان چیزون کے نکلنے کے واسطے زیادہ خراش پیدا کیجاوے۔ سائینس کی جھلی مین سوا چند صورتون کے انفلامیشن کا پیدا ہوجانا یقینی امر ہے۔ اور ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ مقام ضرب کے اردگرد سے ایسے انفلامیشن کو کم کرین۔ اس مقام پر استر کی جھلی کا موٹا ہوجانا کسیقدر مفید بھی ہے۔ کیونکہ اس سے اُس دہانہ کے مقدار کے کم کرنے مین مدد ملتی ہے۔ جسکی راہ سے بیرونی مواد سائینس کے جوف مین داخل ہوتے ہین۔ فرانٹل انفلامیشن ایک طرح پر بلا واسطت ہلاکت کا

باعث ہوتا ہے علاج بلحاظ سمپل اور کامی نیوٹڈ فرکچر کے مختلف طور پر عمل مین لایا جاتا ہے - پہلی صورت مین وہ سیدھا سادہ طریق جس سے سینگ کو لگ کئے ہوئے کپڑے اور دھاگے سے باندھا جاتا ہے - گو ایک بھدّا عمل ہے - لیکن بلحاظ انٹی سپٹک ہونے کے یہ کارآمد بھی ہے - خالص انٹی سپٹک کی اسوقت کوئی حاجت نہین رہتی اور ایسے بیمارون مین یہ مطلب حاصل بھی نہین ہوسکتا - کیونکہ سائنسون کی ہوا بھی ایسی ہی خیال کی گئی ہے جیسے باہر کی ہوا - اور ممکن ہے کہ پہلی ہوا مین بھی ایسی ہی پایوجینک جرم موجود ہون جیسے پچھلے مین گو بہ نسبت پچھلے کے کم ہی کیون نہ ہون - کوشش اس امر مین ہونی چاہئے کہ جس سے ایسا ٹھونٹھ بن جاوے جسکی بدوضعی بھی کم سے کم ظاہر ہو - اور اس غرض کے حاصل کرنیکے واسطے مریض کا سرجیکل انتظام زیادہ تر مفید ہوگا - کسی نرم ٹشو کے باریک باریک ٹکڑے جن سے سلف ہوجانیکا خوف ہے فی الفور نکال دینے چاہئین - اور جو التیام پیدا کرنیکے واسطے مناسب معلوم ہون - اُن کو اُس ٹوٹے ہوئے سطح پر ہوشیاری کے ساتھ محفوظ رکھنا اور دبا دینا چاہئے - اور جو حصے ہڈی کے نکلے ہوئے معلوم ہون اُنکو بذریعہ بون نپسر کے کاٹ ڈالین - اور جس مقام پر ہڈی کا چھلا بہت اونچا معلوم ہو اُسکی طوالت کو بذریعہ ہائیڈرو کلورک ایسڈ کے لگانیکے کم کرین یا گرم اور سُرخ لوہے کے ذریعے سے جلادین لیکن اس امر کی احتیاط رہے کہ اردگرد کے ٹشو نہ جل جادین اس غرض کے حاصل کرنے کے واسطے پیکولین کی ٹھرموکاٹری بہ نسبت گرم لوہے کے زیادہ کارآمد ہے - فرکچر کے اردگرد سے سینگ کی بالائی چھلے کو ایک یا دو انچہ تک بذریعہ ڈرائینگ نائف کے بڑی احتیاط کیساتھ تپلا کردین - ٹوٹے ہوئے سینگون مین ٹار کے ڈریسنگ یقیناً مفید پڑتے ہین سٹاک ہالم ٹار مین کاربالک ایسڈ ملاکر جسمین نصف آنس کاربالک ایسڈ کو ملتا - اور نصف پاؤنڈ ٹار ہو کسی عمدہ لٹھے کے کپڑے کی چند تہون پر لگاکر سینگ کے انجام پر باندھین -

اور ڈریسنگ کے قایم رکھنے کے واسطے دھاگے کو کھینچکر نہ باندھین بلکہ دھاگے کے موڑون کی تعداد اور ماؤف سطح کا لحاظ رکھین - بہ نسبت بٹے ہوئے دھاگے کے ایک فیتہ زیادہ ترمناسب معلوم ہوتا ہے - اوّل اوّل ڈریسنگ کو تیسرے یا چوتھے روز بدلین اور اخیر پر اسکو دیر دیر کے بعد بدلین کیونکہ اسوقت اس سے صرف ایک سہارا دینا مقصود ہوگا - لیکن اول اول اس سے کسیقدر دباؤ پیدا کرنا بھی مقصود ہوتا ہے اول اول سینگ کے انجام پر ایک سن کی موٹی گدی کاربولائزڈ ٹار مین بھگوکر لگانی چاہئے - اور اسکو نہ ہلاوین تاوقتیکہ اسکے اندر سے کلاٹ یا پیپ نکلنی شروع نہ ہوجاوے - ایسے مریض علے العموم اُسوقت معالجے مین آتے ہین جب اُنکا ہموج بند ہوجاتا ہے - اسلئے اس مقام کو باہستگی تمام صاف کرین - اور ڈریس کرنے سے پہلے تمام کلاٹون کو علیحدہ کرلین - لیکن اگر ہموج بند نہ ہو تو گرم لوہے سے سینگ کے کٹے ہوئے سطح کو جلادین - تاکہ خون بند ہوجاوے - کامی نیوٹڈ فرکچر کی صورت مین فرکچر کے مقام کے نیچے امپوٹیشن کرنے پر سوال پیدا ہوتا ہے - اور فرکچر کے سینگ کے قاعدے مین واقع ہونے اور یا اسکے شامل ہونے مین سینگ کی جڑ کے نکالدینے کے فوائد کی نسبت ضرور غور ہونی چاہئے - اِس آخری عمل کی نسبت پیشتر ذکر ہوچکا ہے - اور اسکو قطعی طور پر عمل مین نہین لانا چاہئے تاوقتیکہ مریض کی صورت "سینگ کے مرض" مین مبتلا ہوجانیوالی معلوم نہ ہو - کیونکہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہر ایک سخت مریض بھی خلاف اُمید اور قابل اطمینان شفا حاصل ہوجاتی ہے - جب اِس مقام سے کسی قدر اوپر سینگ ٹوٹ جاوے تو امپوٹیشن نہین کرنا چاہئے تاوقتیکہ تمام ہلتے ہوئے ٹکڑے نکالے نہ جاسکین - کیونکہ قاعدہ ہے کہ ایسے مریض بغیر اپریشن کے اچھے ہوسکتے ہین - اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سینگ کا معمولی طور پر بذریعہ آری کے امپوٹیشن کرنے سے اِس کا انجام ایسا کھلا ہوجاتا ہے کہ اِسکی مرمت مین عملی رکاوٹ کے ظاہر ہونے سے

التیام پانا مشکل ہوجاتا ہے۔ جن فرکچر کے مریضون کے معالجے مین غفلت ہوجاتی ہے۔ اور وہ ابھی چراگاہ سے لائے جاتے ہین وہ بسبب کیڑون کے صلات اور موجودگی زیادہ تر پیچدار ہوجاتے ہین۔ ان کیڑون کو بذریعہ ٹرپن ٹائن آئل کے ڈریس کرکر دفع کرنا چاہئے۔ ڈیکامالی۔ لی نی منٹ۔ یا سیب کے پتونکا پولٹس بھی مفید ہوتا ہے۔ اس آخری طریق کو ہندوستان مین بڑی کامیابی کے ساتھ عمل مین لایا جاتا ہے۔ ایسے مریضون مین دن مین ایک بلکہ دو دفعہ ڈریس کرنا چاہئے۔ اور ہر ایک ڈریس کے وقت کیڑونکو خواہ وہ مردہ ہون یا زندہ بذریعہ فارسپس کے چن لین۔ یہ عمل ایسے تحمل کے ساتھ کرین کہ اسکی تکمیل کوئی فرق نہ رہ جاوے۔ پہلے ہفتے یا دس دن کے بعد ٹوٹے ہوئے ٹنگون والے جانور جو بلحاظ سختی کے اوسط درجے کے ہون کام پر بھیجدینے چاہئین۔ اس شرط پر کہ اگر انکے ڈریسنگ ڈھیلے یا خراب ہوجاوین تو پھر انکو باحتیاط ڈریس کردیا جاوے۔ یا حسب ضرورت انکو باقاعدہ طور پر ڈریس اور امتحان کے واسطے واپس لایا جاوے۔ فوجی یا گاڑی کے بیلون کی نسبت یہ انتظام باطمینان ہوسکتا ہے۔ لیکن تجربے سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام گاڑی والے ایسے احکام کی تعمیل مین علے العموم غفلت کرتے ہین۔ اور اناڑیون اور عطائیون کے معالجون کی طرف زیادہ تر مائل ہوجاتے ہین یا معالجے مین بالکل غفلت کردیتے ہین۔ یا بدسلوکی سے پیش آتے ہین۔ یہان تک کہ مریض اور بھی خراب ہوجاتا ہے۔ اس لحاظ سے ایسے مریضون کو تقریباً تین ہفتے یا ایک مہینے تک شفاخانہ مین رکھین۔ اسوقت تک وہ زخم بالکل التیام پاجائیگا۔ اور صرف اسکی حفاظت کرنی باقی رہ جائیگی۔ کیونکہ التیام یافتہ مقام ابھی نازک ہوتا ہے سینگ کے فرکچر کے نتائج کی نسبت ہم بیان کرچکے ہین کہ اوّل بان ڈزیز یعنی ہینگ کے مرض۔ دوئم سینگ کا ٹھڑا یاجانا۔ سوم سائنس کے آستر کی جھلی مین انفلامیشن کا ہوجانا۔ علاوہ اسکے اور نتائج بھی اضافہ کئے جاتے ہین چنانچہ چہارم ٹمپرل فاسہ مین

ایب سس کا ہونا۔ پنجم اگزاسٹوسس۔ ششم سینگ کا از سر نو اُگنا۔ جن مریضون مین
پیپ پیدا ہو کر نیچے سینگ کی جڑ تک چلی جاتی ہے۔ اُن مین فرانٹل ہڈی جذب
ہو جاتی ہے اور پیپ مختلف سمتون مین پھیلنے لگتی ہے۔ لیکن علے الخصوص نیچے کی
طرف ٹمپرل فاسہ کو جاتی ہے۔ اِس مقام کے نرم گوشت اور نیز ٹمپورل عضلہ مین پیپ
جمع ہونا شروع کرتی ہے۔ اور اخیر پر وہان پھوڑا پھوٹ نکلتا ہے۔ بعد اِسکے کہ آنکھ کی
ساخت مین بہت سا اڈیما پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس خلل سے جو کہ آنکھ مین پیدا ہو جاتا
ہے۔ آنکھ پر سفیدی آکر ہمیشہ کے لئے نظر خراب ہو جاتی ہے۔ بیشتر اِسکے کہ ایسے حادثات
رونما ہون مریض پہلے سے رخصت کر دیا جاتا ہے۔ لیکن پنجرا پول اور ایسے دیگر مقامات
مین اس قسم کے مریض دیکھے جاتے ہین جب فاسہ مین ایب سس بننے لگتا ہے اور اگر
کسی وجہ سے معالجہ کا جاری رکھنا قرین مصلحت ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت مین انیوڈائن
فومن ٹیشن کرنے پڑتے ہین اور جسقدر جلد ممکن ہوتا ہے کلوروفارم سنگھا کر ایب سس کا کھولدینا
ضروری ہوتا ہے۔ اور پھر بذریعہ پچکاری کے انٹی سپٹک سولیوشن سے اُسکو صاف کرتے
ہین۔ اِس طرح پر آنکھ بچ سکتی ہے۔ لیکن مریض جبتک زندہ رہتا ہے ایک قسم کی تکلیف
مین مبتلا رہتا ہے۔ اور یہ ایک معقول وقت تک شفا پذیر بھی نہین ہوتا۔ اِسلئے بجائے
اِسکے کہ مریض کو ایک مصیبت مین مبتلا رکھین۔ اور کلوروفارم سونگھنے کی اُسکو تکلیف دین
تقریبًا ایک چھٹانک بروشی ایٹ آف پوٹاش یا کوئی اور نارکاٹک دوا دیکر اُسکا فیصلہ
کر دین۔ ہفتم ایک بڑا سا لوتھڑا جو تقریبًا دو فیٹ چوڑا تھا اور ساخت مین گلابیولز جو
کہ زیادہ ہڈی کے مادّے سے بنا ہوا ایک بڑی خون کی رگ سے تراوش ہوا تھا اور
سطح سے ایک طویل نوکدار پھل کی طرح اُبھرا تھا۔ اور اِن نوکدار پہلون کا ارد گرد گرانیو
لیشن ٹشو سے جڑا ہو معلوم ہوتا تھا۔ اور یہ بطور ایک نمونہ کے لنڈن ویٹیرنری کالج
کے عجائب خانہ مین بھیجدیا گیا تھا۔ سطح پر بے قاعدہ طور پر سینگ جم آیا تھا۔ اور اِسکے اوپر

اُدھر سے سینگ کے بالائی سطح پھوٹ نکلی تھی۔ اور یہ جون جون پتلا ہوناچاہتا اُسکی قدر طوالت مین بڑھتا جاتا تھا۔ یہان تک کہ اخیر پر یہ ایک پتلا۔ سفید اور ملائم پرت ہوگیا جو کہ اُس نمونہ کی طیاری کے وقت مین خراب ہوگیا۔ اِس لوتھڑے پر کچھ دباؤ معلوم ہوتے تھے جو سینگ کی پیدائش کے واسطے زیادہ تر موافق نظر آتے تھے۔ لیکن یہ زیادہ تر بلند مقامات مین نظر نہین آتے تھے اور شاید اِس وجہ سے کہ اُن پر اکثر رگڑ واقع ہوتی رہتی تھی۔ اگر اِس لوسس ٹھوس معلوم ہوتا تھا اور یہ سارا لوتھڑا ایک ایسی گائے کے سینگ کے انجام سے بذریعہ امپوٹیشن کے حاصل ہوا تھا جسکا سینگ فریکچر کے بعد بہت کس کر باندھا گیا تھا اور پھر اُسکے معالجہ کی نسبت علی العموم غفلت رہی۔ اِس مریض سے بہت کچھ تنبیہ اور تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ گو مجھکو ہندوستان کے مویشیون مین ایسے مریض کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا۔ ہشتم اِسی عجائب خانہ مین ایک اور نمونہ ہے جسکو مین بسبب اُسکے عجیب اور مفید ہونیکے بیان کرنا چاہتا ہون۔ کہین سے تو یہ سُنا جاتا ہے کہ چھپکلی کی ٹانگین از سر نو پیدا ہونے لگی ہین۔ اور کتون کی Dad claws نئی پیدایش کا بھی تذکرہ ہوچکا ہے۔ لیکن میرے خیال مین اِس سینگ کے اُٹھنے کی نظیر بالکل ہی بے نظیر ہے۔ یہ نمونہ جزیرہ فاک لینڈ کی ایک گائے سے حاصل ہوا تھا۔ اصلی سینگ غالبًا اپنے حجم مین چھوٹا سا تھا۔ اور یہ گائے کے پھانسنے کے وقت ٹوٹ گیا تھا۔ اور نیچر نے براہ فیاضی ایک چھوٹا نیا سینگ جسکی گلی مکمل تھی اور جو کہ اصلی اور بڑے سینگ کی ایک شاخ معلوم ہوتا تھا زاویہ قائمہ بناتا ہوا پھوٹ نکلا۔ اِس کیس کی نسبت یہ بات یاد رہے کہ ہمارے پاس اِس امر کی کوئی شہادت موجود نہین ہے کہ یہ سینگ اصلی تھے اور یکے بعد دیگرے برآمد ہوئے۔ کیونکہ شاید اِس کیس مین دراصل دو سینگ ہی پیدا ہونے والے تھے۔ تاہم شہادت سے ایسا یقین کیا جاتا ہے۔ کہ عضو کی اُس تجدید سے اُسکا فطرتی مادہ حملے اور بچاؤ کی نسبت ناقص ہوگیا تھا۔ اور یہ صدمہ جانور

کی ابتدائی زندگی کی حالت مین واقع ہوا تھا۔

اس طرح پر ہم سینگ کے فرکچر کی کیفیت کو مکمل کرتے ہین۔ واضح ہو کہ اس سے اس مرض کی عام اصول اور جراحی کے عملون کی نسبت طالب علم بہت کچھ استعداد بہم پہونچا لینگے۔ تاہم ابھی بہت کچھ معلوم ہونا باقی ہے جس سے سینگ کے فرکچر کے حالات اور اُسکی چارہ گری ایک مکمل صورت مین وابستہ ہین ممکن ہے کہ ایسی صورتون مین عملی غلطیان واقع ہون۔ اور ان صورتون کا تواتر اور ان کی سختی کام کاج کی مویشیون کی سرجیکل حالت مین ایک بھاری حصہ لیتی ہے۔ پُرانے بھدے طریق سخت مریضونکی چارہ گری کے لحاظ سے ناکافی ثابت ہوئے ہین۔ اور نئے عملی طریقون سے کسیقدر فائدہ حاصل بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن انمین ابھی مزید تحقیقات اور تجربہ کی ضرورت ہے پیشتر اسکے کہ ان سے کوئی معتد بہ فائدہ حاصل ہو سکے۔ بعض اوقات تجربہ کے طور پر سینگون پر بڑی بڑی دستکاریون کے عمل کرنے پڑتے ہین۔ جن سے اوّل اوّل تو مایوسی کی اُمید ہوتی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ علم جراحی وہ طریق مسلمہ کے طور پر تسلیم کئے جائینگے۔ خلوص نیت سے کام کرنیوالون کو اشارات مذکورہ بالا سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کون کون صورتون مین تحقیقات کو ترقی دینا چاہئے۔ اور چونکہ بجائے خود یہ ایک وسیع مضمون ہے جو اوپر مذکور ہو چکا ہے اسواسطے مویشیون کے شکستہ سینگون کے حالات یہ کلینکل طور پر ابھی اور بہت کچھ اضافہ کر سکتے ہین۔

سینگون کی نوکونکا خراب ہو جانا۔ صدمہ اور رگڑ کے باعث سے منتج ہوتا ہے اور اس خرابی کو سینگ کی نوک پر ایک پیتل کی ٹوپی چڑھانے سے روک سکتے ہین۔ بعد اسکے کہ کچھ حصہ اوّل اوّل بذریعہ آری کے تراش لیا جاوے۔ یہ ایسی صورت نہین ہے جسمین اوّل اوّل یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان کے بال ایک حد تک بڑھکر ٹوٹنے لگتے ہین۔ یا گھوڑون کے سمونکا سینگ نما مادّہ ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ

سینگ کا بالائی حصہ طبق درطبق ہوتا ہے اور ٹھیک اُسی طرح پر جیسے کہ گھوڑی کے سم کی تلی صورت پذیر ہوتی ہے - بلحاظ عمر کے سینگ کا خارجی طبق اپنے خواص مین ناقص ہوکر ایک سادہ اور مردہ شے کی صورت مین درختون کی چھال کی طرح صرف سینگ کی حفاظت کرتا ہے - اور درختون کی چھال کی طرح اس مین بھی بیرونی حوادث اور خرابیان لاحق ہوتی ہین - اور اسکے بنانیوالے مادّے کی کمزوری کی وجہ سے یہ پتلا اور نازک ہوکر بہت جلد خشک ہونے کو طیار ہوجاتا ہے - اس طرح پر سینگ کے بڑہنے کی طاقت سے اُس جانور کی عام جسمانی طاقت کا اندازہ کیا جاتا ہے - اور یہ ایک مشہور مسئلہ ہے کہ بعض سخت قسم کی جسمانی خرابیون مین علے الخصوص اُس وقت جبکہ فرانٹل سینس کی میوکس پرت مین انفلامیشن ہوجاتا ہے سینگ بالکل ہی گرجاتے ہین -

سینگون کے سینگ دار طبق کا ضایع ہونا بھی کسی صدمے کا نتیجہ ہوتا ہے علے الخصوص اُس وقت جبکہ سینگ اپنے قاعدے کے نزدیک بہت سختی کے ساتھ پکڑا جاتا ہے - اور جانور اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے زور کے ساتھ پیچھے کو ہٹتا ہے - اس مقام کی ساخت ایسی عمدہ اور مضبوط نہین ہوتی جس سے سینگ اور اسکا محس حصہ باہم نہایت استحکام کے ساتھ متوصل ہون جیسا کہ گھوڑے کے پاؤن سے ظاہر ہوتا ہے - اور جس رخ پر جانور اپنے چھڑانے کے واسطے زور لگاتا ہے وہ ایک ایسی خلاف صحت صورت ہے کہ اس سے سینگ بسہولیت کھسک جاتا ہے اور پھر محس اپنی ساری طوالت مین برہنہ ہوجاتا ہے - اس سے خون تو جاری ہوتا ہے مگر تھوڑا - اور اسکے سطح پر سینگ کا پتلا پرت جمنے کے لئے تھوڑے عرصے کی ضرورت پڑتی ہے - یہ پرت جلد جلد موٹا ہونے لگتا ہے - اور اس طرح پر سینگ ازسرِنو مضبوط ہونے لگتا ہے لیکن تاہم کچھ عرصے تک نرم اور نازک بنا رہتا ہے - صدمے کے بعد فی الفور کاربولائزڈ ٹار بینڈیج لگانا چاہیئے - تاکہ وہ محس حصہ خاک دھول سے بچا رہے - اور ہوا اور دیگر

خراش اور چیزون سے بھی محفوظ رہے۔ بعض اوقات غیر ممکن طور پر سینگ ڈھیلے پڑ جاتے ہین۔ اور ان سے کسی مقامی اور جسمانی مرض کا شبہہ ہوتا ہے۔ اگر دونون سینگ مبتلا ہوجاوین تو پھر جسمانی مرض کے ہونے مین شبہہ ملتنہین رہتا جس طریق پر سینگ بڑہنے لگتا ہے ممکن ہو کہ اسمین اسوقت غبار یا بطور رفاران باڑی کے گھس جاوین جیسے کہ ہاتھی کی سونڈ مین کوئی گولی گھس جاتی ہے۔ یا درخت کی چھال مین کوئی کنکر یا پتھر پھنس جاتی ہے۔ بہ نسبت کسی عمی صورت کے یہ ایک تعجب خیز امر ہے۔ اور آئندہ کو یہ طریق مویشیون کے نشان بنانے کے واسطے کارآمد ہوگا۔ اور انکی داغ دینے کی ضرورت کم ہوجائیگی۔ خاص طور پر سینگ پر داغ لگانا بہت ہی مفید معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ داغ گھسکر بہت جلد محو ہوجاتے ہین۔ اور سینگ کو کاٹنے سے جلد دفع بھی ہو سکتے ہین۔ بعض کبھی پر ایسا بھی کرتے ہین کہ سینگون کو کسی مصالحہ کے ذریعے سے یا کسی اور طریق سے ڑادیتے ہین۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے کافر لوگ اپنی بھینسون کے سینگون کو اپنی مرضی کے موافق بنا لیتے ہین۔ اور ان کے اپنی اپنی بھینسون کے سینگ بنانے کے مختلف طور ہوتے ہین۔ کبھی سینگون کو پتلا کیا جاتا ہے۔ اور مختلف مقامات پر اسکی مختلف صورت بنائی جاتی ہے۔ یہ طریق آزمائش کے قابل ہین کیونکہ ان سے سینگ کی بالیدگی کی خرابیان اور نقص رفع ہو سکتے ہین۔ جیسا کہ بعض اوقات ان سے مویشیون کو تکالیف لاحق ہوتی ہین۔ اور اُن کی قیمت مین بھی فرق آجاتا ہے۔ ان خرابیون مین سے اکثر اوقات سینگون مین جو خرابی واقع ہوتی ہو وہ یہ ہے کہ اُن مین ایسی قسم کے خم اور پیچ پیدا ہوجاتے ہین کہ اُن کی نوک سر پر لگ کر رگڑ شروع کر دیتی ہے۔ اور اُس مقام پر السرشن شروع ہوجاتا ہے۔ اور یہ نقص جب آنکھ پر ظاہر ہوتا ہے تو اور بھی مضر ہوجاتا ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اس سے آنکھ کی ساخت خراب ہوجاوے۔ اب یہ امر دیکھنے کے قابل ہے کہ مالکان مویشی

اس خرابی کو کہانتک بڑھتے جانے کی اجازت دیسکتے ہین - اگرچہ یہ خرابی سینگ کی نوک کو بذریعہ آری کے تراش دینے سے رفع ہوسکتی ہے - بغیر اسکے کہ اُسکو کسی قسم کی تکلیف ہو یا وہ اپنے معمولی کام سے رکا رہے - اور سینگ کے محسن حصون مین بھی کسی قسم کا ضرر واقع نہین ہوتا - اس خفیف سے عمل کو وقتاً فوقتاً دُھرانا پڑتا ہے - لیکن اس امر کی کوشش ہونی چاہئے - کہ سینگ کے محدب سطح کو زیادہ تراش کر اُس کے رُخ کو بدل دینے کی کوشش کرین - یہانتک کہ سینگ بہ تدریج پتلا پڑجاوے - وہ تاثیرات جن سے جسمانی طور پر سینگ کی صورت پذیر ہونے مین حرج واقع ہوتا ہے - موروثی استعداد کے بعد وہ حالت ہے جو اعضاے تناسل سے تعلق رکھتی ہے - چنانچہ خصی کرنیکے بعد سینگون کی شکل اور صورت مین تبدیلی واقع ہوتی ہے - اور ہندوستان مین مویشیون کے سینگ جو باہم مساوی نہین ہوتے اُن کی غالباً یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ خصی کرنیکے وقت ہندوستان مین ہر دو جانب سے مساوات کے لحاظ کی احتیاط نہین کی جاتی - ہرن کے سینگون کی شاخون پر اُسکے خصیون پر ضرب و زخم لگنے سے بہت کچھ اثر ظاہر ہوتا ہے - اور اسی قیاس پر مویشیون کے سینگون کی بالیدگی پر بھی ایسے صدمات کا مضر اثر پڑتا ہے - جس حصے پر ضرب و زخم کا اتفاق ہوتا ہے اُسی طرف کا سینگ بھی متاثر ہوجاتا ہے - ہندوستان مین سینگون کے علیحدہ کردینے کا عمل مویشیون کی جوانی کی حالت مین نہین کیا جاتا - مگر اُن صورتون مین کہ جب کوئی ضرب و زخم کا صدمہ پہونچے - یا اُن مین کوئی مرض لاحق ہوجاوے - لیکن تھوڑے عرصے سے پروفیسر **والس** صاحب نے اس امر کی طرف توجہ کی ہے کہ ترچنا پلی مین سینگونکی پیدائش کے روکنے کے واسطے نوجوان جانورون کے سینگ اُگنے کے مقام کو گرم لوہے سے جلا دیا جاتا ہے - اس مصنوعی طریق سے ایسی نسل حاصل کی جاتی ہے کہ جو بلحاظ سینگون کے نہ ہونے کے مونی کہلاتی ہے -

میرے نوٹ بک مین ایک ایسے مریض کا ذکر ہے۔ جس مین ایک گائے کی ایک کان کی نوک سے سینگ پیدا ہوا۔ اور اس طرف سینگ قدرتی مقام پر سینگ کا کوئی نشان موجود نہین تھا۔ اور سر کی دوسری جانب سینگ معمولی طور پر موجود تھا۔ یہ صورت ایک ایسے جانور مین پائی گئی جو انگریزی نسل کا تھا۔ اور یہ ایک مادر زاد عجیب الخلقت ہونیکی عمدہ نظیر ہے۔

سینگ کی جڑ کے اردگرد بعض اوقات وہان کی جلد مین اکزیما کے آثار پائے جاتے ہین اسکا ٹھیک سبب تو معلوم نہین۔ اسکا کاربولائیزڈ ٹار سے علاج کرنا چاہئے یا اکسائڈ آف زنک اینٹ منٹ یا کیلا مین اینٹ منٹ یا کوئی اور اسٹرینجنٹ شے لگانی چاہئے۔ اسکا ٹھیک سبب ہمیشہ معلوم نہین ہوتا۔ لیکن بعض اوقات گنڈے اور تعویذون کے باندہنے سے یہ صورت واقع ہوتی ہے۔ اور جب یہ اکزیما پیچھے کیطرف واقع ہو تو اُسوقت تانت سے اس کا وقوع مین آنا خیال کیا جاتا ہے۔ جو یا تو زیادہ ترکسی ہوئی رہتی ہے۔ یا بے احتیاطی سے اُسکو کہینچا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ تانت جلد مین گُھس جاتی ہے۔ علاج کے طور پر ایسی تانت کو نکال ڈالین۔ اور سادہ سادہ علاج ایسی صورت مین کفایت کریگا۔ لیکن بعض اوقات یہ شکایت بہت ہی ہٹیلی ہوجاتی ہے اور سینگ کے مادہ مین انفلامیشن پھیل جاتا ہے۔ اور اس کو بذریعہ ڈرائنگ نائف کے ایسے مقامات سے رفع کرنا پڑتا ہے جہان یہ نرم او راندر اندر پھیل گئی ہو۔

کواٹر آف دی ہارن۔ یعنی (جائے سینگ) بھی وقتاً فوقتاً واقع ہوتا رہتا ہے۔ لیکن شاذونادر اسکے علاج کے واسطے کسی سائنس یا سائینسونکا اپریشن کرنا پڑتا ہے اُن پر سے سینگ کو علیحدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور ا ری ٹیشن کے باعث کو نکالنا پڑتا ہے جسکے بعد اُس ماؤف حصہ مین التیام کی صورت بلد ظاہر ہوجاتی ہے۔ کرانوجی نس ٹشو کی سادگی کی وجہ سے اسکا انفلامیشن سینگون کے گرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اور اسمین

ایسی پیچیدگیاں ظاہر نہیں ہوتیں جو اسی طرح کے پاؤں کی ساخت میں واقع ہوتی ہیں
بظاہر سینڈ کریک (   ) سیڈی ٹو (   ) فالس کنکر (   ) اور کنکر
سینگ کے پیتالوجیکل حالت میں کوئی نظیر نہیں رکھتے۔ تاہم باایں ہمہ پیڈل اور
کارنیوال کرالوجی نس اور سینگ کے امراض کا باہم مقابلہ کرنیسے بہت سی قیمتی باتیں
اور مفید رائیں حاصل ہوسکتی ہیں۔

نوزائیدہ جانوروں میں امبلای کل کے نقصانات کے بچاؤ کی احتیاطیں

بچھیروں، بہروں اور بچھڑوں میں پیدائیش سے چند دنوں بعد تیز مہلک امراض کا متواتر واقع ہونا قیمتی جانور کی ہلاکت کا باعث ثابت ہوا ہے لہذا یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ ان امراض کے دفعیہ کے لئے جو تجویز کیجاوین وہ جہانتک ممکن ہو خوب مشتہر کرنی چاہئیں۔

یہ تحقیق کیا جاچکا ہے کہ مرض کی خواہ کیسی ہی شکل ہو یعنی خواہ وہ صرف جگر کا ضرر ہو یا پری ٹونیم کا خواہ پلورا کا یا پری کارڈیم کی پھیپھڑوں کی ہو یا جوڑوں کی سبکا ہمیشہ ایکسان اثر ہوتا ہے۔ یہ امبلای کل کے نقصانات کا نتیجہ ہوتا ہے جو کہ پیدائیش کے وقت یا اس سے تھوڑی دیر بعد اس زخم کے ذریعہ جو کہ امبلای کل کارڈ کے پھٹنے سے ہوجاتا ہے وقوع میں آتا ہے۔

اس مرض سے بچانیکے لئے ہمکو چاہئے کہ پیدائیش کے بعد جہانتک جلد ممکن ہو ہدایات ذیل عمل میں لانی چاہئیں:-

اوّل - امبلای کس کو ایک اسپنج کے ذریعے جو کہ تین فیصدی کے کاربالک سلوشن

مین جوش دیا گیا ہو۔ باحتیاطاً دھو ڈالو۔

دوم ۔ ابلای کس کو ایسے ہی دوسرے اسپنج کے ٹکڑے سے خشک کر ڈالو۔

سوم ۔ کارڈ پر سو حصہ چربی اور پندرہ حصہ بوراسک ایسڈ کے مرہم سے مرہم پٹی کرو۔

چہارم ۔ یہ مرہم صرف پانچ روز تک لگاؤ۔ جو اِن جانورون کو بہت صاف جگھون مین رکھنا چاہیے۔

مضمون تھیراپیوٹکس یعنی خواص ادویہ

ایپ پھیلمیا کے علاج مین الیسیرن کا استعمال

الیسیرن کا فعل یہ ہے کہ ایپ تھیلمیا مین سپوریشن کے عمل کو یہ کم کر دیتی ہے اور اُس مرض کے علاج مین نہایت عمدہ دوا ہے۔ ذیل کا نہایت عمدہ طریق اس دوائی کے لگانیکا ہیوری لنٹ کنجنک ٹاواٹمیس مین دریافت ہوا ہے:-

ہر دو دو گھنٹہ کے بعد آنکھون کو جاذب روئی سے صاف کرنا چاہیے۔ اور کھانیکے نمک کے ایسے عرق سے صاف کرنا چاہیے کہ جسمین سات حصہ نمک اور سو حصہ پانی ہو یا بوراسک ایسڈ تین حصہ اور سو حصہ پانی ہو۔ ہر صبح الیسیرن کے ایسے عرق کا ایک قطرہ آنکھ مین ڈالنا چاہیے۔ جسمین ایک حصہ الیسیرن اور تین سو یا چار سو حصہ پانی ہو۔

اگر کارنیا مین چپٹ پڑگئی ہون تو آنکھ مین دو فیصدی عرق نایٹریٹ اف سلور کا مریض کنجنک ٹایوا پر لگانا چاہیے اور تب تین دفعہ یومیہ ایسا عرق الیسیرن آنکھ مین ڈالنا چاہیے جسکی طاقت ایک حصہ الیسیرن اور دو سو حصہ پانی کی ہو۔

ہالوکین ۔ یہ ایک نئی دوائی کارنیا کی حس دور کرنیکے لئے نکلی ہے۔ کارنیا کے حس دور کرنے کا معمولی طریق بذریعہ عرق دو فیصدی کوکین کے تھا۔ لیکن اس مین کئی نقص تھے۔ ایک نیا جو ہر حال مین دریافت ہوا ہے جسکا نام ہالوکین

ہے اور جو کوکین سے بھی زیادہ مفید پایا گیا ہے اور جو مختلف امراض چشم کے علاج مین کوئی ہرج بھی پیدا نہین کرتا اگر ایک قطرہ ہالوکین کے ایسے عرق کا آنکھ مین ڈالین جو ایک فیصدی پانی مین حل کیا گیا ہو اور بعد پندرہ سکنڈ کے ایک اور قطرہ آنکھ مین ڈالین اور پھر پندرہ سیکنڈ کے بعد ایک اور قطرہ ڈالین تو ہم تین منٹ کے عرصہ مین آنکھ کی کامل بے حسی پیدا کر سکتے ہین اور اس مین پتلی پھیلتی نہین نہ درد ہوتا ہے اور نہ کسی طرح آنکھ کے موقع بصارت مین تبدیلی ہوتی ہے جسکو ایکوموڈیشن آف آئی بولتے ہین۔

آیوڈائیڈ آف اسٹارچ - اب ہم اپنے ناظرین کی توجہ ایک ایسی دوا کی طرف لانا چاہتے ہین جو تاحال مطب بیطاری مین کم استعمال ہوتی ہے۔ یہ دوا ایوڈائیڈ آف اسٹارچ ہے۔ ایوڈین کا اثر تو اچھی طرح معلوم ہے اور اسی کے وجود سے ہی ایوڈوفارم مین خواص شفا پائے جاتے ہین جو ایسی مفید دوا زخمون کے علاج کے لئے ہی۔ ایوڈائیڈ آف اسٹارچ ہارونٹ کے زخمون کے لئے تو خاص ہی مفید ہے۔ بلکہ ایوڈوفارم کی جابجا معمولی چٹون اور زخمون کے علاج مین بطور اینٹی سیپٹک کے فائدہ سے استعمال ہوسکتی ہے۔ آسانی سے یہ ٹنکچر آیوڈین ایک حصہ اور نشاستہ دو حصے ملانے سے طیار ہوسکتی ہے۔ اس مرکب کو ہوا مین سوکھنے دین اور خشک شدہ ایوڈائیڈ آف اسٹارچ کو دوائی خانہ کے مرتبان مین ڈال کر رکھ چھوڑین اسکا سیاہ نیلا سا رنگ ہوتا ہے اور جب یہ پرانا ہو جاتا ہے تو اسمین سے کسیقدر بو مثل ہیڈرو کلورل کے نکلتی ہے۔ اس سے انگلیون پر داغ نہین لگتا خواہ یہ گیلی بھی ہو یہ ایسے زخمون کے لئے نہایت مفید بھی ہے جو ساز کی رگڑ سے پیدا ہون۔ ایوڈائیڈ آف اسٹارچ کے سفوف مین وہ بدمزہ بو نہین ہوتی جو آیوڈوفارم مین ہوتی ہے۔ یہ اری ٹنٹ تاثیر نہین رکھتی اور نہ مثل ایوڈوفارم کے زہر ہے یہ فی الواقع دافع عفونت پوڈر

ہے اسکی تاثیر مثل ابسار بنٹ کے ہے اور یہ خشک کرتا ہے۔ ٹیٹ نس کا بیسی لس مارنے مین اس کا یقینی اثر ہے ہم نے اس پوڈر کو کالج کے مطب مین کئی بیمارون پر آزمایا اور بہت کامیابی حاصل ہوئی اس مین آیوڈوفارم کے فائدے بہت ہین اور نقص کم ہین علاوہ برین یہ بہت سستا ہے اور اسمین بدمزہ بو بھی نہین۔

کروسیو سبلی میٹ۔ یا دار چکنا یا رس کپور۔ یہ نہایت زبردست اینٹی سیپٹک ہے اور ہندوستان مین آسانی سے عام طور پر مل سکتا ہے جہان بازارون مین دار چکنا کے نام سے بکتا ہے۔ اس کا سلوشن ایک فی ہزار کی طاقت کا تمام بیکٹیریا کے جرم یا بیج کو غارت کر دیتا ہے۔ ہم اسکو پرکلورائڈ آف مرکری ایک حصہ کلورائڈ آف سوڈیم ایک حصہ پانی ہزار حصہ ملا کر طیار کر سکتے ہین۔ اگر ہماری غرض یہ ہو کہ اس عرق کا ارتکاب یا بناوٹ تبدیل نہ ہو جبکہ ارگینک چیزون کے ساتھ آلگے تو ہمین پانچ حصہ ٹارٹیرک ایسڈ کے ملا دینی چاہئین۔ اسکی تاثیر زخمون پر لگانیسے خراش پیدا کرنیکی ہے اگر میوکس ممبرین پر لگایا جاوے تو اُن کو خشک کر دیگا۔ جلد پر لگانے سے چھلکے اوترتے ہین پتلی جلد والے گھوڑون مین اگر ایک فی ہزار حصہ والا عرق جلد پر لگایا جاوے تو اُس سے خفیف سا اکزیما پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس عرق کو لگاتار کئی دنون تک لگایا جاوے تو خوف زہر کے ہو جانیکا ہے اگر زہر کی علامات اس طرح معلوم ہون کہ ایک گھوڑا جسپر کروسیو سبلی میٹ کا ڈریسنگ لگایا گیا ہے مُنہ سے لعاب نکالے تو کروسیو سبلی میٹ کا ڈریسنگ فوراً بند کر دینا چاہیے تاکہ یہ دقت پیش نہ آوے ہم ایک حصہ فی چار ہزار حصہ کی طاقت کا عرق استعمال کرتے ہین۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پرکلورائڈ آف مرکری دھاتون پر اثر کرتا ہے اور اوزارون کو بہت جلد خراب کر دیتا ہے اسلئے یہ اُن کے ڈسین فیکٹ کرنیکے لئے کسی حالت مین بھی استعمال کرنا نہین چاہیے۔

بنولا - اِس ملک مین بنولا مویشیون کو کہلانیکے لئے بہت برتا جاتا ہے اور یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ یہ نہایت عمدہ غذا ہے یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ بنولون مین ایک زہریلا جوہر ہوتا ہے جو سرد پانی مین حل ہو جاتا ہے ۔ اور انت کی نالی مین خراش پیدا کرتا ہی ۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بڑی مقدار بنولے سے زہر کا ہو جانا ممکن ہی ۔

مُنہ کُھر بیماری کے میکرو ارگے نیزم یا باریک جرم ۔ اسٹار کو ویسی صاحب نے دریافت کیا ہے کہ مُنہ کھر کی بیماری کا ارگے نیزم یا جرم ایک بیس لس ہے ۔ یہ حرکت کرنیکے قابل ہوتا ہے اور چھ ماہ تک اپنی تُندی قایم رکھ سکتا ہے یہ جرم یا ارگے نیزم ہمیشہ لعاب دہن پانو اور زبان کے ابلون مین نہین پایا جاتا تاہم یہ خون جگر اور تلی مین پایا جاتا ہے ۔

ڈاکٹر کوچ جنہون نے وباء مویشیون کی علاج روک کو دریافت کیا ہی ۔ فی الحال اِس ملک مین تشریف رکہتے ہین ۔ اُن کو اپنی سرکار سے ہدایت ہوئی ہے کہ وہ ہندوستان مین اِس مرض کی تحقیقات جاری رکھین اور اگر ڈاکٹر کوچ کے طریق علاج اِس ملک کے مناسب حال پائے گئے تو محکمہ ویٹیری نیری یا بیطاری کے لئے ایک وسیع میدان کُھل جائیگا اور یہ محکمہ بھی بڑہ جائیگا اور اِس کا اِنتظام بھی عمدہ ہو جائیگا ۔ یہ بھی اُمید کی جاتی ہے کہ وہ طریقہ کہ جس سے مرض کے مردہ حیوانونکی بایل لیکر تندرست جانورون کے زیرِ جلد پچکاری کی جاتی ہے اور اِس طرح سے اُس مرض سے نجات حاصل ہوتی ہے عملی طور پر ہو سکیگا اور اِس کا اجراء ہندوستان مین جلد ہو جائیگا ۔

ویٹیری نیری کپتان **ایچ - ایم - میکسویل** صاحب تین مہینے کی رخصت پر تشریف لے گئے اور ویٹیری نیری لفٹنٹ **واکر** صاحب بجائے اُن کے سپرنٹنڈنٹ سیول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ بلوچستان اُن کی ایام رخصت مین کام کرینگے ۔

گارجڈ ریومن کا اپریشن - ایک بھینس پر

[ایک اناڑی جاٹ کے ہاتھ سے]

مرسلہ سید سردار شاہ گیلانی - ہوس سرجن ویٹیرنیری کالج لاہور

مورخہ ۳ - اپریل ۱۹۰۶ء کی صبح کو ایک شخص مسمیٰ بھان سنگھ جاٹ سکنہ موضع بھسین تحصیل وضلع لاہور ایک مریض بھینس سیاہ رنگ اور بہت قدآور معالجہ کیلئے شفاخانہ لاہور ویٹیرنیری کالج مین لایا - اور بیان کیاکہ کوئی ۲ ہفتہ کا عرصہ گذرا ہے کہ اس بھینس نے بہت سا سبز چارہ کھالیا - اور کوئی ½ گھنٹہ خوراک کھانے کے بعد اس کا پیٹ اپھر گیا - جانور نے جگالنا بند کردیا - اور بہت سست اور بی آرام ہوگئی رفتہ رفتہ پیٹ اسقدر پھول گیا کہ دم لینے مین بھی دقّت پیدا ہوئی - اسلئے مناسب سمجھا کہ اسکو گاؤن مین لیجاوین (کیونکہ مریضہ گاؤن سے کچھ فاصلہ پر ایک کنوئین پر بندھی ہوئی تھی) اور وہان کچھ تدبیر علاج کیجاوے - جب بمشکل چلکر کچھ دور کنوئین سے پہونچی تو اسکی ٹانگین لڑکھڑانے لگین اور بہت کمزور اور چلنے کے ناقابل ہوگئی - اور قریب تھا کہ گرجاوے اور جان دیدیوے اسلئے مالک نے اسکے پیٹ کی بائین طرف جہان سے پیٹ بہت پھولا ہوا تھا - درانتی سے ایک بہت بڑا چھید کردیا - جس سے معدہ کی ریح نکل گئی اور جانور کو کچھ افاقہ اور ہوش آئے - اب اس سوراخ کی راہ زمیندار نے کچھ مقدار چارہ کی بھی او جھڑی سے نکالکر باہر پھیکدی اور تب بھینس کو آہستہ آہستہ چلاکر گاؤن مین پہونچایا - اور ایک ہوشیار موچی کو بلاکر زخم کو اس سے سلوایا - موچی نے معدہ کی دیوار کے زخم کو تو نہ سیا

بلکہ کھلا چھوڑا اور بیرونی طرف دیوار شکم کے چمڑے کو سن کی موٹی ستلی سے سی دیا۔ اسلئے معدہ کی آلایش اور ریح ہر وقت بیرونی زخم سے باہر خارج ہوتی رہی اور اُسے اِندمال نہ ہونے دیا - اور زخم بہت مَیلا کچیلا رہنے کے سبب گندہ ہوگیا۔ اور اُس مین سلفنگ شروع ہوگیا - اور چند روز کے بعد زخم کے دونو لب جہان پر ٹانکے لگے ہوئے تھے بیجان ہوکر گر گئے - اور زخم بالکل گول ہوگیا اور اُس سے بہت بدبو آتی تھی - اور معدہ سے سبز رنگ کی اَلایش اور فضلہ ہر وقت زخم کی راہ گرتا رہتا۔ اور بائین طرف دیوار شکم سب اُسکے سبب مَیلے اور آلودہ ہو رہے تھے۔

جب ہمنے مریضہ کے زخم کا امتحان کیا تو معلوم ہوا کہ معدہ کے زخم کے لبو نمین بھی مردار اور تعفّن شروع ہے - اور دیوار معدہ - دیوار شکم سے سٹ گئی ہے - (یعنی بالکل ایڈھیزن ہوگیا ہے) اسلئے معدہ کے زخم کے لبون کو باہم ملا کر سی دینا محال ہے اور نیز یہی وجہ تھی کہ معدہ کا فضلہ پرٹیونیل کیوٹی مین نہین جاتا بلکہ بیرونی زخم سے ہوکر باہر گرتا رہتا ہے - اور اِس سببے مریضہ جان بر ہوگئی ورنہ اگر معدہ کی اَلایش پرٹیونیل سیک مین چلی جاتی تو جانور ضرور مر جاتا -

چونکہ متواتر اوجھڑی کا پتلا فضلہ زخم کی راہ بہتا اور اُسکو میلا کر دیتا تھا اِسلئے سبسے پہلے اوجھڑی کے خالی کرنے کا بندوبست کیا یعنی غذا کو ہاتھ سے زخم کی راہ باہر نکالکر پھینکدیا - بعد ازان صاف پانی سے زخم کو اچھی طرح دھوکر صاف کیا معدہ کے زخم کے لبون پر جو گندے چھیچڑے تھے اُنکو اور نیز بیرونی زخم کے مردار حصّے کو چاقو اور مقراض سے کاٹکر علیحدہ کیا بعد ازان یہ کوشش کی کہ کسی طرح اوجھڑی کے زخم مین ٹانکے لگائے جاسکین لیکن اِسمین بالکل ناکامی ہوئی اسکی وجہ یہ تھی کہ معدہ کی دیوار - دیوار شکم سے جُٹ گئی تھی اور درمیان سے بہت سا ٹکڑا معدے کی دیوار کا کٹ کر علیحدہ بھی ہوگیا تھا - اور گول کشادہ زخم ہو رہا تھا - اِسلئے

اُسکے کنارون کو باہم ملاکر سینا غیر ممکن تھا۔ اور معدے کی ایڈھیزن یعنی اِتصال کو دیوار شکم سے علیحدہ کرنا بالکل خلاف مصلحت تھا اسلیئے اُسکو کھلا چھوڑنا پڑا اَب بیرونی زخم مین ٹانکے لگانے کی کوشش کیگئی مگر اِسمین بھی کامیابی ہوئی اور اسکی یہی وجہ بھی تھی کہ زخم کے لبون کا بہت بڑا حصّہ بیجان ہوکر گر گیا تھا اور زخم بالکل گول شکل کا تھا۔ اور اسقدر کشادہ کہ دونو ہاتھ بہ آسانی اُسمین جا سکتے تھے اور اُسکے کنارے باہم ملانا دشوار بلکہ غیر ممکن تھا۔ اور نیز یہ بھی خیال ہوا کہ چونکہ اندرونی زخم کھلا ہے اِسلئے زخم کو بند کرنا اچھی تدبیر نہین اِسلئے بیرونی زخم مین ڈھیلے ڈھیلے ۳ ٹانکے اِس خیال سے لگا دئے کہ ڈریسنگ کا پھاہا اُسمین اٹکا رہے اور روزمرہ ۳ دفعہ کاربالک آئل سے اُسے ڈریس کرکے باریک سَن کاربالک آئل مین ترکرکے (کاربولائیزڈ۔ ٹو) اُسمین بھر دئے جاتے تھے۔ اور مریضہ کو پتلی اور زود ہضم خوراک دیجاتی رہی۔ (دودھ۔ اش ارد گندم والسی وغیرہ) اور دس بارہ روز تک گھاس اور سبز چارہ قطعًا بند کردیا گیا۔ ڈریس شروع کرنے سے تیسرے روز بعد زخم نے تندرست حالت رفتار کی اور بدبو وغیرہ سب رفع ہوئی اور سطح زخم پر تندرست پیپ پیدا ہوئی اور سوراخ زخم ہونے لگا۔ بارھوین روز زخم بہت تنگ ہوگیا جسمین ہاتھ نہین جا سکتا تھا۔ اور ٹانکے ٹوٹ گئے اِسلئے اور تازہ ٹانکے لگائے گئے۔ اور ڈریسنگ حسب المعمول ۳ دفعہ جاری رکھا۔ مریضہ کو تھوڑی مقدار مین سبز چارہ بھی دینا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ سولھوین [16] روز تک زخم بہت تنگ ہوگیا۔ اِسلئے بھینس کو پوری مقدار سبز چارہ کی دیگئی۔ بیسوین [20] روز اگلے ٹانکے نکالکر اور مضبوط ٹانکے کس کر لگا دئے گئے۔ اور ڈریس وہی جاری رکھا آج مورخہ ۲۶- اپریل کو زخم بالکل تنگ اور تندرست حالت مین ہے اور بمشکل دو تین انگلیان اِسمین جاتی ہین۔ روزمرہ تنگ ہوتا جاتا ہے۔ مریضہ بالکل

تندرست حالت مین ہے۔ خوراک اچھی کھاتے اور کنڈشن مین بہت ترقی کر گئی ہے۔ اور امید ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر بالکل شفایاب ہو جاویگی۔ لیکن مالک اب اُسے واپس گھر لے جانا چاہتا ہے۔ فصل کاٹنے کا موسم ہے اسلئے وہ خود یہان حاضر نہین رہ سکتا۔ اور نہ بھینس کو تنہا چھوڑنا چاہتا ہے۔ اسلئے ایک بوتل کاربالک آئل کی اُسے دیگئی ہے اور روزمرہ ۲ دفعہ ڈریسنگ کرنے کا طریق وہ خود بخوبی سیکھ گیا ہے۔ اسلئے مریضہ کو شفاخانہ سے ڈسچارج کیا گیا۔

سید سردار شاہ گیلانی

جنابعالی گزارش ہے کہ کمترین اس کیس کو حضور کیخدمت مین بمراد اندراج رسالہ طب حیوانات ہندار سال کرتا ہے اُمید ہے کہ آنحضور اسکو درج رسالہ مذکور کرادینگے۔ تحریر تاریخ ۱۸ مارچ ۱۸۹۷ء:۔

کیس امپر فونڈیشن آف اینس اور لوا

پہلے اپنے بھائی زمیندارون کی غفلت پر افسوس کیا جاتا ہے کہ جب تک کسی مریض پر اپنی کارگری ختم نہ کرلین اور قریب نقصان نہ پہنچ جاوین تب تک کسی طبیب انسانی و حیوانی کے پاس اپنے مریض کو نہین لیجاتے۔ یہی سبب ہے کہ وہ اوّل درجہ کے نقصان اُٹھاتے ہین۔ کیس مذکورہ بالا جسکی بابت کہ نیاز مند عرض کرتا ہے۔ یہ بچھیا پیدا ہونیکے ایک ہفتہ بعد میرے پاس اُس حالت مین لائی گئی جبکہ بالکل ایسی نڈھال اور کمزور ہوگئی تھی کہ دیکھنے سے لوگ کہتے تھے کہ اب مرجاویگی۔ شاید اُسکے مالک کا میرے پاس لے آنا ہی گویا خداوند کریم کو اُسکی زندگی کے بڑھانیکا سبب ہوگا۔ اور کسی گوتا نہ نے کسی نوکدار دغنی

سے اُسکی مقعد پر سوراخ بنانیکے واسطے داغ بھی دیا ہوگا جسکا نشان بالکل دُم کی جڑ مین لگا ہوا تھا۔ غرضیکہ بالکل مریضہ کا کام قریب الاختتام ہوگا جبکہ وہ بتاریخ ۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کو لائی گئی حالانکہ کمترین نے اپریشن شروع کیا مگر یہہ خیال تھا کہ شاید اثناء اوپریشن ہی مین کام ختم ہو جائے۔ پہلے تو اُسکی مقام مقعد پر جہانکہ چھوٹی رسولی کی مانند اوبھار معلوم ہوتا تھا شگاف دیا اُسکی ایک خشک مینگنی برآمد ہوئی تو اُس نے آنکھ کھولکر سانس بھی لیا۔ اب اُسکی اندام نہانی مین بھی ٹھیک تقریبًا ۱½ انچ لمبا شگاف دیا اور انگشت شہادت آہستہ داخل کرتے ہی پیشاب بھی خارج ہوا تو بچھیا کی حالت ہوشیاری مین پائی گئی۔ اُسکے مالک کو ۲ اونس دیسی شراب مین ایک اونس پانی ملا کر دیا اور کہا کہ روئی کے پھوئے سے اسکے مُنہ مین تھوڑی تھوڑی دیر بعد چوائے رہو اور اُسکو سہارا دیکر اُسکی مان کے تھنون سے لگایا تو ٹھیک اوپریشن کے پانچ گھنٹہ بعد اُس نے تھوڑا مُنہ چلایا اور تھنون مین سے دودھ پیا اور اُس کا کار بالک آئل ڈریسنگ ہمراہ شافہ باریک کوفتہ سن سے کیا گیا اور پانچ روز تک مریضہ کو زیر نگران خود رکھا گیا جب وہ بالکل ہوشیار ہوکر اپنی مان کے پاس کھڑی رہتی تھی۔ اب بتاریخ ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء اُس کا معائنہ کیا گیا تو بالکل تندرست ہو گئی۔ اور اُسکا ڈریسنگ بھی ہوشیاری سے مالک بچھیا مذکور اپنے ہاتھ سے اُس ہی طرح جیساکہ بتلایا گیا تھا کرتا رہا۔ بہت جلد کامیابی حاصل ہوئی۔

کمترین عبدالرحمن ویٹیری نیری اسسٹنٹ
پرگنہ بلب گڈہ ضلع دہلی

فلیریا اکیولائی یا ورم ان دی آئی
یعنی مونجا

بحضور جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹیری نیری کالج لاہور ایڈیٹر انڈین ویٹیری نیری جرنل

جنابعالی - کیس سرجری ذیل کو انڈین ویٹیری نیری جرنل مین اگر فائدہ مند متصور ہو تو برائے افادہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان درج فرماکر مشکور فرماوین ۔

۳ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کی شام کو مین اجیٹن ہیو صاحب بہادر کے بنگلے پر آن کے ایک دو بیمار گھوڑون کے ملاحظہ کو گیا - تو اُنکے اردلی نے مجھکو کہا کہ مسمے ٹاکس عرف بی پولو پونی کی آنکھ سے آج آنسو جاری ہین - اور صاحب بہادر کو رپورٹ کرنے پر حکم ملا ہے - کہ آپ کو اُس کا ملاحظہ کرایا جاوے - مین نے ملاحظہ کیا تو آنکھ سے آنسو جاری اور اُپاسٹی کارنیا معلوم ہوئی - مین بباعث شام کی اندھیری کے اُس وقت اچھی طرح امتحان نہ کرسکا - مین اردلی کو حکم دے آیا کہ صبح کو ٹٹو کو ہسپتال مین لاؤ - تاکہ اچھی طرح سے امتحان کرکے افتھلمیا کا سبب معلوم کرسکون - چنانچہ صبح کو اُس کا ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوا کہ آنکھ کی انٹیریر چمبر مین یعنی پردہ کارنیا کے پیچھے ایک باریک کرم تیر رہا ہے اور حرکت کر رہا ہے - لنبائی اُسکی تقریباً ڈیڑھ سے دو انچ تک معلوم ہوتی تھی اور دم اخیر پر ذرا سا پیچ کھاکر مُڑی ہوئی تھی - جس سے نر قسم خیال کیا گیا - کیونکہ مادین قسم اِس سے زیادہ طول ہین سننے مین آتی ہی - بروقت ظاہر ہونے کیڑے کے اجیٹن صاحب بہادر اور آفیسر انچارج صاحب بہادر ہسپتال کو رپوٹ کیگئی - چونکہ نہ تو ہمارے پاس آلہ آنکھ کھولنے کا تھا اور نہ اِس سے

پہلے اس آپریشن کے کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ لیکن ہمت نہ ہارا اور آپریشن کا ارادہ قائم کیا۔ مین نے ٹٹو کو گرا کر اور کلوروفارم سنگھا کر اُسکی آنکھ کی حرکت کو کسیقدر مسدود کیا اور ایک ایبسس لن سٹ کی سر پر نوک کو قریب ایک تہائی انچ چھوڑ کر نسٹ و بار یک تاگا احتیاطاً پسیٹ دیا تا کہ ضرب سے نشتر زیادہ دور تک نہ چلی جائے۔ مجھے آنکھ کے کھولنے اور سر کے قائم اور درست پوزیشن رکھنے مین کپتان ویلر صاحب بہادر نے اچھی مدد دی۔ کیڑا جسوقت حرکت کرتا ہوا آنکھ کے پچھلے نچلے حصے مین آیا۔ مین نے پھرتی سے ایک متوسط ضرب نشتر کی لگائی۔ جسکے لگتے ہی کرم فوراً ایکوٹس ہیومر رطوبت کے ساتھ پچکاری کی باریک دھار کی طرح نکلتے ہوئے جانور کے مُنہ پر آگرا۔ کپتان ویلر صاحب بہادر نے فوراً اُسکو اُٹھا کر برٹش افسران اور نیٹو افسران کو جو اُسوقت موجود تھے دکھایا۔ اور صفائی اور کامیابی اپریشن کی تعریف کی۔ اُسی وقت آنکھ پر روئی ولسنٹ کی گدی سرکہ پانی مین تر کر کے لگائی گئی۔ اور اگلے روز نئی گدی گلسیرین آف بلے ڈانا کے ساتھ بوریسک ایسڈ لوشن مین تر کر کے لگائی گئی اور آنکھ کو پانی سے تر رکھا گیا اور جانور کو ملایم غذا پر رکھا گیا اور گھوڑی کو ۶ روز تک برابر اندھیری اصطبل مین سر ٹانگ کر رکھا اور بوریسک ایسڈ لوشن کا استعمال کیا گیا۔ ساتوین روز صبح و شام طلوع آفتاب کے پہلے اور غروب کے بعد ٹہلایا گیا۔ اور زنک لوشن کا استعمال کیا گیا۔ ۱۳۔ کو آنکھ کی پٹی وغیرہ سب کھولدی ۱۵۔ کو آنکھ بالکل صاف ہو گئی اور ۱۶۔ تاریخ اکتوبر کو جانور کو ہسپتال سے ڈسچارج کر کے اُس سے کام لیا گیا۔

نیاز
مرسلہ
بندہ محمد بخش خان دفعدار ہیڈ سالوتری رجمنٹ نمبر ۱۲ چھاونی ساگر

۲۴۔ مارچ ۱۸۹۷ء

دیسی طبیب اسپان کا مرض کی تشخیص مین غلطی کرنا اور اِن کا مالکان اسپان کو نقصان پہونچانا

(۱) صاحبان جس قصبہ مین رہتا ہون۔ دہلی متھرا روڈ کے کنارہ پر واقعہ ہے جب مین اوّل ہی اول ملازم ہوکر اِس قصبہ مین آیا۔ تو تھوڑے دنون بعد ایک زمیندار ایک بچھیری معالجے کے لئے میرے پاس لایا۔ جسکو کہ خفیف سی کٹار تھی مین نے اسکو سیلاین الکپوری کا نسخہ لکھدیا۔ اور کہا کہ بازار سے جاکر مول لے لے۔ جسکی قیمت جہانتک کہ میرا خیال ہے مین کہہ سکتا ہون کہ صرف چار یا پانچ آنہ ہوگی۔ رستے مین اتفاقیہ اسکو ایک دیسی طبیب اسپان ملا۔ اِس معالج اسپان کی گرد و نواح مین اِسقدر شہرت ہے کہ لوگ اِسکو گھوڑون کے علاج معالجہ مین افلاطون زمانہ سمجھتے ہین۔ زمیندار نے اِس سے ذکر کیا۔ اور میرے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ دکھلایا۔ حکیم نے کسی خواندہ شخص سے پڑھوا کر اِس زمیندار کو بہکانا شروع کیا۔ اور کہا کہ اِس سے تو مرض زیادہ بڑھ جاویگی۔ اور تیری بچھیری مرجاویگی۔ یہ دوائی ڈاکٹر نے اِسواسطے تجھے لکھدی ہے کہ جب مرض بڑھ گئی۔ پھر تجھ سے فیس مانگے گا۔ زمیندار نے اِسکے جال مین آکر نسخہ پھاڑ ڈالا۔ اور کہا کہ حکیم جی پھر آپ ہی مہربانی کیجیے۔ حکیم جی نے پنساری کی دُکان پر لے جاکر ایک لمبا چوڑا نسخہ دُکاندار سے لکھوا کر اِس کا مصالحہ بنوادیا۔ مین نہین جانتا۔ کہ اِسکو فائدہ ہوا کہ نہین۔ شام کو اتفاقیہ کسی کام کے سبب میرا گذر اس طرف سے ہوا تو دُکاندار کی زبانی سب حال معلوم ہوا۔ مین نے اپنے دِل مین خیال کیا کہ کوئی بڑا حاذق حکیم ہے جسکی اِسقدر شہرت ہے۔ میرے دل مین اب تو یہ اشتیاق ہوا کہ ایسے حاذق حکیم کے علاج کا اُصول اور مرض کی تشخیص کا طریقہ ضرور دیکھنا چاہیے۔

جب مین واپس اصطبل مین آیا تو اپنے سائیسون سے دریافت کیا چنانچہ اُنہون نے بھی اسکی ویسی ہی تعریف کی۔ مین نے ایک گراسکٹ کو جو کہ حکیم جی کے پڑوس مین رہا کرتا تھا۔ کہدیا کہ جس روز اِسکے پاس کوئی مریض آوے مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ ایکدن اُس نے آنکر کہا کہ آج اسکے پاس ایک بیمار گھوڑی آئی ہوئی ہے۔ اگر آپنے دیکھنا ہے تو چلیئے۔ مین اِس گراسکٹ کے ساتھ ہولیا۔ اور حکیم جی کے گھر پر پہونچا۔ میرے جانے سے پیشتر ہی حکیم جی نے اِس گھوڑی کے مندرجہ ذیل جگہ پر داغدے دیا تھا۔ دونون آنکھون کے گرد۔ اگلی ٹانگون مین گھٹنہ کے اندر کیطرف اور لمبر ریجین پر۔ اور دونون اینگل افدی ہانچ کے گرد۔ اور رانون کے اندر جب مرض کے بارے مین دریافت کیا گیا۔ تو حکیم جی فرمانے لگے۔ کہ اِس کو چاندنی (ٹی ٹی نس) ہے۔ اور مندرجہ ذیل نسخہ اِس نے میرے سامنے گھوڑی کو پلایا۔

گنگی۔ سونٹھ۔ کالا زیرہ۔ سیاہ مرچ۔ پیپل ہموزن سفوف کرکے دو کبوترون کا جوشاندہ بناکر آمیز کرکے پلایا۔ مجھے بڑا ہی تعجب ہوا کیونکہ زمانہ تعلیم مین کئی کیس ٹی ٹی نس کے مشاہدہ کئے جنکے معالجہ کا طریقہ اور ہی تھا۔ پھر مین نے حکیم جی سے دریافت کیا کہ اِس سے بڑھکر کوئی اور نسخہ بھی آپکو یاد ہے تو مجھے بتلادیجیئے۔ کیونکہ مجھے دیسی نسخون کے حاصل کرنیکا بڑا اشتیاق ہے اگرچہ مین نے ڈاکٹری پاس کیا ہے مگر پھر بھی دیسی حکمت کے برابر کہان ہوسکتی ہے۔ جب حکیم جی کے روبرو مین نے ایسی تعریف کرنی شروع کی تو اُنہون نے اپنا دفتر کھولنا شروع کیا کئی نسخے بتلائے مگر بوجہ طوالت درج ہونے مشکل نظر آتے ہین۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہون۔ حکیم جی نے کہا کہ ایک گیدڑ کو مار کر اُسکا مُنہ رسّی سے خوب مضبوط باندھ لین اور بمعہ پوست (کھال) کے پکنے کو دھر دین۔ جب پک جاوے تو اُسکو نکال کر باقی پھینک دین۔ اور مندرجہ بالا دوائیان امیز کرکے پلادین۔ ضرور ہی فائدہ ہوگا یہ

دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔کیونکہ پٹھے (نرو) جو بہ سبب ہوا لگنے کے اکڑ گئے ہین گرمائی اگر کھل جاوینگے۔آخرالامر جب مالک سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اسپ مادیہ عرصہ ۲۵ روز سے بیمار ہے۔نیز اس نے یہ بھی بیان کیا کہ مین اسکی بہت ہی خدمت تواضع کرتا ہون۔لیکن دن بدن دُبلی ہوتی جاتی ہے۔اور کھاتی بہت ہے۔اور پانی بہت پیتی ہے اور پچھلے پاؤن سے لنگ کرتی ہے۔پھر کمترین نے اس کا ملاحظہ کرنا شروع کیا تو بعد تشخیص معلوم ہوا کہ اسے مرض ٹی ٹی نس نہین ہے۔کیونکہ گھوڑی مذکور صبح ۲۵ روز سے بدستور کھاتی تھی اور نہ اسکی ممبرینا نکٹی ٹانیز پیشانی پر ہاتھ مارنے سے آنکھ کے ڈھیلے کو چھپا لیتی تھی۔اور سوائے پچھلے اطراف کے باقی حصہ جسم پر کسی جگہ سپیزم نہ تھا۔دونون پچھلی ٹانگون کو گھسیٹ کر چلتی تھی۔اور گر گر پڑتی تھی گھاس کو دیکھکر بے تحاشا کھانے کو لپکتی تھی۔جیسے کئی روز کی بھوکی ہے۔جب کھڑی کھڑی تھک جاتی تھی۔زمین پر لیٹ کر کھانے لگتی تھی۔اُٹھانے سے کھڑی بھی ہوجاتی تھی۔تمام ظاہرا میوکس ممبرین زرد رنگ کی۔اور پیشاب بھی زرد تھا۔باقی اور کوئی ظاہرا بڑی علامت نہین پائی جاتی تھی۔اگرچہ میرے پاس تھرمامیٹر موجود نہ تھا جس سے مین اسکی ٹمپریچر معلوم کرتا۔لیکن ظاہری طور پر معلوم ہوتا تھا کہ اسے فیور (بخار) بھی ہے۔لیکن جب دوسرے دن صبح کو دیکھا تو فیور کی علامات نہ پائی جاتی تھین۔مین چار پانچ روز صبح و شام اسکا ملاحظہ کرنے جاتا رہا۔شام کو کبھی بخار کی علامات موجود ہوتی تھین۔کبھی نہین۔جہان تک میری ناقص عقل قیاس کرسکتی ہے۔مین نے مرض سرا کی تشخیص کی۔اور نہ مین پختہ رائے لگا سکتا ہون کہ ضرور سرا ہی ہو۔البتہ اگر خون کا امتحان کیا جاتا تو پختہ دلیل قایم ہوسکتی تھی۔چنانچہ اس سبب سے دل کو شک و شبہ ہو رہا ہے۔

(**التجا**) اگر کوئی صاحب علامات متذکرہ بالا ملاحظہ کرکے مرض کی بابت رائے

قایم کر سکین - تو نیاز مند کو مطلع فرما کر مشکور کرین - حکیم جی نے چار پانچ روز بھتیرے کبوتر و گیدڑ کھلائے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا - تب تو مالک نے مجھسے آنکر کہا کہ آپ ہی علاج کیجیئے - مین نے اُس سے کہا کہ گھوڑی مشکل سے بچے گی - البتہ ایک علاج بتلاتا ہون اُمید نہین کہ ضرور ہی فائدہ ہو - مندرجہ ذیل نسخہ مین نے اُسے بتلایا :-

۲ رتی سنکھیا روزمرہ کھلایا کر - اور پانچ روز بعد کانجی پلایا کر - اور باقی گھر کے جانورون سے علیحدہ رکھ اور اسکا پس ماندہ گھاس و پانی کوئی دوسرا جانور نہ کھانے پاوے مالک نے کہا کہ مجھ سے اتنی پابندی نہ ہو سکے گی - گھوڑی حکیم جی کے دروازہ پر چھوڑ کر چلا گیا - چنانچہ پندرہ روز بعد گھوڑی راہی عالم بقا ہو گئی -

گورنمنٹ سے اِلتجا

ہماری مہربان گورنمنٹ کو جس نے کہ بے زبان جانورون پر رحم فرما کر اِن کے معالجے کے لئے اسپتال قایم کئے ہین - اور ہر سال کئی وٹیری نیری اسسٹنٹ پاس ہو کر اِس خدمت پر مقرر کئے جاتے ہین - چاہیئے کہ اِن نیم حکیم اسپان کا بھی بندوبست کرے جو کہ ایک بڑی تعداد جانوران کو بہ باعث لاعلمی کے نقصان پہونچا رہے ہین فقط آمین ثم آمین +

کمترین لابھ سنگھ ضلعدار وٹیری نیری اسسٹنٹ
سول وٹیری نیری ڈپارٹمنٹ ساؤتھ پنجاب
از مقام ہوڈل - ضلع گوڑگانوہ

کارگذاری اختہ وعلاج اکھاڑہ دویم ضلع بدایون

بابت ماہ اپریل ۱۸۹۷ء

بابت ماہ اپریل ۱۸۹۷ء مین مین نے اپنے علاقہ اکھاڑہ دویم ضلع بدایون مین گشت کرکے بہت محنت وکوشش سے آٹھ راس گھوڑے اختہ کیئے اور چند جانوران گھوڑے وموشی کا علاج کیا جو مفصل ذیل ہے :-

کیس اوّل

آج تاریخ اپریل ۱۸۹۷ء کو ایک گھوڑا برنگ سبزہ بعمر ۱۱ سال مسمی لچمن سنگہ زمیندار موضع مدکن نوادہ ضلع بدایون تحصیل داتاگنج کا ایک راس گھوڑے کا ایک کیس اس قسم کا ہوا ہے۔ کہ جائے تعجب کا مقام ہے جسوقت گھوڑا واسطے اختہ کرنیکو مالک مذکور سے ہدایت کیا گیا تو مالک نے رضامندی سے اختہ کرانے کو لایا اوّل تو جانور کی عمر دیکھی گئی دوسرے آنکھ ناک کے پردے دیکھے گئے تیسرے ٹیس ٹی کلز کو ٹٹول کر خیال کیا گیا کہ مرض ہرنیا یعنی آنت اُترنے وغیرہ کا ڈر نہو بعد مین پولے کا بستر زمین پر کرایا گیا۔ داغنی وغیرہ آگ مین تیار رہوئی گھوڑے کو ہابلز لگا بستر ے پر بہ آسانی گرایا گیا۔ ایک پیر بموجب دستور کے اوپر کندھے سے ملاکر باندھا گیا اور ہاتھ مین کاسٹرٹنگ نائیف لیکر ٹیس ٹی کلز مین ریفی بچاکر شگاف دیا گیا تو ٹیس ٹی کلز کے اوپر جو تین پردے ہوتے ہین یعنی اسکروٹم دارٹوز۔ ٹیونا کا دیجی نیلس تینوارہ سے بالکل چپان پایا گیا اور ٹیس ٹی کلز باہر کو شگاف دینے سے نہ نکلا اُس وقت مین غور کیا گیا تو سیرم یعنی پانی رگڑ بچانیوالی چیز اسکے اندر نہ معلوم ہوا جسکے سبب سے تمام ٹیس ٹی کلز تین پردون کے غلاف مین چپکا ہوا تھا۔ اس حالت

مین علاج جانور مذکور کا مفصل ذیل یہ کیا گیا۔

اسکروٹم - دارٹوز - ٹیونا ویجی نیلس - ٹیس ٹی کلر کے اوپر سے ہلکے ہلکے آہستہ ہاتھ کی انگلی انگوٹھے کے سہارے سے چھڑایا گیا جسطرح سے مردار کھال کو علیحدہ کرتے مین بعد علیحدہ کرنیکے کاسٹرٹینگ کلیمپ سے قابو مین کر کے کاسٹریٹنگ کیا گیا پھر گرم داغنی سے آرٹری سرائین وغیرہ کو معمولی طور پر داغ دیکر جانور کو بابلز سے کھولکر کھڑا کر دیا گیا۔ اور ادویات ہندوستانی کا مرحم بنا کر دونون وقت ڈریس کیا گیا۔

گندہ بیروزہ ۳ اونس - کافور ۳ ڈرام - لینسڈ ایل ۱۰ اونس - روزمرہ نیم کے گرم پانی سے دھو کر مرحم مذکور کو لگایا گیا۔ عرصہ پندرہ یوم مین صحتیاب ہو کر ڈس چارج کیا گیا۔ فقط

راقم

ہدایت اللہ سالوتری اکھاڑہ دویم ضلع بدایون ملازم محکمہ سول وٹیرنیری ڈپارٹمنٹ مغربی شمالی اودہ مقام بابو گڈھ ضلع میرٹھ

ایڈیٹر - یہ کیس بڑا دلچسپ ہے کیونکہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ چند وٹیرنیری اسسٹنٹ ایسے بھی ہین جو یہ نہین جانتے کہ خصیہ اسکروٹم سے وابستہ ہوتے ہین بلکہ بعض حالات مین تو اسقدر چسپان ہوتے ہین کہ کاٹنے کے بدون علیحدہ کئے ہی نہین جا سکتے ایسے حالات مین ضروری بات یہ ہوتی ہے کہ اسکروٹم کو خصیہ سے یا تو بذریعہ انگلی کے (جیسا کہ مصنف مضمون ہذا لکھتا ہی) یا اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسکروٹم کو خصیہ سے بہ احتیاط کاٹ کر معمولی طور پر خصیہ کو نکال ڈالو ایسے حالات عمر رسیدہ گھوڑون مین زیادہ عام طور پر دیکھے جاتے ہین -

کیس نمبر دویم

اسپرین آف فٹ لاک کا

آج تاریخ   اپریل ۱۸۹۷ء کو اپنے علاقہ اکھاڑہ دویم کا گشت کرتا ہوا موضع دیوچری تحصیل داتا گنج ضلع بدایون پہونچکر موضع مذکور مین شب باش ہوا ایک زمیندار موضع کا بندہ کے پاس آیا اور بیان کیا کہ ایک راس بھینس میری عرصہ دس یوم سے بہت لنگ مین تکلیف سے ہے اور چلا نہین جاتا ہے اور نہ پھرا جاتا ہے اور دس پانچ قدم کو چلتے ہی تو بوجہ تکلیف سخت کے کھڑی ہو جاتی ہے اور حکیم ہندوستانی کو بھی دکھایا ہے علاج کر کے ایک پٹی و ایک رسّی باندھکر اپنے مکان پر چلے گئے ہین ذرا آپ مہربانی کر کے میرے غریب خانہ تک تشریف لے چلئے تو نہایت بہتر ہی مالک کا بیان سُنکر اِسکے مکان پر گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ علاج نیم حکیم خطرہ جان صاحب نے لنگ کے مقام کو چھوڑ کر کی - یعنی گھٹنے پر ایک پٹی سادی کپڑے کی قریب ایک گز لانبی خوب کسکر باندھ رکھی ہے اور پٹی کے اوپر ایک رسی مونج کی قریب دو گز لانبی خوب مضبوط طور پر اِسقدر باندھی ہی کہ لنگ کی تو اِسقدر تکلیف نہ تھی جسقدر بندش کی تکلیف ہو رہی تھی یعنی اگر وہ دو تین روز نہ دیکھا جاتا تو بھینس بچاری برنگ بھوری بقیمت مبلغ ؎ روپیہ کی اپنے پیر سے لاچار ہو جاتی علاج مفصل ذیل ہے اپنے ہاتھ سے گھٹنے کی جگہ کی پٹی و رسّی کو کھولا تو تمام پٹی مذکور کی جگہ رسّی کا نشان و دوران خون منجمد ہو گیا تھا اُسوقت مالک کے ہاتھ سے دو گھنٹہ تک آہستہ آہستہ مالش کرایا بعد مین آلات کے ذریعے سے اسپرین یعنی سوجن کا شناخت کیا تو فٹ لاک مین درد و ورم و گرم معلوم ہوا اُسوقت مالک سے گرم پانی تیار کرنیکو ہدایت کی گئی۔

اور کمبل کا ٹکڑا واسطے فومانٹیشن کے منگایا گیا اور ایک عدد گرم پٹی مقام لنگ پر باندہنے کو تیار کی گئی - اور ادویات انگریزی تو وہان پر دستیاب ہونا گانون مین ناممکن تھا ادویات ہندوستانی تیار کی گئی - کافور ایک اونس - روغن تارپین دو اونس - افیون چار ڈرام - روغن تلخ آٹھ اونس - اِن سب کو ملاکر اسپرین کے مقام پر مالش کو تیار کیا اور علاج کرنا شروع کیا کمبل کے ٹکڑے سے دو دو گھنٹہ تک فومانٹیشن کیا گیا ادویات مذکور کے بعد سیک کے مالش کی گئی اور گرم پٹی اسپرین کے مقام پر باندھی گئی پانچ یوم تک اسی ترکیب سے علاج ہوتا رہا جانور کو صحتیابی کی صورت ہوئی چلانے پھرانے پر چلنے پھرنے لگی مگر قدرے لنگ باقی رہا ایک ہفتہ بعد ایک پلستر کان تھاراڈس کا لگایا گیا قریب ڈیڑھ ہفتہ کے مویشی اچھا ہو گیا - اور زمیندار موضع مذکور بہت بڑا شکر گذار ہوا -

کیس نمبر سویم

اسپینر ماڈک کالک یعنے مروڑے کا درد

ایک راس بچھیرا العمر ۲ سال نسل سانڈ سرکاری مملوکہ چودھری احمد حسین ولد میت اللہ رئیس موضع نوادہ کھیڑا ضلع بدایون کا بوقت ۱۲ بجے دن کو تالاش سالوتری متعینہ تھان اصطبل سانڈ گھوڑے کے آیا اور اپنے ہمراہ سواری بہل لایا اور بیان کیا کہ بوقت ۱۲ بجے شب سے میرا بچھیرا بہت سخت بیمار ہی اور کئی ایک حکیم یونانی اسپان جو شہر کے اندر رہتے ہین علاج کرایا مگر ابھی تک کچھ صحتیابی کی شکل نہین ہے اور نہ بچنے کی امید معلوم ہوتی ہی آپ تکلیف کر کے میرے دولت خانہ تک قدم رنجہ فرماوین تو نہایت احسان مند ہون ہین مالک کا بیان سنکر سواری مذکور مین بیٹھکر موضع

مذکور مین پہونچا اور جانور کی حالت دیکھکر علامات مفصل ذیل ظہور مین آئے:۔

علامات - جانور اگلے پیرون سے ٹاپتا اور بیقرار تھا پچھلے پیرون سے اپنے شکم کو مارتا اور شکم بالکل اکڑا ہوا تھا اور مروڑتا اپنے پیٹ بغلون کی طرف سر گھوما کر بار بار دیکھتا اور لوٹ پیٹ کرتا اور درد کی حالت مین زمین پر گر کر شکم و چہار پیر منہ اوپر کو کر لیا کرتا نبض کی حالت تیز و پر تھی پیشاب بالکل بند لید کبھی کبھی تھوڑی اخراج ہوتی علاج مفصل ذیل نسخہ دیا گیا:۔

اوّل جانور کے واسطے پوال بہت سا منگا کر بچھایا گیا تاکہ درد کی حالت مین جسم کو چوٹ و رگڑ نہ لگے - **نسخہ اوّل** ایلوز ۳ ڈرام - جنجر پوڈر ۳ ڈرام - جنشن پوڈر ۳ ڈرام کی گولی ہمراہ گندم السی کے دی گئی اور گرم پانی کی پچکاری صابن کے ہمراہ ملا کر ایک ایک گھنٹہ پر مقعد کی راہ کی گئی - **نسخہ دویم** بعد دو گھنٹے کے دیا گیا ٹنکچر اوپیم ایک اونس - روغن السی ۸ اونس - آئیل آف ٹرپن ٹائین ۴ ڈرام - بوتل کے ذریعے سے منہ کے اندر پلایا گیا مگر اس نسخے سے بھی کچھ فائدے کی صورت نہوئی اور پچکاری بدستور ہوتی رہی - **نسخہ سویم** بعد ۲½ گھنٹے دیا گیا - ریرمیٹک اسپریٹ آف ایمونیا ۶ ڈرام - اسپریٹ آف کلوروفارم ایک اونس - ٹنکچر آف اسافیٹیڈا ایک اونس ٹھنڈا پانی صاف کر ۱۲ اونس ملا کر پلایا گیا - اور گرم پانی و صابن آمیز کر برابر پچکاری بدستور جاری رہی بعد دو گھنٹے کے جانور کی صحت یابی کی صورت ہوئی لوٹ پیٹ بند ہوا اُٹھکر کھڑا ہو گیا کاہ سبز کھانے کو رجوع ہوا اُسوقت جانور کے کھانیکے واسطے ہری دوب لعاب السی چوکر نمک امیز کر دیا گیا بخوبی اپنی خوراک کھائی عرصہ چھ و یا سات گھنٹہ مین بالکل اچھا ہو گیا فقط

راقم ہدایت اللہ سالوتری اکھاڑہ دویم ضلع بدایون ملازم محکمہ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ مغربی شمالی اودھ مقام بابوگڑھ ضلع میرٹھ

کیس نمبر چہارم

اسپرین آف فٹلاک یعنی مونچ مٹہ اگلے دہنے پیر کا

آج بتاریخ   اپریل ۱۹۰۶ء بوقت ایک بجے دِن کو ایک قطعہ پروانہ جناب صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس ضلع بدایون کا لیکر بدست چپراسی ملازم پولیس ہذا کا مقام اصطبل نوشیرو آیا اور بیان کیا کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کا گھوڑا بیمار ہے واسطے علاج حاضر ہو۔

مین بوقت ۲ بجے دن کے جناب صاحب موصوف کے بنگلہ پر پہونچکر اصطبل کے اندر جہان پر صاحب بہادر کے گھوڑے وغیرہ کے رہنے کی جگہ ہی گیا اور ایک راس گھوڑا برنگ سبزہ بعمر ۱۲ سال کی بعارضہ اسپرین کی مبتلا دیکھا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آج صبح کو واسطے ہوا خوری کے ٹم ٹم مین گھوڑا جتوا کر گیا تھا کہ واپس آنکر لنگ ہو گیا اِس کا علاج کرو کہ جلد اچھا ہو جاوے

علامات جانور کو لگام چڑھا کر چلایا پھرایا گیا تو لنگ کرتا ہوا چلا اور ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا گیا تو مقام فٹلاک جائینٹ مین ورم و گرم درد زیادہ مانتا تھا علاج ذیل ہوا۔

علاج اوّل تو ایک گز کی لانبی پٹی تیار ہوئی اور دو ٹکڑے کمبل کا رُمال تیار کیا گیا اور باورچی کو حکم واسطے گرم پانی تیار کرنیکو دیا گیا جو وقت گرم پانی تیار ہوا فٹلاک کے مقام پر اسپرین کی جگہ فومن ٹیشن کرایا گیا اور گرم پٹی امیونیا لینیمنٹ کی مالش کرکے باندہی گئی جانور ۵ یوم مین بالکل اچھا ہو گیا۔

راقم ہدایت اللہ سالوتری اکھاڑہ دویم ضلع بدایون ملازم محکمہ سول ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ مغربی شمالی اودہ مقام بابوگڈہ ضلع میرٹھ

کیس نمبر پنجم

"برن - جل جانا"

اپریل ۱۹۰۷ء کو موضع نوشیرہ ضلع بدایون مین آگ یک بہ یک ایسی لگی کہ تمام دیہات کے مکانات جل کر خاک ہو گئے - اور ۳۰ راس بکری بالکل اندر مکان کے جلکر مرگئی جنکی قیمت معلوم ہوئی کہ ۳۰ راس بکری ۷۵ روپیہ کی تھی اور ۵ راس نرگائون کے بچے جلکر زخمی ہوئے جسوقت آگ لگی تو ایک ایک میل جنگل پھک گیا مگر نرگائون کے بچون کا مین نے علاج کیا ہے -

علاج جسوقت مالکان بچے نے آنکر خبر دی کہ بکری ۳۴ جلکر مرگئی بچے گائے کے جلکر زخمی ہو گئے اُسوقت مین نے دیکھا تو ادویات کا سامان آئیل تیار کیا - اور جلے ہوئے زخم پر ریفریجینٹ کا استعمال کیا یعنی مہندی باریک ٹھنڈے پانی مین پیسکر جلے ہوئے پر لگائی گئی - اور کارن آئیل چونے کا پانی نتھرا ہوا روغن السی ہموزن ملا کر لگایا گیا ایک راس تو بعد ایک روز کے مر گئی اور ۴ راس چند روز مین صحت پا گئین -

راقم ہدایت اللہ سالوتری اکھاڑہ دویم ضلع بدایون ملازم محکمہ سول وٹیری نیری ڈپارٹمنٹ مغربی شمالی اودھ مقام بابوگڈہ ضلع میرٹھ

اڈیٹر - جلن کے مقام پر پانی لگانا بڑی غلطی کی بات ہے اگر اُس وقت کچھ بہم نہ پہونچ سکے چانولون کا آٹا یا معمولی میدا یا میٹھا تیل ہی جسم پر بلدوا سکے لگانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جلے ہوئے حصے کو ہوا نہ لگنے پاوے جلنے کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو کیرن آئیل استعمال کرنا چاہیے -

بحضور پرنسپل صاحب بہادر لاہور ویٹیرنری کالج دام اقبالہٗ

بعد عرض معروض مودبانہ جو کہ شیوہ شاگردان ہے ایک مضمون در بارہ مرض رنڈر پسٹ خدمت عالی مین ارسال کر کے ملتمس ہون کہ از راہ عنایت اس ناچیز مضمون کو اپنے رسالہ گوہر بار انڈین ویٹیرنری جرنل کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر بندہ کو ممنون منت فرماوین۔

خاکسار جن دنون ضلع کانگڑہ تحصیل پالم پور مین ملازم تھا اُسوقت علم حیوانات کے اُستاد کپتان ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر جو کہ اِندنون ویٹیرنری کالج لاہور کے پروفیسر اور محکمہ گلینڈرز فارسی کے انسپکٹر تھے تبقریب دورہ ضلع مذکور مین تشریف لیگئے تھے - بروقت حاضر ہونے خدمت مین صاحب موصوف کے جناب محتشم الیہ نے ایک بہت عمدہ اور قیمتی نصیحت کی تھی - فرمایا کہ جبتک تم لوگ کل ویٹیرنری اسسٹنٹ اِسبات پر عمل نہین کرتے اور اِسکو اپنا دستور العمل نہین بنا لیتے - تم ہرگز تجربہ کار اور لائق اور ہر دلعزیز نہین بن سکتے - اور اِس نصیحت پر عمل کرنا تمھارے اپنے لئے اور محکمہ ویٹیرنری کے لئے باعث فخر ترقی اور ناموری ہوگا - اور وہ نصیحت یہ تھی جو فی الواقع آب زر کے لکھنے کے قابل ہے کہ جہانتک ہوسکے مرض کی حالت کے مطابق ادویہ عمدہ کم قیمت اور سہل الحصول ہونی چاہیئے - اور خاصکر دیسی بازاری ادویہ جو ہر جگہ پر دستیاب ہوسکین - استعمال مین لاکر تجربہ کو بڑھانا اور ہر دلعزیز بننے کی کوشش کرنا چاہیئے جس سے اپنے علم کو ترقی ہو - اور جس سے تم لوگون اور مالکان مویشی دونو کو فائدہ پہونچے - اور قیمتی - گران - نایاب ادویہ سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیئے - چنانچہ اُسوقت سے تاحال وہ نصیحت خادم کے ہروقت پیش نظر رہی - اور اِسپر عمل کرنا شروع کیا - چنانچہ سب سے زیادہ خیال اور توجہ امراض وبائی و متعدی کی جانب رہا کہ جس طرح سے ہوسکے ایسے مہلک امراض کا کوئی عمدہ اور تیر بہدف نسخہ دریافت کیا جاوے - چنانچہ مختلف تجربات کے بعد مرض رنڈر پسٹ کا یہ ایک حکمی نسخہ دستیاب

ہوا - جو بادی النظر مین معمولی معلوم ہوتا ہی - لیکن بروقت استعمال کرنے سے اکثیر کا حکم رکھتا ہی - جسکو خاکسار اپنے ہم پیشہ بھائیون اور ہمعصرون کے سامنے پیش کرتا ہی یعنی یہ کہ جسوقت معلوم ہو کہ مویشی نے اپنے کان ڈھیلے ڈالدئے ہین اور سست کھڑا ہے - اور کہانے پینے کی جانب رغبت نہین کرتا اور تھوڑا بہت کسیقدر دھانستا بھی ہے - جو عام شروع علامت مرض رنڈرپسٹ کی ہے - اور جن علامات سے کہ فوراً زمیندار اس بیماری کو پہچان لیتے ہین - مویشی کو منگا اُسی وقت علیحدہ کرکے آدہ سیر پختہ گھی اور ایک چھٹانک سیاہ مرچ گرم کرکے پلا دیوین - اور اگر بھینسا یا بھینس ہو دی تو پاؤ سیر گھی اور بڑھا دیوین اور پانی بالکل بند کر دیوین - اور بجائے پانی کے چانولون کی مانڈ جو کہ سب مانڈون اور کانجیون سے افضل ہے جتنی کہ جانور پی سکے پلاتے رہین - اور گندھک کی دُھونی صبح و شام جاری رکھین سوائے اس معمولی ادویہ کے اور کوئی ادویہ دینے کی ہرگز ضرورت نہین ہے اور نہ دینی چاہیئے - صرف خیال اتنا رہنا چاہیئے - کہ اوّل ہی شروع حالت مین ادویہ مذکورہ بالا دیدیجاوے اگر بعد مین پیٹ چل نکلنے کیوقت دی تو مطلق کچھ فائدہ نہوگا مین بفضل خدا دعوے سے کہہ سکتا ہون کہ مذکورہ بالا علاج اور ہدایت پر کاربند ہونے سے فیصدی پانچ مویشی بھی بمشکل سے فوت ہونگے اور باقی کل صحتیاب ہو جائینگے - احقر نے بہت سے اُن اشخاص کو جو کہ ہمیشہ اس ہدایت پر عمل کرتے ہین یہ بات اپنے ہم پلّہ اور برابر کے زمینداران اور مالکان مویشی سے دعوے سے کہتے ہوئے بہت دفعہ سُنا کہ اگر یہ ہمارا مویشی مرض وبائی مویشیان مین مبتلا ہی تو ہم نہین مرنے دینگے - یہ ماجرا علاوہ اور جگہون کے موضع چوریاری تحصیل کراؤلی ضلع آگرہ مین بھی مشاہدہ مین آیا - جہانکہ نمبردار موضع کے قریب ۱۲ اراس مویشیان کی یکلخت اور ایک ہی دن بیماری رنڈرپیسٹ مین مبتلا ہو گئے - تب اُس نے بڑے وثوق اور بے پرواہی اور دعوے سے کہا کہ کیا ہوا اگر ہمارے مویشی بیماری مویشی مین مبتلا ہو گئے ہین - ہم ایک مویشی بھی اس بیماری سے

ضایع نہین ہونے دینگے۔ البتہ پانچ چھ روپیہ کا خون ضرور ہوگا۔ جو اُنکی ادویہ پر صرف ہونگے۔ چنانچہ ایک مویشی بھی اسکا فوت نہین ہوا۔ اور تاحال بدستور کام دیرہے ہین۔ اور کوئی شکایت کسی قسم کی نہین ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض رنڈرپسٹ کا علاج اُنکے نزدیک بالکل سہل اور گھر کی لونڈی ہے۔ اسلیئے خادم اپنے کل ہمعصران کی توجہ کو اس طرف پھیرنا چاہتا ہے کہ وہ بھی ازراہ عنایت اپنی اپنی عنان توجہ کو مذکورہ بالا ترکیب اور علاج کی جانب مبذول فرماکر آیندہ انڈین وٹیری نیری جرنل مین بعد تجربہ تصدیق فرماوین کہ مذکورہ بالا ترکیب اور علاج سے کیا اور کیسا فائدہ ظہور مین آیا۔ اور اسپر عمل کرنے سے کتنی کامیابی ہوئی نیز بندہ نے ایک اور تجربہ بھی مرض رنڈرپسٹ مین مفید پایا ہے اور وہ یہ ہے کہ جبدن مویشی بیمار ہو اُس روز یا دوسرے روز صبح کو ہردو جانب پچھلی تین پسلیون پر دو دو اُنگل کے فاصلہ پر تین تین داغ دیدیے جائین تو ضرور فائدہ ہوگا۔ بندہ درگاہ کا جب چند روزہ تبادلہ ضلع جھانسی کو ہوا جہانکہ بیماری مویشیان کا بہت زور تھا۔ تو موضع بمہوری سر علاقہ للت پور مین جانیکا اتفاق ہوا کیونکہ اس موضع کی بیماری مویشیان کی رپورٹ بھی پہونچ چکی ہوئی تھی۔ جانے پر معلوم ہوا کہ عموماً وہ مویشیان جنپر لمبردار موضع نے اپنے ہاتھ سے پچھلی پسلیون پر تین تین داغ دیے ہین کُلہم صحت یاب ہوگئے۔ چنانچہ اسکی آزمایش کے لیے خادم نے بھی تین مویشی کو مذکورہ بالا طریقہ پر پچھلی جانب کی ہر دو طرفون کی تین تین پسلیون پر تین تین داغ دیے۔ جو ہر سہ صحت یاب ہوگئے۔ اِسمین کچھ شک نہین کہ داغ دینے کے بعد درد کے آثار جو داغ شدہ مویشیان مین بار بار کے ٹانگ اُٹھانے اور گاہے گاہے دائین بائین جانب دیکھنے سے معلوم ہوتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد ہی کم ہونے شروع ہوگئے۔ چونکہ خاکسار کو اسکے بعد پھر کبھی داغ دینے کا موقعہ نہین ملا۔ اسلیئے پورے وثوق کے ساتھ اسپر رائے زنی نہین کرسکتا۔ لیکن اگر میری دیگر ہم پیشہ بھائی اسپر آزمایش اور تجربہ فرماوین۔ تو البتہ اُنکے نتائج اور تصدیق سے پوری تشفی ہوسکتی ہے

ایک اور دیسی ادویہ بھی بیماری ہذا مین بہت دفعہ مفید پائی گئی ہی - جسکو یہان تحریر کرتا ہون - اور وہ یہ ہے کہ ایک چھٹانک نشاستہ - ایک چھٹانک حنار - ایک چھٹانک بتاشہ - اور ایک چھٹانک شراب - انمین اوّل والی تین اشیار کو چار پانچ گھنٹہ پانیمین بھگو کر بعدہٗ خوب گھونٹ کر پھر اسمین شراب ملاکر پلا دیوین - ایسی تین چار خوراک دینے سے فائدہ ظہور مین آنے لگیگا - لیکن یہ علاج بھی حالت اول ہی مین اگر شروع کیا جاوے تو فائدہ مند ثابت ہوگا - ایک اور ادویہ جو کہ ہمارے سابق پرنسپل - جی - اے کٹھلول صاحب بہادر نے اپنی کتاب طب مویشیان مین ارقام فرمائی ہے - جسکی صاحب موصوف نے بحالت صحت دینے کی سفارش فرمائی ہی - یعنی نمک خوردنی - گندھک - قلمی شورہ - وہ بحالت صحت دینے سے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہی - جس کا مختصر حال خاکسار یہان درج کرتا ہے - ماہ مارچ ۱۸۹۷ء کی ۱۲ تاریخ کو صاحب کلکٹر بہادر آگرہ کا حکم پہونچا کہ مویشی خانہ آگرہ مین بیماری مویشیان پھیلی ہوئی ہی وہان پہونچکر انکا علاج معالجہ کرو اور تدابیر انسداد مرض کیواسطے ضروری ہون - انکو استعمال مین لاؤ چنانچہ حسب الحکم صاحب موصوف موقعہ پر حاضر ہوا - عند الملاحظہ کل ۱۲ راس مویشیان مرض رنڈر پسٹ مین مبتلا نکلے - اور اس سے پیشتر چار پانچ چھ چار پانچ چھ اموات کی اوسط روزانہ تھی - مریضان کو علیحدہ کرکے سب سے اوّل مرض کے انسداد کیواسطے جو کچھ کہ احقر نے کیا وہ یہ تھا - کہ کل مویشیان کو جو کہ تعداد مین قریب ۳۰۰ کے تھے - ایک ایک چھٹانک گندھک - دو دو چھٹانک نمک خوردنی اور چھ چھ ماشہ شورہ قلمی دلوادیا - اور اگلے بھوسہ کو آگ لگوادی اور فرش پر نئی مٹی ڈلوا کر فینائل اچھی طرح سے چھڑکوا دیا گیا - اور دیوارون پر چونہ پھروا دیا اور گندھک کی دھونی ہر ایک کو دلوادی - ادویہ مذکورہ بالا دینے کے بعد قریب ۲۰ گھنٹہ کے اندر ہر ایک مویشی کو اسہال ہونا شروع ہوا - اور دو دو تین تین اسہال ہونے کے بعد خود بخود اسہال بند ہوگئے - اسکے بعد ایک مویشی بھی مرض

رنڈر پسٹ مین مبتلا نہین ہوا۔ حالانکہ پہلے ہر روز ہوتے تھے۔ ادویہ مسطورہ بالا دینے سے ظاہر اور ہویدا ہوا کہ اگر بحالت صحت دیجاوے تو از حد مفید ثابت ہوگی۔ اور ضرور عمدہ نتیجہ حاصل ہوگا۔ جب یہ ادویہ اُن مویشیان مین جنمین کہ مرض پھیلا ہوا تھا مفید ثابت ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ دوسرون مین مفید ثابت نہ ہو۔ ضرور ہوگی۔ اس لئے مین سفارش کرتا ہون کہ ہر ایک ویٹیرنیری اسسٹنٹ اس ادویہ کو ایسے ایسے موقعہ پر استعمال مین لایا کرے۔ جسکا اوپر بیان ہوا۔ کیونکہ تجربہ سے مفید ثابت ہوئی ہے انشاء اللہ العزیز پھر موقعہ ملنے پر بیماری رنڈر پسٹ کے علاج معالجہ پر کسیقدر اور بحث کیجاویگی۔ فی الحال بخوف طوالت بیماری ہذا کے مضمون کو یہین چھوڑ کر تخفیف تصدیع عرض کرتا ہون والسلام۔

خادم ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ

رقیمہ نیاز

شیخ فقیر علی ویٹیرنیری اسسٹنٹ فسٹ کلاس محکمہ سول

ویٹیرنیری ڈیپارٹمنٹ از مقام آگرہ

کیس اسٹرانگلس یعنی کوبک

بے۔ گلڈنگ ہارس۔ عمر رسیدہ۔ ملکیت جناب منشی عبدالغنی صاحب ٹرنسپورٹ ایجنٹ بوچر خانہ چھاونی آگرہ۔

یہ مریض جب میرے پاس واسطے علاج کے لایا گیا تھا تو علامات حسب ذیل تھے:۔
اوّل سستی۔ قدرے بخار۔ کھانسی۔ تنفس متواتر تیز تھا۔ گلے۔ جبڑے اور کن پٹی پر اسقدر ورم تھا کہ مریض اپنے سر کو نیچے نہین جھکا سکتا تھا۔ اور خوراک وغیرہ کا کھانا تو درکنار۔ پانی بصد مشکل پی سکتا تھا۔ اور اپنی گردن اکڑی رکھتا تھا۔ اور سخت تکلیف مین تھا۔ علاج ذیل کیا گیا:۔

اوّل مریض کو ایک علیحدہ ہوادار صاف جگہ مین رکھا گیا چونکہ جانور کئی روز سے اپنی خوراک نہین کھاسکتا تھا اور بالکل کمزور ہوگیا تھا۔ اوّل اسکو ستو پلائے گئے اور گلے پر ٹنگچر ایوڈین لگایا گیا اور دوسرے روز گلے پر چوکر کی پولٹس بندھوائی گئی۔ اور جانور کو ½ اسیر پختہ دودھ اور چار انڈون کی سفیدی ملاکر پلانا شروع کیا گیا۔ اور چوکر کی پولٹس دن مین تین دفعہ بدلوائی گئی۔ تیسرے روز کے بعد جب دنبل پک گیا۔ تو ایک معمولی چاقو سے شگاف دیکر پیپ وغیرہ نکالی گئی۔ پھر ہر روز صاف نیم گرم پانی سے زخم کو صاف کرکے کاربالک آئیل سے ڈریس کیا گیا۔ اور علاوہ دودھ اور انڈون کے ہر روز پاؤ بھر دیسی شراب پلائی گئی۔ اور نسخہ ذیل دن بھر مین ایک دفعہ پلایا گیا۔

(نسخہ)

کمفر واٹر	نیسٹریٹ آف پوٹاش	اسپرٹ ایتھر	اسی ٹٹ اف پوٹاش
۸ اونس	۳ ڈرام	ایک اونس	۲ اونس

ڈیڑھ ہفتہ کے بعد جانور تندرست ہوگیا۔ اور مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو ڈسچارج کیا گیا۔

نسخہ ذیل واسطے مینج کے نہایت مفید پایا گیا اور چند ایک کیس اس نسخہ سے صحتیاب ہوچکے ہین

½۱ پونڈ عمدہ سلفر لیکر خوب باریک پیس کر ۶ کواٹر عمدہ صاف پانی مین ڈالکر ایک برتن مین ڈالکر خوب آگ پر جوش دیوین جب ۳ کواٹر پانی باقی رہ جاوے تو آگ سے اُتار کر اسمین ۸ اونس کوئک لائم ڈالکر چھان کر ایک برتن یا بڑی بوتل مین ڈال لین۔ اوّل مریض مینج کو صابن اور گرم پانی سے خوب ململ دھوکر اوپر والے نسخے کو دن مین دو وقت خوب زور سے ململ کر لگاوین۔ جلد آرام ہوگا۔

مورخہ یکم مئی ۱۹۰۸ء } الراقم شیخ رستم علی ویٹیریری اسسٹنٹ کمسریٹ ٹرنسپورٹ لین آگرہ

جنابعالی

بموجب اشتہار برائے رسالہ طب حیوانات ہند مضمون عرض کرتا ہون اور اُمیدوار ہون کہ حضور اپنے جرنل مین درج فرماوینگے۔

عالیجاہا گذارش یہ ہو کہ ایک کیس فدوی کے پاس ہو لایق درج کرنیکے ویٹیرنری جرنل کے لئے تر و تازہ کیس ہی جو کہ کمترین نے بتاریخ ۷۔ مئی ۱۹۰۸ء کو گولی سے مار کر پوسٹمارٹم ایکزامنیشن کیا ہے۔ شروع مضمون عرض کرتا ہون وہ یہ ہے۔ کمترین بہنگام دورہ پر تحصیل سردہنہ مین تھا تو فدوی کے پاس ایک رپورٹ ضلعدار اسپان کی آئی وہ رپورٹ نمبر ۱۸۳ اکی درج ذیل کیجاتی ہے :۔

"عنایت فرمان جناب منشی شیخ علی محمد ویٹیرنری اسسٹنٹ صاحب میرٹھ بعد تسلیم آنکہ بتاریخ یکم مارچ ۱۹۰۸ء کو جو بمقام رہاوُتی پہونچکر معائنہ سانڈون کا کیا تو معلوم ہوا کہ سانڈ اسپ کوٹیشن عرب امپیریل عرصہ آٹھ دس یوم سی گھانس کم کھاتا ہی جسکی وجہ سے روز بروز دبلا ہوتا جاتا ہے بفور ملاحظہ عریضہ ہذا کے آپ مقام رہاوُتی تشریف لاوین اور معائنہ سانڈ مذکور کا کر کے علاج کرین فقط رقیمہ نیاز عبدالغفور خان ضلعدار اسپان سول ویٹیرنیری ڈپارٹمنٹ اکھاڑا پنجم میرٹھ"

کمترین فوراً مقام رہاوُتی پہونچکر سانڈ مذکور کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ سانڈ اسپ کوٹیشن عرب کے بائین پیر مین ڈسلوکیسن آفدی ایلبو جانٹ کا ہوگیا ہی یعنی جو کہنچ پن مین النا وا ریڈی ایس علیحدہ ہوتی ہے اور جوانی مین جڑ جاتی ہے وہ جوڑ اُکھڑ گیا ہے تو فدوی نے ایک رپورٹ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر سول ویٹیرنیری ڈپارٹمنٹ کی خدمت شریف مین روانہ کیا کہ سانڈ مذکور کے آرام ہونیکی شکل نہین معلوم ہوتی ہے اور علاج کرتا رہا ہون وہ علاج یہ ہو کہ پیر کی ہڈی کا جوڑ ٹھیک بٹھال کر

لیفٹیننٹ آف ٹرین ٹائن کی مالش کیا اور فومینٹیشن کیا اور پھر اُن پر سے پٹی باندھی اور سلینگ پر ٹانگ رکھی مگر کچھ آرام کی شکل نہین ظاہر ہوئی - اور بعد مین پھر وٹیری نیری اورسیر فاز صاحب و نور محمد وٹیری نیری اسسٹنٹ و غلام محی الدین سالوتری و محمد حسین سالوتری یہ چار آدمی آئے سانڈ مذکور کا معائنہ کیا اور علاج کا بندوبست کیا مگر آرام نہین ہوا اور قابل آرام ہونیکے نہین تھا اور فدوی نے ایک رپورٹ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر کے پاس روانہ کی کہ سانڈ مذکور کا علاج بہت روز تک ہوچکا ہے مگر ذرا بھی کچھ آرام کی شکل نہین معلوم ہوتی ہے اور فدوی حضور سے پیشتر عرض کرچکا ہے کہ سانڈ مذکور لاعلاج ہے اور اب اُسکو دانہ گھاس وغیرہ دینا اور کھلانا بیفائدہ ہے۔ یہ کام کے لایق کبھی نہین ہوسکتا ہے تواسواسطے غریب فدوی کی یہ رائے ہے کہ سانڈ مذکور گولی مار کر پوسٹمارٹم ایگزامنیشن کرنا چاہیے کہ کونسی ہڈی کا جوڑ اکھڑ گیا ہے پھر بعد دس روز کے کمترین کے پاس حکم نمبر ۱۰۴۲ مورخہ ۳ - مئی ۱۸۹۷ء کا فدوی کو ملا حکم یہ ہے کہ "شیخ علی محمد وٹیری نیری اسسٹنٹ ضلع میرٹھ کو لازم ہے کہ سانڈ اسپ کوٹیشن عرب کو گولی سے مار دے اور پوسٹمارٹم رپورٹ سررشتہ ہذا کو روانہ کرو تاکید ہے"۔ تو فدوی نے ۷ - مئی ۱۸۹۷ء کو مقام رہاوٹی مین پہونچکر سانڈ اسپ کوٹیشن عرب کو گولی سے مار دیا اور پوسٹمارٹم ایگزامنیشن کیا اور رپورٹ سررشتہ ہذا کو ۸ - مئی ۱۸۹۷ء کو روانہ کیا اور یہ یہ عضلات سانڈ مذکور کی خراب و چوٹ کھائی ہوئی پائی گئین نام عضلات الفیریئر ایکسٹرمیٹی - آرٹیکیولر فاسا - کانڈائیلز - کاروناٹیڈ فاسا - اور ریڈی الیس سے النا علیحدہ اکھڑا ہوا پایا گیا - یعنی جو کہ بچپن مین ریڈی الیس سے النا علیحدہ ہوا کرتا ہے بعد مین جانور جوان ہونے پر پھر ایک ہی ہڈی ہوجاتی ہے وہ جوڑ اکھڑ گیا ہے - مجھ غریب کی تو یہ رائے مین ہے فقط زیادہ آداب -

راقم

مورخہ ۱۱ - مئی ۱۸۹۷ء { نیازمند شیخ علی محمد وٹیری نیری اسسٹنٹ سول وٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ ضلع میرٹھ

ماہ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کا ویٹیری نیری جرنل پڑھکر دل کو نہایت خوشی ہوئی کہ شکر اُس خداوندکریم کا جو پانچ سال کے عرصہ کے بعد ہمکو پھر اِس رسالہ کا پڑھنا نصیب ہوا زیادہ تر خوشی اِسبات سے ہوئی کہ رسالہ کے جاری کرنے والے جناب کپتان پیز صاحب بہادر اب پرنسپل سکول ہوکر بھی رسالہ جاری ہوا - اور امید ہے ایک عرصہ تک اگر ہم ویٹیری نیری ڈپارٹمنٹ وغیرہ کے لوگ اسکی مدد اور قدر کرینگے - تو قیام رہیگا اور لوگون کو ازحد فائدہ پہونچاویگا - تازہ آمد مختلف قسمون کے حالات سے آگاہی بخشے گا اور ایک دوسرے کے دل اُبھارے گا جن ویٹیری نیری اسسٹنٹان وغیرہ نے جناب جی کٹلول صاحب بہادر کا زمانہ دیکھا ہے اُنکے دل کو اب تازگی اور بہتری کی امید کرنی چاہیے اور مین امید کرتا ہون اگر قدرت نے مدد دی تو جناب کٹلول صاحب بہادر کا زمانہ ہم لوگون کو فراموش ہوجاویگا کیونکہ جیسی جان فشانی سعی اور محنت اور ہمدردی اور سچے دل سے تعلیم کا دینا وغیرہ جناب کٹلول صاحب بہادر کرتے تھے ویسی ہی اب پرنسپل صاحب بہادر بھی کرتے مین اور آیندہ کرتے رہین گے - وہ زمانہ لوگونکو یاد ہوگا کہ جناب کٹلول صاحب بہادر نے ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو کیسی ترقی دی اور کسی کو پچیس روپیہ سے کم تنخواہ نہین دلوائی - جہانتک ہوسکا زیادہ کرائی - اور پچیس ماہواری ساڑھے سات روپیہ الاؤنس اُن ہی کا جاری کرا ہوا ہے - ہر چند اُس زمانہ مین بیس روپیہ پر ہارس بریڈنگ محکمہ سے ویٹیری نیری اسسٹنٹ اُن سے مانگے گئے - مگر اُنہون نے پچیس روپیہ سے کم دینے منظور نہین کیئے - اور اُن کا ہمیشہ سے اپنے محکمہ کو ترقی دینے کا خیال رہا - ہم لوگون کی کم نصیبی جو لاہور ویٹیری نیری سکول سے قبل ازوقت جلد تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ اگر اور قیام کرتے تو ضرور ہم لوگون کے لئے جنکا ابتک کوئی وارث والی نہین ہے اور نہ کچھ درجہ تنخواہ اور ترقی کی امید ہے -

ضرور تھوڑا بہت اثر ہو جاتا۔ اس وقت کوئی وٹیری نیری اسسٹنٹ بیس پاتا ہے۔ کوئی تیس اور ایک ادہ پچاس وغیرہ وغیرہ غرضیکہ بہت مختلف درجے ہوتے جاتے ہین۔ اور بہت فرق ہی اُس زمانہ مین اتنا فرق نہین تھا۔ شکر ہے ایشور کا جو ابھی اسقدر بے قدری نہین ہونے پائی تھی کہ اب اُسکی بہتری کی کچھ اُمید نظر آنے لگجاویگی اسلیئے دست بستہ جناب پرنسپل صاحب بہادر سے عرض ہی کہ اب اس محکمہ کے پورا پورا ہونے مین ابھی تھوڑی ہی کسر باقی رہی ہی۔ وہ مانند جناب کٹلول صاحب بہادر ہم لوگون کی ابتری حالت کی طرف توجہ کرینگے اور گورنمنٹ سے کوشش و لڑائی کرکے اس طرف توجہ دلا کر اس محکمہ کو پورا کرینگے تاکہ بجاے کٹلول صاحب بہادر کے ہم لوگون کے دلونمین جناب مسٹر کپتان پیز صاحب بہادر کا زمانہ تہ نشین ہو جاوے۔ دیگر جناب گن صاحب بہادر جو کہ جناب پرنسپل صاحب بہادر کی جگہ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سی۔ وی۔ ڈی ہوئے ہین جو کہ بر وقت دورہ وٹیری نیری اسٹنطان کو دیکھنے اور ہر ایک بات کی تشخیص کرتے ہین جو پہلے سپرنٹنڈنٹی گورنمنٹ پنجاب پر تعینات رہکر خیال کرتے تھے۔ اور اب تو اَور اچھا موقعہ مل گیا صاحب موصوف سے بہت کچھ بہتری اور کام مین ترقی ہونے کی اُمید ہے۔ نیز جناب سپرنٹنڈنٹان صاحب بہادر جنکی اب توجہ وٹیری اسٹنطان کی طرف ہوئی اور اُنکے کام وغیرہ کو دیکھنے لگ گئے ہین۔ اُمید کُلی ہی کہ محکمہ وٹیری نیری کے پورا کرنے اور بہتری وغیرہ مین امداد بخوبی دینگے۔ اب وٹیری نیری اسسٹنٹ بھائیون سے دست بستہ التجا ہے کہ وہ اب ذرا ہوشیار ہو جاوین اور خواب غفلت سے اُٹھ کھڑے ہو وین کیونکہ اب زمانہ وٹیری نیری پلٹتا ہوا نظر آتا ہے ہم لوگون کو بخوبی معلوم ہے کہ ابھی تک ہمارا کوئی درجہ ہمارے لیئے کوئی بہتری کی اُمید نہین ہی۔ اور اب محکمہ عنقریب پورا پورا بن گیا ہے۔ اسلیئے اس محکمہ کی ترقی اور بہتری کی امید ہم لوگون پر منحصر ہے۔ اگر ہم خوب دل و جان سے اپنے کام کی طرف توجہ کرین

اور اپنے کام کو بڑھاوین۔ اور ذرا اپنے پر تکلیف گوارہ کرکے اس کام کو ترقی دیوین۔ تو بہت جلد ہماری بہتری کی امید ہو جاویگی۔ کیونکہ یہ ناممکن بات ہے جب ہم اپنے کام کو ترقی دینگے تو پھر ہماری ترقی نہ ہوگی۔ جیسے کہ مثل مشہور ہے۔ ع

نہین جاتی ہر رائیگان محنت ۔ نفع دیتی ہے بیگمان محنت ۔ مال ملنی کا ایک بھانہ ہے سچ ہے محنت ہی خود خزانہ ہی + ہم ویٹیری نیری اسسٹنٹ بھائیو نکو انکی طرف خیال کرنا چاہیئے۔ جنہون نے ہم مین سے ترقی کی ہی۔ اور اُن جیسا بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ مراد اُسوقت پوری ہو سکتی ہے۔ جب ہم اپنے کام کو ترقی دینگے۔ اب ہم لوگون کو چپ نہین رہنا چاہیئے اور کوشش کرکے اپنے لئے کچھ کر لینا چاہیئے میرے اُن اپنے ہم پیشہ والون سے عرض ہی جو کچھ وہ کر سکتے ہین کرنا شروع کرین۔ اور محکمہ کیطرف حکام بالا کی توجہ دلائین۔ اور اُن ویٹیری نیری بھائیون سے بھی عرض ہی کہ اس چند روزہ زندگی کا خیال کرکے اپنے کام کو ترقی دین اور اپنا فرض منصبی پورا کرین۔ کیونکہ مین نے ایک ویٹیری نیری اسسٹنٹ کو دیکھا تھا کہ وہ درخشان سڑک کی نگرانی پر تعینات تھا۔ بھلا اس صورت مین کب ہم کام مین ترقی کر سکتے ہین۔ جب ہم کام کرنے لگینگے تو ہمارے لئے اتنا کام ہو جاویگا۔ کہ ہم ایسے کام جو ہمارے تعلق نہین ہرگز نہین کرینگے۔ نہ حکام ہمکو کہینگے بعض ویٹیری نیری صاحب کی یہ بھی شکایت سُنی اور دیکھی گئی فلان شخص نے ہم کو بہت تکلیف دی اور تنگ کیا۔ بلکہ حکام تک نوبت عرضی و شکایت کی گذری۔ جیسے کہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ بلب گڈہ نے خود تحریر کیا ہے۔ کہ میرے پر نالش دائر کی وغیرہ وغیرہ بھلا یہ ممکن بات ہے کہ کوئی خواہ مخواہ کسی پر عرضی یا شکایت کرلے ہرگز ایسی بات نہین ہو سکتی۔ سرکار دولت مدار کا ایسا اقبال روشن ہی کہ کل رعایا کے لوگ اُسکے حکم کے از حد پابند ہین۔ اور مارے خوف کے چاہے واجبی ہو چاہے ناواجبی اُسمین ہرگز دم نہین مار سکتے۔ یہ صرف ہم لوگونکا قصور ہی کہ اپنا کام تو کرتے نہین خواہ مخواہ اپنی طمع نفسی

کی خاطر لوگون کو بجائے فائدہ پہونچانیکے اُلٹا نقصان اور تکلیف دیجاتی ہے۔ کیا ہمکو معلوم ہے کہ ہم اپنی طاقت سے یکدم بیماری کو ہٹا سکتے ہین۔ ہرگز نہین یہ قدرت کام کر رہی ہے اسلیئے ہمکو چاہیئے کہ قدرت کی مدد کرین اور لوگونکے ساتھ خاطر سے پیش آوین اور اُنکی دلجوئی کرین اور اپنے فرض کو سمجھکر اُسکو پورا کرین اور ہمدردی سے پیش آوین۔ اِس صورت مین ہماری بہت خاطر اور تواضع ہوگی اور ہمکو بہت خوشی و آرام ملے گا۔ اور ہمارے کام مین ضرور ترقی ہوگی۔ بجاے اسکے کہ ہم گاؤنمین سرکار کی طرف سے فائدہ پہونچانیکی غرض سے گئے۔ مگر اپنی طمع نفسی پوری کرکے کسی قسم کا خیال نکر کے اُلٹے اپنے ہیڈکواٹر پر چلے آئے۔ بہلا اس صورت مین ہم لوگ کیا ترقی کرین گے اسلیئے سب اپنے ہم پیشہ بھائیونکی توجہ اِس طرف دلائی جاتی ہے کہ وہ ضرور خیال فرماوین۔ ورنہ امید قوی ہی کہ تھوڑے ہی عرصہ مین ہم لوگون کو کوئی پوچھے گا بھی نہین۔ سب ویٹیری نیری اسسٹنٹان کو چاہیئے کہ اپنے اپنے ضلع وغیرہ کے ملحقہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان سے ضرور ملاقات پیدا کرین اور ایکدوسرے کے کام کی نسبت دریافت کرنا شروع کرین اگر کسی ویٹیری نیری اسسٹنٹ سے کوئی غلطی یا کم علمی ظاہر ہوگئی ہو تو اُسکو اپنے دل مین جگہہ نہین دینی چاہیئے کیونکہ ہندوستان کے لوگون کا خاصّہ ہے کہ خودی کے مارے تباہ ہوتے جاتے ہین۔ اور اپنی ہی بڑائی مین مرے جاتے ہین۔ اور ایک دوسرے سے حسد و کینہ کرکے لڑتے ہین۔ اور دوسرون کی برائی کو اپنی طرف لے لیتے ہین۔ اور نیکی کی طرف خیال نہین کرتے۔ اِس لئے جیسی کہ ہماری سرکار دولت مدار کرتی ہی کہ نیکی کی طرف خیال کرتی ہے اور برائی کی طرف رجوع نہین ہوتی ہمکو اِسی طرح سے کرنا چاہیئے۔ اِسمین ذراسی توجہ اور خیال کی ضرورت ہے۔ میری اس کم علمی کی تحریر پر اُمید ہے جو صاحب دیکھین گے اپنے دل مین کسی قسم کا خیال اور ناراضگی کو جگہہ نہین دینگے۔ کیونکہ جو کچھ مینے اور دن کے

لئے تحریر کیا ہے وہ ہی مین نے اپنے لئے بھی تحریر کیا ہے اور میرے اوپر بھی عائد ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی لفظ نامناسب تحریر ہو گیا ہو تو اُسکے لئے معافی چاہتا ہون۔ فقط۔

خاکپاے ہیرالعل ویٹیری نیری اسسٹنٹ رہتک

مرسلہ گنڈا سنگھ ویٹیری نیری اسسٹنٹ لُدھیانہ

(۱) ایک بات عجیب قابل انتظام ہے جو زمینداران اپنی سادہ لوحی سے کرتے ہین کہ جس گاؤن مین بیماری وبائی ہوتی ہے تو کسی فقیر وغیرہ کو بلا کر کُل مویشیان دیہہ کو بیہ مریضان و تندرستان کے ایک دروازہ سے باہر نکالتے ہین اور ہر ایک مویشی چٹیالسی کا یعنی دودھ مین پانی ملایا ہوا چھڑکتے ہین اور اِس امر کا نام (ٹونا) ہے اُنکے خیال مین ٹونہ کرنے سے بیماری رُک جاتی ہے جس گاؤن مین یہ ٹونا ہوتا ہے بہ سبب اکٹھے ہونے مویشیان کے وبائی بیماری بڑھ جاتی ہی اور کثرت سے نقصان ہوتا ہے جس گاؤن مین یہ ٹونا نہین کیا جاتا یعنی مویشیان ایک رستے نہین نکالتے وہ زیادہ نقصان نہین اُٹھاتے۔ اور جس گاؤن مین کرایا جاتا ہے بیماری پھیل کر بہت مویشی ضایع ہو جاتے ہین اور زیادہ تر نقصان مرض رنڈرپسٹ سے ہوتا ہے۔

(۲) یہ امر بھی معلوم ہوا کہ جس گاؤنمین بیماری مویشیان سے مویشی مرتے ہین دوسرے گاؤن کے چمار لوگ اُس جگہ سے گوشت و چربی ایسے بیمار مردہ کی لیجا کر قصداً لاگ پھیلاتے ہین۔

(۳) ایک بیماری مویشیان مین اِس قسم کی ہوتی معلوم ہوئی ہے کہ دونون سینگون کے درمیان اکسپٹل لون پر فورمین میگنم کے بالائی حصّہ پر ایک چھالا ہو کر دو تین روز مین مویشی مرجاتا ہے اسکی بابت معلوم ہونا چاہیئے کہ اِس کا کیا

باعث ہے یا کیا مرض ہے۔

(۴) ایک اور بیماری جسکو برل یا بل کہتے ہین ہوتی ہی جسکا باعث ایک قسم کا کیڑا کھانے سے ہوتی ہی جو گیلی گھاس پر سفید جھاگ سی ہوتا ہے۔ یا پانی پر عموماً جو کھڑا پانی ہو ہوتا ہے۔ اُس گھاس کو کھانے سے یا پانی پینے سے جس مین یہ کیڑا ہوتا ہے۔ مویشی بیمار ہوجاتے ہین۔ علامتین یہ ہوتی ہین۔ جانور اکڑ جاتا ہے۔ کان ڈھیلے ہوجاتے ہین۔ کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور ٹانگون سے چل نہین سکتا۔ سردی لگنے سے زیادہ مریض ہوجاتا ہی۔ ایسے علاج سے فائدہ ہوتا ہے۔ گرم جگہ مین رکھنا۔ اور گُڑ یعنی قند سیاہ کھلانا۔ باقی حالات پھر لکھونگا۔

بحضور فیض گنجور خداوند نعمت فیاض زمان حاتم دوران جناب پرنسپل صاحب بہادر ویٹرنیری کالج لاہور دام اقبالہم

غریب پرور سلامت

جنابعالی بہ ادب گذارش بحضور انور ہی۔ کہ جو کچھ حضور پر نور کی خدمت اقدس مین دو برس کی تعلیم مین شب و روز جانفشانی کرکے بدقت تمام سند حاصل کرتے ہین۔ وہ حضور عالی پر روشن ہے۔ علاوہ ازین ہم فدویان کی عدم موجودگی رجمنٹ مین نقصان خرچہ اسپان و اسباب وغیرہ کا افواج مین ہوتا ہی۔ وہ قابل تحریر نہین ہی پھر بھی اسکا نتیجہ ہم لوگو نکو رسالہ ہائے مین کچھ نہین ملتا۔ باوجودیکہ رسالون سے بخوبی کار سرکار دیتے ہوئے یہان آتے ہین۔ لیکن ہم فدویان کی عدم موجودگی ہی مین جبکہ اثنائے تعلیم مین ہی ہوتے ہین۔ رجمنٹ رول ترقی کٹ جاتا ہے۔ اور نہ پورے طور بعد حاصل کرنے سند کے ملتا ہے۔ بلکہ یہ ہوتا ہے کہ فوج مین ہم فدویان کو پرورش کے لائق نہین سمجھا جاتا ہی۔ اور اسی خیال سے آیندہ کو سلسلہ ترقی مسدود ہوتا جاتا ہے۔

اور جو اشخاص کہ کام رایڈنگ سکول وغیرہ کا تھوڑا سا قلیل عرصہ مین سیکھ کر رسالون مین
جاتے ہین وہ لائق سمجھکر بہت جلد اور بے رول ترقی پاتے ہین - اِس سے ہم فدویان
کو سخت غیرت آتی ہے - کہ وہ کیا قصور ہم فدویان سے سرزد ہوا ہے - کہ جنکی
پاداشں مین یہ خاص سزا ہمارے واسطے مقرر فرمائی گئی ہے - کیا ہم کسی خدمت سرکار
سے قاصر ہین یا کبھی رہے ہین یا آیندہ رہین گے - یا کہ رجمنٹ کا کام نہین جانتے -
یا اپنے اِس کام مین جسمین کہ سرکار دولتمدار بھیجتی ہے - یعنی ویٹیری نیری اسسٹنٹی
مین کامیاب نہین ہوتے غرض جبکہ ہم اپنے سب کامو نمین مستعد ہین - پھر کیون
اور کسوجہ سے ہم فدویان کی حق تلفی کیجاتی ہے - بلکہ سول سے جو اشخاص آتے ہین
یا جو کہ فری ہین وہ معقول تنخواہ پر جاتے ہین - لہذا عرضی ہذا گذران کر امیدوار ہین -
کہ ہماری محنت اور جانفشانی اور کارگذاری پر توجہ مبذول فرماکر دادرسی کیجاوے -
واجبا عرض کیا گیا - زیادہ حد ادب - الٰہی آفتاب دولت اور اقبال کا تابان و درخشان
ہو جیو - مورخہ ۱۰ - اپریل ۱۸۹۷ء -

نیاز

جملہ طلباے ملٹری ویٹیری نیری کالج و ویٹیری نیری
اسسٹنٹ ملٹری

اِظہار بیکسی برائے مشاہدے ویٹیری نیری اسسٹنٹان

اے میرے پیارے ہمعصر بھائیو تہ دل سے اِس عاجز کی گریہ وزاری پر ذرا نظر غور تو کرو
ہم کل ویٹیری نیری اسسٹنٹون کو اپنے آقائے نامدار جناب معلے القاب ایچ - ٹی - پینر
صاحب بہادر پرنسپل ویٹیری نیری کالج لاہور کیخدمت مین جو ایک مدبر زمان و پرورش
کنندہ ویٹیری نیری اسسٹنٹان ہین اور خداوند کریم انکو سلامت باکرامت رکھے - نالان
ہو کر اپنا حالِ دل ظاہر کرنا چاہیے جس سے کہ ہمارے آقا ممدوح ہماری اِس بیکسی پر

رحم کھاکر گورنمنٹ عالیہ پر ہم ماتحتون کے حال اظہار فرماکر اس عاجز جماعت ویٹیرنیری اسسٹنٹان پر پرورش کراوین۔ کیونکہ یہ جماعت اسوقت بالکل بے سروسامان حالت مین ہی۔ اب اگر اس محکمہ مین وسیلہ سمجھین تو صرف صاحب بہادر موصوف ہی کا ہے کہ جسکے سامنے اظہار حال کیا جاتا ہے۔ آپ سب صاحبان جانتے ہونگے کہ بنگال و پنجاب مین ایک محکمہ ویکسینیٹرون کا ہی۔ جو کہ ڈاکٹری مین الف کے نام بے تک نہین جانتے اور نہ کسی کالج یا سکول کی تعلیم یافتہ و سند یافتہ ہوتے ہین۔ مگر پھر بھی ڈاکٹر صاحب کہلاتے ہین۔ دیہات کے زمیندار وغیرہ تو بیشک آپکی نسبت بھی لفظ بابو و ڈاکٹر ہی استعمال کرتے ہین۔ مگر اہلمد صاحبان ڈسٹرکٹ بورڈ و لوکل بورڈ و تحصیلدار وغیرہ آپکو نظر حقارت سے سلوتری ہی تحریر فرماتے ہین۔ حالانکہ آپ صاحبان ایک اعلےٰ درجہ کی لیاقت ہر علم مین رکھتے ہین اور اس بات سے بھی ماہر ہین۔ کہ آپکی اسناد مین آپکا عہدہ ویٹیرنیری اسسٹنٹ لکھا ہوا ہے۔ اب سوال یہ ہی کہ آیا کیا یہ لفظ ویٹیرنیری اسسٹنٹ آپکا مجوزہ ہے یا کسی افسر محکمہ کا۔ اور کیا ویٹیرنیری اسسٹنٹ لفظ بے معنی ہے جیسا کہ لفظ سلوتری۔

مین نے۔ لغات فیروزی و غیاث اللغات و کریم اللغات وغیرہ مین اس لفظ سلوتری کی تلاش کی مگر کسی مین پتہ نہین ملا افسوس ہی جبکہ یہ لفظ کسی ڈکشنری مین نہین ہی تو محرر صاحبان نے کہان سے اجراع کرکے تحریر کرنا شروع کر دیا ہے۔ لغات فیروزی و غیاث اللغات مین ایک جگہ لفظ سلوت بوزن رحمت تو ضرور لکھا ہے جسکے معنی (بے غمی و بے فکر ہو جانا) وغیرہ ہین۔ نیز پنجاب مین سکھون وغیرہ سے لفظ سلوتر بمعنی سونٹا سنا گیا ہی۔ اگر اسمین یائے نسبتی لگاکر سلوتری بنایا جاوے تو اسکے معنی ڈنڈے والا ہونے چاہئین۔ اب لفظ ویٹیرنیری اسسٹنٹ یعنی بیطار اور لفظ سلوتری کے معنی سے مقابلہ کیجیئے ساتھ ہی یہ بھی عرض ہی کہ لفظ سلوتری

خواہ بے معنی ہے اور کسی افسر کا عطا شدہ یا مقرر کیا ہوا ہے - تو آپ سب صاحبان اس احقر کو مطلع فرمادین کہ فلان جگہہ سے یہ لفظ لیا گیا ہے - تو مین واقعی غلطی پر ہون اور اگر یہ کج بحثی ہی ہی تو اس سے دست بستہ معافی کا خواستگار ہون - ورنہ آپ صاحبان بھی متفق ہو کر صاحب بہادر موصوف کی خدمت مین عرض کرین کہ ایسا حقیر لفظ جو بے معنی ہو جسکو کہ تحصیلدار صاحبان وغیرہ تحریر مین لاتے ہین - آیندہ تحریر مین لانے سے منسوخ ہو جاوے - اور اسکے واسطے ایک گشتی حکم مناسب ہی کافی ہو سکتا ہے -

تعجب کی جا ہے کہ گر کوئی حکم محکمہ سول ویٹیری نیری ڈیپارٹمنٹ یا محکمہ ڈائرکٹری وغیرہ سے صادر ہوتا ہے تو اسمین تو ویٹیری نیری اسسٹنٹ ہی تحریر ہوتا ہے اور جب یہ حکم برائے ترجمہ دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ پہنچا - اور پھر سلوتری بنا - بس اب یہ سلسلہ ہو گیا - اگر کوئی بنظر انصاف غور کرے اور اہلکاران ڈسٹرکٹ بورڈ سے دریافت کرے کہ آپ کو یہ لفظ سلوتری کہان سے حاصل ہوا یا کسی حکیم نے ہی یہ نسخہ آپکو بتلایا ہے ویا آپ کی طبع زاد بات ہی - جسکو کہ آپنے فخر یہ لفظ سلوتری تحریر کرنا جاری کر دیا ہے - کم از کم آپ صاحبان کی لیاقتین بھی ورنیکولر مڈل سے کم نہونگی یا لفظ ویٹیرینیری اسسٹنٹ ہی ایسا سخت اور کرخت لفظ ہی جو کہ لکھا نہین جاسکتا یا فیض ترجمان سے ادا ہونا مشکل ہی یہ سب اہلمد صاحبان کی مہربانی کا باعث ہے جو لفظ ویٹیرینیری اسسٹنٹ کا ترجمہ سلوتری کر کے تحقیر سے تحریر مین لاتے ہین -

اظہار دیگر افسوس ہی کہ ہم ایسے محض ناواقف الطب افسرون کے ماتحت بنائے گئے ہین جو کہ بالکل ہماری انتظامیہ رپورٹون پر غور ہی نہین فرماتے - کیا ویٹیرینیری ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ عالیہ کا بنایا ہوا نہین - مگر افسوس یہ ہے کہ ویٹیرینیری اسسٹنٹ خود غافل بیٹھے ہوئے ہین - ای بھائیو بس آپنے یہ سمجھ لیا کہ ہم کالج مین پاس ہو گئے اور ڈاکٹر

کہلانے لگے۔ نہین اِس خام خیالی کو دور کرو اور اپنے افسران محکمہ پر اپنی کارگزاریان
ظاہر کرو۔ اور پھر گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین دست بستہ عرض کرو کہ ہم کیسے بیسروسامان
ہر ایک تحصیل مین پڑے ہین۔ اِس سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنی ایک بیگھہ زمین
ہی کاشت کر کے گزارہ کرے جسمین کچھ محنت تو کرنی پڑے اور روزی حلال کھلاوے
کیون گورنمنٹ کی نمک حرامی کیجاوے اِسمین شک نہین کہ وٹیرینیری اسسٹنٹ صاحبان
اِس عاجز کی ناقص تحریر سے اپنے دِل مین ناراض ہوئے ہون۔ اگر انصاف سے خیال
کیا جاوے تو یہ عرض درست ہے کیونکہ نہ تو آپکی کوئی افسر تحصیل کیا بلکہ محرر تحصیل بھی
منزلت کرتا ہے۔ اور نہ آپکی کارگزاری کے ظاہر کرنیکے واسطے قاعدے مقرر ہوئے ہین۔
اور نہ کوئی سلسلہ ترقی آپکو دیا گیا ہے اِسکا سبب آپ صاحبان کی عدم توجہی ہے۔
اور آپ مڈیکل ڈپارٹمنٹ کو غور فرماوین کہ ہوسپٹل اسسٹنٹون کے واسطے کیا کیا
عمدہ قاعدے بنائے ہوئے ہین اور اُنکی کارگزاری بھی افسرون پر ظاہر ہوتی ہی
اور باقاعدہ ترقیان پاتے ہین۔ ایک آپ ہین کہ جہان پڑے ہین وہین پڑے ہین۔
جتنی تنخواہ مقرر ہوگئی بس کافی ہی کسی شخص کی تنخواہ مبلغ عہ۱۵ اور کسی کی عہ۲۰
اور غایت درجہ عہ۳۰ اب ملاحظہ فرمائے کہ کیا تو آپ کھاوے اور کیا گھوڑے کو
کہلاوے۔ اور اپنے اہل وعیال اُنکو فاقہ۔ فی زمانہ قحط صاحب بھی تشریف باش
ہین۔ اِس قلیل تنخواہ مین کیونکر گزارہ ہو۔ آپ دیکھئے کہ مڈیکل ہوسپٹل اسسٹنٹ
صاحبان کو اوّل تو ترقی ہی ماشاءاللہ معقول دیجاتی ہین اور پھر وہ حکما فیس بھی
لیتے ہین۔ وٹیری نیری اسسٹنٹ بے چارون کو تو کوئی پوچھتا بھی نہین۔ اجی صاحب
یا تو اپنی بدقسمتی خیال فرماوین یا غفلت مگر مرد کو چاہیئے کہ وہ کبھی ہراسان نہووے۔
اور کمر ہمت باندھکر اپنے حوصلہ کو حاوی رکھے۔ اور کوشش کرے۔ آپ جانتے
ہین کہ کوئی مشکل نہین ہی۔ جو کوشش کیجائے اور حل نہو۔ نہین ضرور ہو اور پھر ہو

کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے - اِسوقت آپکے سرپرست ایک بڑے عالی حوصلہ و ممد محکمہ افسر جناب معلی القاب ایچ - ٹی - پیز صاحب بہادر پرنسپل ویٹیرنیری کالج لاہور مین موجود مین اور یہ مثال تو آپنے سُنی ہوگی کہ ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا کافی ہوتا ہے اور کجا ہمارا ایسا دانا حاکم پھر کیون آپ خاموش بیٹھے ہین شاید آپکو رسالہ ماہ جنوری ۱۹۰۷ء مین ظاہر ہوچکا ہوگا - کہ آپ صاحبان براہ راست اپنے افسران محکمہ سے خط و کتابت کرسکتے ہین پھر کیون نہین متفق ہو کر نالان ہوتے اور نیز یہ بھی آپ پر ظاہر ہے کہ ہوسپٹل اسسٹنٹون پر اسسٹنٹ سرجن بنائے جانے سے محکمہ کا کام کیسا باترتیب اور خوبی سے چل رہا ہی - جسوقت ہمارے اوپر بھی گر یجوایٹ افسر تعینات کئے جائینگے تو پھر دیکھیئے کہ کیون آپکے محکمہ کا کام بھی اُس ہی طرح باترتیب جاری نہ رہے انشاء اللہ اُمید کرتے ہین کہ یہ سلسلہ بھی جلد جاری ہونیوالا ہے بشرطیکہ قسمت بھی راست ہو تو پھر آپکی لیاقتین اور تجربہ مین بھی ترقی و افزونی امر لازمی ہوگا - در اصل اب تو یہ خیالات دلمین سمائے ہوئے ہین - اور کوئی پرسان حال تو ہی ہی نہین اور اگر ہین تو تحصیلدار صاحبان افسر مقرر ہین جو کہ اس علم سے بھی لاعلم ہین - اور نہ کچھ ہمارے کام سے اُنکو مطلب اور نہ اس عاجز عہدہ دار کی طرف غور - غور تو اُسوقت ہو جو اس کام سے واقف ہون اُن کو مقدمات فوجداری و کام مال و دورہ گرداوری وغیرہ سے کہان فرصت کوئی حکم دربارہ ویٹیرنیری ڈپارٹمنٹ موصول ہوا - اُس پر معمولی کارروائی کی - اور بس اے صاحب یہ ہے بھی تو سچ کہ جس افسر کے کام ہائے متفرق سپرد ہون اُس سے دوسرے محکمہ کا کام کیونکر انجام ہوسکتا ہی - ہر ایک کام اُس ہی وقت ہوسکتا ہی جبکہ افسر واقف کار ہو اور خود بھی کسی کام کے کرانے مین مستعدی ظاہر کرے - تو پھر لامحالا ماتحت کو محنت اور کوشش کرکے کام انجام دینا ضروری اور لازمی

ہوا۔ اور اگر افسر نے خود لاپروائی کی تو پھر ماتحت کیون نہ شتر بے مہار کیطرح آزاد ہو جائے کمترین کی اس گریہ وزاری سے یہ مطلب ہے کہ ویٹیرینیری اسسٹنٹ جو جہان ہین وہین رہکر اپنے فرایض منصبی کو پورے طور پر ادا کرین۔ تاکہ گورنمنٹ عالیہ اور افسران محکمہ پر اُنکا اعتبار ہو کر ویٹیرینیری اسسٹنٹان کی ہر ایک عرض کی سماعت ہو۔ اور باعث ترقی محکمہ ہو۔ اور اہل غیر محکمہ کے اعتراضات سے چھوٹین اور منجملہ دیگر معروضات یہ بہی اظہار کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک محکمہ مین رخصتون کے ڈھنگ و قواعد ہر ایک طرح پر جاری ہین مثلاً کسی محکمہ مین ایک سال مین ایک ماہ کی عام رخصت۔ اور باقی بیس یوم کی رخصت اتفاقیہ وغیرہ وغیرہ مین مگر ویٹیرینیری اسسٹنٹان ڈسٹرک بورڈ کو اگر تین سال مین بھی ایکماہ کی رخصت کی ضرورت ہو تو مقدور نہین کہ بلا عیوض خدمت و بلا وضع تنخواہ رخصت حاصل کر لے وغیرہ ان سب باتون کے واسطے متفق الرائے ہونا ضروری ہے۔

باقی آئندہ

اڈیٹر۔ یہ چٹھی اس غرض سے شایع کیجاتی ہے کہ میری رائے مین ایسے معاملات پر بحث کرنی ضرور مناسب ہے۔ اور اگر کوئی بڑی شکایت ظاہر کیجاے تو ہمارا فرض ہے کہ اُسکے رفع کرنیکی کوشش کرین۔

یہ ٹھیک اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام کاغذات و احکامات سرکاری مین ان لوگون کو ویٹیری نیری اسسٹنٹ کے نام سے نامزد کیا جاوے۔ کیونکہ ان کا سرکاری عہدہ ویٹیری نیری اسسٹنٹ ہی ہے سلوتری نہین ہے مگر میرے لیئے یہ امر بتلانا بھی ضروری ہے کہ اگرچہ سرکاری حکم کے بموجب ایک آدمی دوسرے کے عہدے کی حکماً عزت کرتا ہو مگر اصلی اعزاز کے حاصل کرنیکا ذریعہ زیادہ تر آدمی کی عمدہ کارگذاری جس سے کہ اُسکے متعلقین لوگون کو اُس سے فائدہ پہونچے

اسکی دیانت داری خوش معاملگی - سچائی اور نیک چلنی وغیرہ ہے - جو آدمی اپنے کام کو دیانت داری سے انجام دیتا ہو اور نیز اپنے کام سے بخوبی واقف بھی ہو اسکو کسی سے ڈر نیکی ضرورت نہین اور یقیناً ایسے آدمی کی سب کوئی بھی عزت کرتا ہے - لہذا اصول یہ ٹھہرا کہ نیک افعال سے جو عزت انسان خود پیدا کر سکتا ہے وہ سرکاری حکم سے نہین ہو سکتی - تاہم ہمنے اِس معاملہ کو سرکار دولت مدار کے ملاحظہ مین لایا ہی - اور بلا شبہ یہ غلطی درست بھی ہو جائیگی - مگر مین اس موقعہ پر تمام ویٹیرنری اسسٹنٹون کی توجہ اس مضمون پر خاص کر دلاتا ہون - جو کہ مین نے ابھی بیان کیا ہے اور یہ واضح رہے کہ عزت اور نیک نامی کی اُمید زیادہ تر اپنے ہی چال چلن پر رکھو -

لاہور ویٹیرنری کالج ہاسپٹل کے چند مریض

مرسلہ سیّد سردار شاہ گیلانی لیکچرار و ہوس سرجن

(۱) ایک بیل سیاہ عمر قریب ۲ سال مملوکہ باوا ٹھاکر گر سکنہ لاہور مورخہ ۲۸ - اپریل ۱۸۹۶ء کی صبح کو اختہ کرانیکے لئے شفاخانہ مین لایا گیا - اُسیوقت اوزار وسامان اختہ گری مہیا کر کے بیل کو باقاعدہ رسہ ڈالکر بائین طرف گرا کر قابو کیا گیا - اور نادر علی خان سوار دو سالہ طالب العلم مدرسہ ہذا نے اُسے اختہ کیا -

اسکروٹم مین شگاف دیکر خصیون کو بدون ٹارشن کلامپ وغیرہ کے فقط ہاتھ سے اینٹھ کر علیحدہ کیا گیا - بعدازان اسکروٹم کو مرکری لوشن سے خوب اچھی طرح دھو کر بیل کو کھول کر کھڑا کیا گیا - چند لمحہ تک قطرہ قطرہ خون گر کر فوراً بند ہو گیا - اختہ کرنیکے بعد مالکون کے اصرار و التجا کی مطابق بیل کو ایک سیر دودھ -

آدہ پاؤ گھی اور پاؤ پختہ قند سیاہ کا مکسچر پلا دیا گیا۔ اور حسب المعمول دو تین گھنٹہ تک بھوکا رکھکر بعدازان قدرے سبز گھاس دیا گیا۔ شام کے ۵ بجے پھر فوطون کے زخم کو مرکری لوشن سے بذریعہ اریگیشن پاٹ کے دھویا گیا۔ مگر کسی قسم کا ڈریسنگ زخمون کے اندر نہین رکھا گیا۔ البتہ مکھی کا موسم تھا اسلیئے زخم کے منہ پر اُن کے روکنے کے لیئے قدرے کاربالک آئیل لگا دیا گیا۔ پس روزمرّہ صبح و شام پانچ روز تک بھی ڈریسنگ جاری رکھا۔ اور بعدازان بجائے دو وقت کے فقط ایک وقت یعنی صبح کو زخم صاف کرتے رہے۔ اور دو ہفتہ کے اندر جانور صحت یاب ہو گیا۔

(**۲**) مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۶ء کی صبح کو ایک بیل برنگ سادا مملوکہ بابو میران بخش صاحب سکنہ لاہور اختہ کرانیکے شفاخانہ مین لایا گیا۔ اُسی صبح کو ایک سکنڈ ییر طالبعلم مدرسہ ہذا سے وہ بیل اختہ کرایا گیا۔ پہلے بیل کو باقاعدہ رسہ ڈالکر پرال کے بستر پر بائین کروٹ لٹا دیا اور مضبوط باندھکر گرم پانی اور صابون سے اُسکے فوطون کو دھو کر صاف کیا۔ بعدازان عامل کے ہاتھ بھی صابون اور پانی سے دُھلوائے۔ اور صاف چاقو سے پہلے نچلے فوطہ مین شگاف دیا گیا۔ خصیہ کو فوطہ سے نکالکر ٹیونیکا ڈیجینلس اور سیرس سیرو کریماسٹر مسل۔ اور نیز والس ڈفرنٹ کو مقراض سے کاٹ دیا۔ اور کارڈ کو خالی کر کے اُسپر کاسٹریشن کلامپ چڑھا دیا۔ اور ہاتھ سے خصیہ کو پکڑ کر امینٹھنا شروع کیا حتے کہ وہ علیحدہ ہو گیا۔ اَب کلامپ اتار کر دوسرے فوطہ مین اُسیطرح شگاف دیکر دوسرے بیضہ کو بھی حسب المعمول علیحدہ کیا۔ پھر اسکروٹم کے زخمونکو کاربالک لوشن سے دھو کر صاف کیا گیا۔ اور مکھی روکنے کے لیئے زخمون کے مُنہ پر قدرے کاربالک آئیل چپڑ دیا۔ یہی ڈریسنگ قریب چار پانچ روز کے دو دفعہ دن مین جاری رکھا۔ بعدازان بجائے دو وقت کے ایک وقت ڈریس کرنا شروع کیا۔ اور ہفتے کے اندر جانور اچھا ہو گیا۔ بیان بالا مذکورہ سے اصل غرض یہ ہے کہ جراحی

حیوانات مین جلد کامیابی اور اصلی مقصود حاصل کرنیکی صفائی کی اشد ضرورت ہے۔ اگر صفائی کا پورا خیال رکھا جاوے۔ مثلاً جراح کے ہاتھ۔ اوزار۔ سامان ضروری ڈریسنگ وغیرہ خوب صاف ہو اور زخم بھی صاف رہے تو التیام بہت جلد پیدا ہوتا ہی اور ڈریسنگ کے عرقون۔ روغنون اور مراہم کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن بخلاف اسکے اگر میلے کچیلے ہاتھون سے اپریشن اور ڈریسنگ کیا جاوے۔ اور صفائی کا خیال نرکھا جاوے زخم کے گرد میل موجود ہو تو خواہ کسیقدر انٹی سپٹک اور ڈِس انفیکٹنٹ ادویات خرچ کرو۔ وہ مطلب حاصل نہین کرسکتے جو سادہ اور کم خرچ تدبیر سے ہوسکتی ہی۔ اور زخم کے التیام مین بہت عرصہ لگ جاتا ہے۔

(۳) مسمے الہی بخش سکنہ لاہور۔ اپنا سفید بیل اختہ کرانیکے لئے مورخہ یکم مئی ۱۸۹۷ء کی صبح کو شفاخانہ مین لایا۔ اور یہ بیل ایک دوسالہ متعلقہ کالج ہذا سے اختہ کرایا گیا۔ اختہ کرنیکے تیسرے روز بعد مالک اپنا بیل شفاخانہ سے نکال لیگیا اور چونکہ پوری حفاظت نکرسکا اِسلئے زخم مین ناتندرست انگور اور چیچڑ(؟) پیدا ہوگئی اور زخم سے بو آنے لگی اسلئے دوبارہ شفاخانہ مین لایا۔ اِسکے ڈریس کرنے اور زخم مین تندرست پیپ اور انگور پیدا کرنیکے لئے ہمنے ریزن اینٹمنٹ اور کار بالک آئل تجویز کیا۔ یعنی صبح وشام زخم کو مرکری لوشن سے صاف کرکے اور ریزن اینٹمنٹ کو کار بالک آئل مین پتلا کرکے اسمین باریک سن کی بتیان آلودہ کرکے زخم مین داخل کی گئی۔ تیسرے روز زخم بالکل صاف اور تندرست انگور بڑہنے لگے اور بدبو بالکل معدوم ہوگئی۔ اَب ریزن اینٹمنٹ موقوف کرکے سادہ کار بالک آئل سے ایکدفعہ دِن مین ڈریس کرنا شروع کیا اور ڈیڑہ ہفتہ کے عرصہ مین زخم اچھا ہوگیا۔

(۴) میان چراغ دین زمیندار لاہور کا بیل برنگ گورہ۔ مورخہ ۳۔ مئی ۱۸۹۷ء کی صبح کو ایک طالب العلم سے اختہ کرایا گیا۔ اِس بیل پر سوائے کاسٹریشن نائف کے